ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

ایران نے ایک ارب ڈالر مالیت کے چوبیس سے زائد امریکی ڈرون مار گرائے ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.312, Saturday, 23 May, 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۳۱۲)، بروز ہفتہ، ۲۳ مئی، ۲۰۲۶ء، ۵ ذی الحجہ، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

امریکہ-ایران معاہدے کا مسودہ تیار!

دونوں ممالک کی باضابطہ منظوری کے بعد چند گھنٹوں میں اعلان متوقع

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی اور کشیدگی کے خاتمے کے لیے پاکستان کی ثالثی میں تیار کیا گیا ایک ممکنہ معاہدے کا حتمی مسودہ مکمل ہو گیا جس کا اعلان آئندہ چند گھنٹوں میں متوقع ہے۔ اس بات کا انکشاف سعودی عرب کے سرکاری نشریاتی نیٹ ورک العربیہ نے باخبر اور مستند ذرائع کے حوالے سے اپنی خصوصی رپورٹ میں کیا ہے۔ نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر اس باخبر ذرائع نے مزید بتایا کہ یہ مسودہ ابھی دونوں ممالک کی باضابطہ منظوری کا منتظر ہے۔ ذرائع نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ حتمی مسودے کی منظوری بھی بہت جلد متوقع ہے اور اب چند گھنٹوں کے بعد اس کا اعلان کردیا جائے گا۔ رپورٹ میں ذرائع کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ معاہدے کے نافذ ہوتے ہی فوری اور غیر مشروط جنگ بندی عمل میں آجائے گی جس کا اطلاق زمینی، فضائی اور بحری تمام محاذوں پر ہوگا۔ مجوزہ معاہدے کے تحت امریکہ اور ایران ایک دوسرے کی فوجی، شہری اور معاشی تنصیبات کو نشانہ نہ بنانے کے پابند ہوں گے جبکہ میڈیا پر جاری سخت بیانات اور پراکسی محاذ آرائی کو بھی روکنے پر اتفاق کیا گیا۔ مجوزہ نو نکاتی معاہدے میں آبنائے ہرمز، خلیج عمان اور خلیج عرب میں جہاز رانی کی آزادی کی ضمانت بھی شامل ہے جبکہ عمل درآمد کی نگرانی اور تنازعات کے حل کے لیے مشترکہ میکنزم قائم کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس مجوزہ معاہدے کے مطابق اعلان کے 7 روز بعد باقی متنازع امور پر باضابطہ مذاکرات شروع ہوں گے جبکہ ایران کی شرائط پر عمل درآمد کے بدلے امریکہ بتدریج اقتصادی پابندیاں نرم کرے گا۔ تاہم رپورٹ میں یہ بات نمایاں ہے کہ مجوزہ مسودے میں امریکہ کے اہم مطالبات واضح طور پر شامل نہیں جن میں ایران کے جوہری پروگرام کا خاتمہ، 60 فیصد افزودہ یورینیم کے ذخائر بیرون ملک منتقل کرنا، بیلسٹک میزائل پروگرام محدود کرنا اور خطے میں مسلح اتحادی گروپوں کی حمایت روکنا شامل ہیں۔ یاد رہے کہ تاحال ایران اور امریکا نے اس مسودے کی باضابطہ تصدیق یا تردید نہیں کی ہے تاہم خلیجی ممالک کافی پُرامید ہیں اور اسی بنیاد پر صدر ٹرمپ نے بھی ایران پر نئے حملوں کو روکنے کا حکم دیا تھا۔ ادھر متحدہ عرب امارات کے صدارتی مشیر انور قرقاش نے کہا کہ امریکہ اور ایران کے درمیان معاہدہ طے پا جانے کا امکان 50 فیصد ہے جس میں آبنائے ہرمز کی بحالی بنیادی شق ہے۔ دوسری جانب امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے بھی آج اپنے بیان میں کہا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ بندی معاہدے میں امید افزا پیشرفت ہوئی ہے۔

حج 2026 کی روح پرور تیاریاں عروج پر

دُنیا بھر سے لاکھوں فرزندانِ توحید مکہ مکرمہ پہنچنے لگے، سعودی عرب نے سکیورٹی اور انتظامی تیاریوں کو دی رفتار، جدید ٹیکنالوجی اور اسمارٹ سسٹمز کا وسیع استعمال، حج کو سیاست سے دور رکھنے کا عزم

جدہ/مکہ مکرمہ (ایجنسی) دنیا بھر سے لاکھوں مسلمان ان دنوں سعودی عرب کے مقدس شہروں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا رخ کر رہے ہیں، جہاں رواں ہفتہ کے اختتام سے حج 2026 کے بابرکت مناسک کا آغاز ہونے والا ہے۔ فضاؤں میں "لبیک اللھم لبیک" کی صدائیں گونج رہی ہیں اور ہر سمت سفید احرام میں ملبوس اللہ کے مہمانوں کے روح پرور مناظر دکھائی دے رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے عازمین حج اپنے دلوں میں عشق الٰہی، عقیدتِ رسول ﷺ اور بیت اللہ کی زیارت کی تڑپ لیے حرمین شریفین پہنچ رہے ہیں۔ جدہ، مدینہ اور مکہ کے ہوائی اڈوں پر ہر لمحہ ہزاروں حجاج کی آمد جاری ہے۔ ہر سال کی طرح اس مرتبہ بھی دنیا بھر سے 20 لاکھ سے زائد حجاج کی آمد متوقع ہے۔

مسجد الحرام کے امام اور شاہی امور مذہبی کے مشیر ڈاکٹر صالح بن عبداللہ بن حمید نے حج انتظامات کو "دنیا کے لیے ایک مثالی ماڈل" قرار دیتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب حجاج کی خدمت کو ایک عظیم دینی اور انسانی ذمہ داری سمجھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مملکت کی پوری حج و عمرہ مشینری اخلاص، خدمت، احترام اور ذمہ داری کے جذبہ کے ساتھ اللہ کے مہمانوں کی خدمت میں مصروف ہے۔ ان کے مطابق حجاج کی آمد سے لے کر واپسی تک ہر مرحلہ میں آسانی، حفاظت اور سکون فراہم کرنا سعودی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔

سعودی حکومت نے اس سال بھی جدید ٹیکنالوجی اور اسمارٹ سسٹمز کا وسیع استعمال کیا ہے۔ مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل نگرانی، اسمارٹ کارڈس، ایپلی کیشنس اور ہجوم کو کنٹرول کرنے والے جدید نظام کے ذریعہ حجاج کو بہتر سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ وزارت حج و عمرہ کے مطابق اس سال گرمی کی شدت، ہجوم اور نقل و حمل کے مسائل سے نمٹنے کے لیے خصوصی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

عمر خالد کی 3 دن کی عبوری ضمانت منظور

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی ہائی کورٹ نے جمعہ کو عمر خالد کی 3 دنوں کی عبوری ضمانت منظور کر لی۔ خالد 2020 کے شمال مشرقی دہلی کے فسادات کے پیچھے مبینہ سازش کے الزام میں جیل میں بند ہیں۔ جسٹس پرتبھا ایم سنگھ اور جسٹس مدھو جین کی بنچ نے سخت پابندیوں کے ساتھ خالد کو یکم جون سے 3 جون تک رہا کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ خالد نے اپنے چچا کے انتقال کے بعد چہلم کی رسم میں شامل ہونے اور 2 جون کو ہونے والی اپنی والدہ کی سرجری سے پہلے اور بعد میں ان کی مدد کے لیے 15 دنوں کی عبوری ضمانت مانگی تھی۔ خالد کی طرف سے پیش ہوئے سینئر ایڈووکیٹ تریدیپ پائس نے دلیل دی کہ خالد کو پہلے بھی اپنی بہن کی شادی میں شامل ہونے کے لیے عبوری ضمانت دی گئی تھی اور اس کے بعد بھی دو الگ الگ مواقع پر انہیں ایسی ہی راحت ملی تھی۔ دہلی پولیس کی جانب سے پیش ہوئے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل ایس وی راجو نے اس درخواست کی مخالفت کی۔ انہوں نے دلیل دی کہ خالد کی والدہ کی صرف ایک چھوٹی سی سرجری ہونی ہے اور ان کی بہنیں ان کی دیکھ بھال کر سکتی ہیں۔

ہند-قبرص تعلقات اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں تبدیل

دونوں ممالک کا عالمی چیلنجوں کے حل کیلئے بین الاقوامی اداروں میں اصلاحات پر زور

نئی دہلی، (ایجنسیاں) وزیر اعظم نریندر مودی نے قبرص کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو مضبوط اور مستقبل کے وژن پر مبنی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں ممالک نے انہیں نئی رفتار دینے کے لیے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں ممالک نے عالمی چیلنجوں کے حل کے لیے بین الاقوامی اداروں میں اصلاحات کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے۔

مودی نے ہندوستان کے تین روزہ دورے پر آئے قبرص کے صدر نکوس کرسٹوڈولائڈز کے ساتھ جمعہ کو یہاں دو طرفہ بات چیت کے بعد مشترکہ پریس بیان میں یہ بات کہی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی میں، قبرص سے ہندوستان میں سرمایہ کاری بڑھ کر تقریباً دوگنی ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان اعتماد بڑھنے اور ہندوستان-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) سے کئی نئے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، "ہم اگلے پانچ سالوں میں اس سرمایہ کاری کو پھر سے دوگنا کرنے کا ہدف رکھ رہے ہیں۔ اور اس عزم کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے، آج ہم اپنے قابل اعتماد تعلقات کو ایک اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی شکل دے رہے ہیں۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ہندوستان اور قبرص کی دوستی مضبوط اور مستقبل کے وژن پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا، "جمہوریت اور قانون کی حکمرانی جیسی اقدار میں مشترکہ یقین، ہماری شراکت داری کی بنیاد ہیں۔ ہم تمام ممالک کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام کرتے ہیں۔ ہندوستان ان اصولوں کے لیے پوری طرح پرعزم ہے اور آگے بھی رہے گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہند-قبرص، یوکرین اور مغربی ایشیا میں جاری تنازعات کے جلد خاتمے کی کوششوں کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج ہم نے عالمی مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ یوکرین ہو یا مغربی ایشیا، ہم تنازع کے جلد خاتمے اور امن کی کوششوں کی حمایت کرتے رہیں گے۔ ہم اس بات پر بھی متفق ہیں کہ بڑھتے ہوئے عالمی چیلنجوں کے حل کے لیے بین الاقوامی اداروں میں اصلاحات انتہائی اہم ہیں۔

بنگلہ دیش بھیجے گئے کچھ لوگوں کو ہندوستان واپس لایا جائیگا اور شہریت کی تصدیق پھر کی جائیگی

حکومت کی سپریم کورٹ کو یقین دہانی

نئی دہلی: (ایجنسی) کیا مرکزی حکومت نے مکمل تحقیقات کیے بغیر مشتبہ بنگلہ دیشی شہریوں کی آڑ میں ہندوستانیوں کو بنگلہ دیش ڈی پورٹ کیا؟ یہ سوال اس لیے پیدا ہوتا ہے کیونکہ مرکزی حکومت نے جمعہ کو سپریم کورٹ کو بنگلہ دیش ڈی پورٹ کے حوالے سے ایک اہم یقین دہانی کرائی تھی۔ حکومت نے کہا کہ بنگلہ دیش بھیجے گئے کچھ لوگوں کو ہندوستان واپس لایا جائے گا اور ان کی ہندوستانی شہریت کی تصدیق کی جائے گی۔ سالیسٹر جنرل آف انڈیا تشار مہتا نے چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوی مالیہ باغچی اور جسٹس وپل پنچولی پر مشتمل بنچ کے سامنے یہ بیان دیا۔ مرکزی حکومت کی نمائندگی کرنے والے تشار مہتا نے عدالت سے کہا، "مجھے ہدایات ملی ہیں کہ حکومت ان لوگوں کو واپس لائے گی۔ ان کی واپسی پر ان کی حیثیت کی تصدیق کی جائے گی۔ تحقیقات کے نتائج کی بنیاد پر مزید اقدامات کیے جائیں گے۔"

سات بڑے مغربی ممالک کا قابض اسرائیل سے یہودی آبادکاری کی توسیع روکنے کا مطالبہ

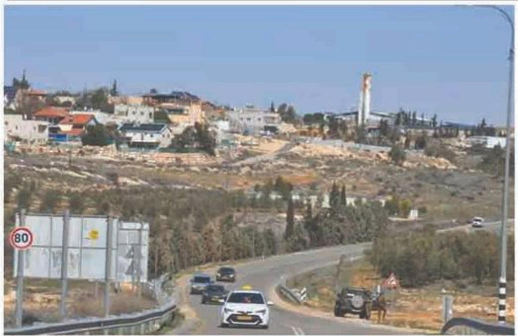

لندن (ایجنسیاں): سات بڑے مغربی ممالک نے قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاری کی توسیع کو روکے اور یہودی آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے تشدد کو لگام دے، ان ممالک نے قابض اسرائیلی حکومت پر خطے میں کشیدگی کو ہوا دینے، استحکام کو نقصان پہنچانے اور دو ریاستی حل کے امکانات کو سبوتاژ کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔

برطانیہ، اٹلی، فرانس، جرمنی، کناڈا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ گذشتہ چند مہینوں کے دوران مغربی کنارے میں صورتحال نمایاں طور پر ابتر ہوئی ہے۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہودی آبادکاروں کے تشدد نے ایسی سطح کو چھولیا ہے جس کی پہلے کوئی نظیر نہیں ملتی، اس کے علاوہ اسرائیلی حکومت کی پالیسیاں اور اس کے ہولناک ہتھکنڈے، جن میں یہودی آبادکاری پر اپنا کنٹرول مضبوط کرنا شامل ہے، استحکام اور دو ریاستی حل کے امکانات کو تباہ کر رہے ہیں۔ مشترکہ بیان میں قابض حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ یہودی آبادکاری اور اپنے انتظامی اختیارات کی توسیع کو ختم کرے، یہودی آبادکاروں کے وحشیانہ تشدد پر ان کا کڑا محاسبہ یقینی بنائے اور اسرائیلی افواج کے خلاف لگائے گئے الزامات کی شفاف تحقیقات کرے۔

بیان میں قابض اسرائیل کے یہودی آبادکاری کے اس منصوبے کی شدید مذمت کی گئی ہے جسے "ای 1" کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ بارہ مربع کلومیٹر کے رقبے پر مقبوضہ مغربی کنارے میں تقریباً 3400 رہائشی اکائیاں تعمیر کرنے کا ایک نیا استعماری منصوبہ ہے، بیان میں خبردار کیا گیا ہے کہ یہ منصوبہ بین الاقوامی قانون کی ایک سنگین خلاف ورزی ہوگا۔

بیان میں کمپنیوں کو انتباہ جاری کیا گیا ہے کہ وہ "ای 1" کے علاقے میں تعمیراتی منصوبوں یا یہودی آبادکاری کو فروغ دینے والے دیگر منصوبوں کے لیے ٹینڈرز جمع نہ کرائیں، اور انہیں قانونی نتائج کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزیوں میں ملوث ہونے کے خطرے سے باخبر رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔

مغربی ممالک نے قابض اسرائیل پر زور دیا کہ وہ فلسطینی اتھارٹی اور فلسطینی معیشت پر عائد کردہ مالیاتی پابندیاں فوری طور پر اٹھائے، انہوں نے فلسطینی اراضی کو ضم کرنے اور فلسطینی عوام کو زبردستی ہجرت پر مجبور کرنے کا مطالبہ کرنے والوں کی شدید مخالفت کا اعادہ کیا، جن میں اسرائیلی حکومت کے کٹر ارکان بھی شامل ہیں۔

اسی تناظر میں، جرمن چانسلر فریڈریش میرتس نے جمعہ کے دن قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاری کی توسیع کو روکے، انہوں نے دو ریاستی حل پر مبنی امن کی دعوت دی اور اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کا ظلم و ستم ایک بے مثال سطح تک پہنچ چکا ہے۔

علاوہ ازیں، ہالینڈ نے بھی جمعہ کے روز اسرائیلی مستوطنات (یہودی بستیوں) سے آنے والی مصنوعات کی درآمد پر مکمل پابندی عائد کرنے کا ایک تاریخی فیصلہ کیا ہے۔

سات ممالک کا یہ مشترکہ بیان یورپی اور اسرائیلی تعلقات میں ایک کشیدہ ہفتے کے بعد سامنے آیا ہے، یہ کشیدگی قابض اسرائیل کے انتہائی دائیں بازو کے وزیر سکیورٹی ایتمار بن گویر کی طرف سے نشر کی جانے والی ایک ویڈیو کے بعد پیدا ہوئی، جس میں اسرائیلی فوجیوں کو گلوبل صمود فلوٹیلا" کے یکجہتی کارکنوں کی گرفتاری کے دوران ان کی تذلیل کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا، ان کارکنوں کو بین الاقوامی پانیوں میں ان کے بحری جہازوں کو روک کر اس وقت حراست میں لیا گیا تھا جب وہ فلسطینی محصور علاقے غزہ کی پٹی پر مسلط کردہ ظالمانہ حصار کو توڑنے کے لیے جا رہے تھے۔

اس واقعے کے فوراً بعد، اٹلی اور ہسپانیہ نے یورپی یونین سے مطالبہ کیا کہ وہ ایتمار بن گویر پر سخت پابندیاں عائد کرے، جبکہ آئرلینڈ نے یورپی یونین پر زور دیا کہ وہ یکجہتی کارکنوں کے ساتھ کیے جانے والے سفاکانہ سلوک پر قابض اسرائیل کے خلاف فوری اقدامات کرے، یہ تفصیلات ایک لیک ہونے والے خط کے مطابق سامنے آئی ہیں جسے فرانسیسی پریس ایجنسی نے دیکھا ہے۔

75 ہزار سے زائد نمازیوں کی مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کی ادائیگی

قابض اسرائیل کی سخت ترین اور ظالمانہ بندشوں کے باوجود دسیوں ہزار فلسطینیوں نے آج مسجد اقصیٰ مبارک میں نماز جمعہ ادا کی۔ مقبوضہ بیت المقدس میں اسلامی اوقاف کے محکمے نے رپورٹ دی ہے کہ پچھتر ہزار سے زائد نمازیوں نے مسجد اقصیٰ مبارک میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کا شرف حاصل کیا۔ القدس گورنری نے بتایا کہ صبح کے وقت سے ہی دسیوں ہزاروں کی تعداد میں لوگ مسجد اقصیٰ کی طرف امڈ آئے جبکہ قابض افواج نے مسجد کے گرد و نواح میں سخت ناکہ بندی لگا دی اور مسجد اقصیٰ کے دروازوں اور پرانے شہر کے راستوں پر اپنی بھاری نفری تعینات کر دی تاکہ فلسطینیوں کو اپنے قبلہ اول تک پہنچنے سے روکا جا سکے۔ قابض افواج نے عزم و استقلال کی علامت بنے ہوئے دو بڑی عمر کے مرابطین خاتون حاجہ نفیسہ خویص اور نظام ابو رموز کو طریق المجاہدین میں نماز جمعہ ادا کرنے سے زبردستی روک دیا اور انہیں باب الاسباط کے علاقے کی طرف نکال دیا۔

یہودی شرپسند جمعہ کے دن قربانی کے سامان کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں گھس گئے

غزہ: سنہ 1967ء کے بعد پہلی بار ایک انتہائی خطرناک اور بے مثال واقعے میں یہودی آبادکار جمعہ کے دن مسجد اقصیٰ مبارک میں گھس گئے اور ان کے قبضے میں قربانی کی روٹی (قربان الخبز) تھی۔ بیت المقدس کے مقامی ذرائع نے بتایا کہ نو یہودی آبادکار عصر کی نماز کے بعد باب الغوانمہ سے مسجد اقصیٰ میں زبردستی گھس آئے اور انہوں نے مسجد اقصیٰ کے دو محافظوں پر وحشیانہ حملہ کیا اور صحن صخرہ کی طرف دوڑ لگا دی، ان کے پاس اپنے عبرانی تہوار "عید الاسابیع" (ہفتوں کا تہوار) سے مخصوص قربانی کی روٹی موجود تھی۔ یہ اشتعال انگیز واقعہ نام نہاد عبرانی تہوار "عید الاسابیع" کے موقع پر انتہا پسند "جماعاتِ ہیکل" کی طرف سے جمعہ کے دن مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولنے کی بڑے پیمانے پر کی جانے والی اکساہٹ اور سازشوں کے عین وقت پر سامنے آیا ہے۔ القدس گورنری نے اپنے ایک بیانیے میں کہا ہے کہ یہ خطرناک حد تک بڑھتی ہوئی جارحیت مسجد اقصیٰ کے اندر زبردستی نئے حقائق مسلط کرنے کی ان مسلسل کوششوں کا حصہ ہے، جن کے ساتھ مسجد کے اندر نباتاتی اور حیوانی "قربانیاں" پیش کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ یہ سب کچھ "جماعاتِ ہیکل" کی ان مذموم کوششوں کے ضمن میں ہو رہا ہے جن کا مقصد توریاتی رسومات کو پختہ کرنا اور مسجد اقصیٰ مبارک کی اسلامی شناخت کو تبدیل کرنا ہے۔ القدس گورنری نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ اس عبرانی موقع کے دوران، جیسا کہ گذشتہ مواقع پر بھی ہوا جن میں سب سے نمایاں نام نہاد "یوم توحید القدس" تھا جو وہ بھی جمعہ کے دن ہی آیا تھا، غاصب اور کٹر یہودی آبادکاروں کی جماعتوں کی طرف سے جمعہ کے روز مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولنے کی ترغیبات اور اشتعال انگیزی میں شدید اضافہ دیکھا گیا ہے۔

قابض اسرائیل نے ایک اور فلسطینی کو اپنا گھر خود اپنے ہاتھوں سے مسمار کرنے پر مجبور کر دیا

قابض اسرائیلی افواج نے مقبوضہ بیت المقدس کے رہائشی ایک مظلوم فلسطینی جمعہ محمد قراعین کو مسجد اقصیٰ مبارک کے جنوب میں واقع قصبہ سلوان کے محلہ البستان میں اپنا گھر خود اپنے ہاتھوں سے مسمار کرنے پر مجبور کر دیا۔

جمع※ محمد قراعین نے اپنے آشیانے کو اپنے ہی ہاتھوں سے صرف اس لیے مسمار کیا تاکہ وہ ان بھاری اور ظالمانہ جرمانوں سے بچ سکیں جو قابض دشمن کی بلدیہ اس صورت میں عائد کرتی ہے اگر اس کا اپنا عملہ مسماری کی یہ سفاکانہ کارروائی انجام دیتا۔

یہ مظلوم فلسطینی گھر دو کمروں اور ایک غسل خانے پر مشتمل تھا جو تقریباً پانچ سو مربع میٹر کے رقبے پر پھیلی ہوئی زمین کے ایک ٹکڑے پر واقع تھا، اس کے ساتھ ہی قراعین کو زبردستی اس بات پر بھی مجبور کیا گیا کہ وہ وہاں لگے ہوئے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں اور جگہ کے ارد گرد لگی ہوئی لوہے کی چادریں بھی ہٹا دیں۔

مقبوضہ بیت المقدس کے فلسطینی شہری قابض دشمن کے جابرانہ احکامات کے تحت اپنے گھروں کو خود مسمار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کیونکہ انہیں خوف ہوتا ہے کہ قابض حکام ان پر بھاری جرمانے عائد کر دیں گے جن میں خود اس تباہی اور بربادی کے عمل پر آنے والی لاگت بھی شامل ہوتی ہے۔

ایران نے ایک ارب ڈالر مالیت کے چوبیس سے زائد امریکی ڈرون مار گرائے

تہران: امریکی ایجنسی بلومبرگ نے رپورٹ دی ہے کہ ایران نے گذشتہ جنگ کے آغاز سے اب تک ایم کیو-9 ریپر ماڈل کے چوبیس سے زائد امریکی ڈرون طیارے مار گرانے میں کامیابی حاصل کی ہے، ان نقصانات کو امریکہ کے لیے بے مثال قرار دیا گیا ہے اور ان کی مالیت کا اندازہ تقریباً ایک ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ نقصانات جھڑپوں کے آغاز سے پہلے اس قسم کے بغیر پائلٹ طیاروں کے کل امریکی اسٹاک کا تقریباً بیس فیصد ہیں، جو فوجی کارروائیوں کے دوران امریکی فضائی بیڑے کو پہنچنے والے اثرات کی شدت کو ظاہر کرتا ہے۔

رپورٹ میں وضاحت کی گئی ہے کہ ان میں سے کئی طیاروں کو ایرانی براہ راست فائرنگ کے ذریعے جاسوسی اور حملے کے مشن انجام دینے کے دوران مار گرایا گیا، جبکہ دیگر کچھ طیاروں کو میزائل حملوں کے نتیجے میں زمین پر یا جھڑپوں کے سلسلے سے جڑے میدانی فوجی آپریشنز کے دوران تباہ کیا گیا۔

ایم کیو-9 ریپر طیارے ان نمایاں ترین جنگی اور جاسوسی ڈرون طیاروں میں شمار ہوتے ہیں جن پر امریکی فوج نگرانی اور درست حملے کرنے کے مشنوں میں انحصار کرتی ہے، جس کی وجہ سے ان کا نقصان ایک بڑا آپریشنل اور تکنیکی بوجھ بن جاتا ہے جس کی پیداواری پیچیدگیوں کے باعث فوری تلافی کرنا مشکل ہے۔

رپورٹ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ ان طیاروں کے نقصانات امریکہ کو اپنے فضائی اثاثوں میں پہنچنے والے ایک وسیع تر نقصان کا حصہ ہیں، کیونکہ امریکی کانگریس سے جاری ہونے والی رپورٹیں مختلف اقسام کے لگ بھگ بیالیس طیاروں کے ضائع یا خراب ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہیں، جن میں لڑاکا طیارے، فضا میں ایندھن بھرنے والے طیارے اور جاسوسی کے پلیٹ فارم شامل ہیں، جن کے نقصانات کا کل تخمینہ تقریباً دو اعشاریہ چھ ارب ڈالر لگایا گیا ہے، جو امریکی فوج کے لیے ایک نمایاں مالی اور آپریشنل دھچکا ہے۔

ہولناک اور مکمل تباہی، فضائی تصاویر نے رفح اور خان یونس میں قابض اسرائیل کے ہاتھوں تباہی کی تصدیق کر دی

غزہ: جدید ترین فضائی تصاویر نے اس ہولناک اور وسیع پیمانے پر مچائی گئی تباہی کے مناظر کو طشت از بام کر دیا ہے جو غاصب و ظالم قابض اسرائیلی افواج نے سرانجام دی ہے، جس کے نتیجے میں غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع رفح اور خان یونس کے شہروں میں پورے کے پورے رہائشی محلے ملبے کا ڈھیر بن چکے ہیں۔ گوگل ارتھ پرو کے ذریعے لی گئی ان تصاویر نے میلوں پر پھیلے ہوئے ان علاقوں کو بے نقاب کیا ہے جنہیں پوری طرح خاک میں ملا کر سطح زمین کے برابر کر دیا گیا ہے، جبکہ سویلین بنیادی ڈھانچے کے تمام معالم و نشانات مٹ چکے ہیں جن میں مظلوم فلسطینیوں کے مکانات، سکول اور دیگر عوامی خدمات کی تنصیبات شامل ہیں۔

فضائی مناظر مکمل تباہی کے ایک ایسے تسلسل کو ظاہر کرتے ہیں جو بار بار دہرایا گیا ہے، جس سے گنجان آباد شہری علاقوں کو سوچی سمجھی اور باقاعدہ منظم پالیسی کے تحت نشانہ بنانے اور فلسطینیوں کی نسل کشی کے واضح ثبوت فراہم ہوتے ہیں۔

یہ لرزہ خیز مناظر قابض اسرائیل کی طرف سے استعمال کی جانے والی ہولناک تدمیری طاقت کی عکاسی کرتے ہیں، کیونکہ یہ سفاکیت صرف مخصوص مقامات تک محدود نہیں رہی بلکہ اس کا دائرہ کار پورے محلوں اور رفح جیسے پورے کے پورے شہروں کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔

بین الاقوامی انسانی قانون کے ماہرین کا ماننا ہے کہ بڑے پیمانے پر مچائی جانے والی تباہی کا یہ بھیانک انداز ان سنگین ترین خلاف ورزیوں کے زمرے میں آتا ہے جن پر بین الاقوامی قوانین کے تحت سخت ترین پابندی عائد ہے، بشمول سویلین املاک کو دانستہ طور پر نشانہ بنانا یا انہیں حد سے زیادہ طاقت کا بے رحمانہ استعمال کر کے برباد کرنا۔

ماہرین اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں کہ ایک سے زیادہ مقامات پر اس سفاکانہ نمونے کا بار بار دہرایا جانا اس مفروضے کو تقویت دیتا ہے کہ اس مہم کا مقصد دانستہ طور پر مجموعی شہری ماحول اور سماجی تانے بانے کو مکمل طور پر نیست و نابود کرنا ہے۔

یہ فضائی تصاویر دستاویزی حوالے سے خاصی اہمیت اختیار کر گئی ہیں، کیونکہ یہ صہیونی ریاست کی وحشیانہ جبلت اور اس کے ہولناک اثرات کے براہ راست بصری شواہد اور ثبوت فراہم کرتی ہیں، جس سے آزادانہ و شفاف تحقیقات کرانے، فلسطینیوں کے خلاف برپا کی جانے والی اس ہولناک نسل کشی کے جرائم کے ذمہ داران کا کڑا محاسبہ کرنے اور بین الاقوامی قانونی معیارات کے مطابق ستم زدہ شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اٹھنے والی عالمی آوازوں کو مزید طاقت ملے گی۔

حزب اللہ کا جنوبی لبنان میں قابض صہیونی فوج کے توپ خانے پر ڈرون حملہ

بیروت (ایجنسیاں): لبنانی تنظیم حزب اللہ نے اعلان کیا ہے کہ اس نے ایک خودکش ڈرون طیارے کے ذریعے جنوبی لبنان کے قصبے عدیسہ میں قابض اسرائیلی فوج کے توپ خانے کو کامیابی سے نشانہ بنایا ہے۔

حزب اللہ نے اپنے ایک تڑپتے ہوئے جذباتی بیانیے میں واضح کیا ہے کہ یہ حملہ سیز فائر (یا جنگ بندی) کی معاہدے کی ان مسلسل اور سنگین خلاف ورزیوں کا منہ توڑ جواب ہے جو غاصب و سفاک قابض اسرائیل کی جانب سے جنوبی لبنان کے مظلوم دیہاتوں اور بستیوں پر وحشیانہ جارحیت کی صورت میں کی جا رہی ہیں۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ حزب اللہ کے سرفروش مجاہدین نے عدیسہ نامی قصبے میں قابض اسرائیلی دشمن فوج کے توپ خانے کے اڈے کو ایک خودکش ڈرون کے ذریعے سیدھا نشانہ بنا کر اڑا دیا۔

دوسری جانب غاصب قابض اسرائیل کی سفاک فوج نے گذشتہ سترہ اپریل سنہ 2026ء سے نافذ العمل سیز فائر (یا جنگ بندی) کے معاہدے کی کھلم کھلا دھجیاں اڑاتے ہوئے لبنان پر اپنے وحشیانہ حملوں کا سلسلہ مسلسل جاری رکھا ہوا ہے۔ واضح رہے کہ اس جنگ بندی کے معاہدے میں اب تک دو مرتبہ توسیع کی جا چکی ہے، پہلی مرتبہ موجودہ سترہ مئی سنہ 2026ء تک اور دوسری مرتبہ پینتالیس روز کے لیے آنے والے جولائی سنہ 2026ء کے اوائل تک اس میں توسیع کی گئی تھی۔

قابض اسرائیلی افواج روزانہ کی بنیاد پر لبنان کے دیہاتوں اور قصبوں کو زبردستی خالی کرنے کی دھمکیاں اور جابرانہ انتباہات جاری کرتی ہیں اور پھر معصوم شہریوں کے آشیانوں اور غیر فوجی عمارتوں پر اندھا دھند ہولناک بمباری کرتی ہیں، جس کے نتیجے میں کثیر تعداد میں معصوم لوگ شہید اور زخمی ہو رہے ہیں اور بڑے پیمانے پر تباہی و بربادی پھیل رہی ہے۔

غزہ بلدیہ کی شیخ رضوان تالاب میں عنقریب رونما ہونے والی ماحولیاتی آفت کے بارے میں وارننگ

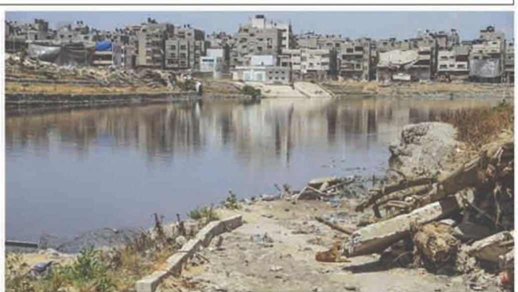

غزہ: غزہ شہر کی بلدیہ نے شہر کے شمالی حصے میں واقع محلہ شیخ رضوان میں بارش کے پانی کو جمع کرنے والے تالاب کے ابلنے کے خطرے سے متعلق ایک ہنگامی وارننگ جاری کی ہے۔ یہ انتباہ سیوریج نیٹ ورک کے بنیادی ڈھانچے میں شدید بگاڑ اور ایندھن، اسپیئر پارٹس اور بنیادی سامان کی قلت کے باعث عملے کی جانب سے اہم تنصیبات کو چلانے میں عاجزی کے سائے میں سامنے آیا ہے۔ غزہ شہر کی بلدیہ کے ترجمان حسنی مہنا نے صحافتی بیانات میں کہا ہے کہ شیخ رضوان تالاب اسی دونم سے زائد رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور اس کی گہرائی لگ بھگ ساڑھے سات میٹر تک پہنچتی ہے، لیکن اس وقت یہ تالاب تقریباً ساڑھے تین میٹر تک گندے پانی اور سیوریج کے پانی سے بھر چکا ہے۔

انہوں نے وضاحت کی کہ یہ جمع ہونا ارد گرد کے علاقوں میں سیوریج نیٹ ورک اور پائپ لائنوں کو پہنچنے والی بڑے پیمانے پر تباہی کے نتیجے میں گندے پانی کے تالاب میں رسنے کی وجہ سے ہوا ہے، جو غزہ کی پٹی پر گذشتہ جنگ کے دوران قابض اسرائیل کی فوجی کارروائیوں کے باعث ہوئی۔

مہنا نے اشارہ کیا کہ سیوریج کے بنیادی ڈھانچے کے بڑے حصے مکمل تباہی کا شکار ہو چکے ہیں جس کے نتیجے میں گندا پانی مسلسل تالاب کی طرف بہہ رہا ہے، ایسے وقت میں جب بلدیہ کا عملہ وسائل کی شدید کمی کے باعث مرمتی کام کرنے یا اس بحران پر قابو پانے سے قاصر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تالاب کے اندر واقع پمپنگ اسٹیشن اور پمپ ایندھن، تیل اور اسپیئر پارٹس کی کمی کے ساتھ ساتھ جنریٹر چلانے کے لیے ضروری سامان کی عدم موجودگی کے نتیجے میں کام کرنا چھوڑ چکے ہیں، جس نے گذشتہ دنوں کے دوران گندے پانی کی سطح میں تیزی سے اضافے کو جنم دیا ہے۔

انہوں نے خبردار کیا کہ موجودہ صورتحال آبادی اور پناہ گزینوں سے بھرے علاقے میں ایک سنگین صحت اور ماحولیاتی خطرہ بن چکی ہے، جن میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کے گھر تباہ ہو چکے ہیں اور وہ خطرات کے باوجود تالاب کے گردونواح میں مقیم ہیں۔

صحت اور ماحولیات کے بڑھتے ہوئے خطرات مہنا نے تاکید کی کہ گندے پانی کا جمع ہونا بدبو، حشرات اور چوہوں کے پھیلنے کا سبب بن رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ غزہ کی پٹی میں صحت اور ماحولیاتی صورتحال کے بگڑنے کے باعث امراض کے پھوٹ پڑنے کے خدشات بھی بڑھ گئے ہیں۔ انہوں نے توجہ دلائی کہ زمین دوز پانی کے ذخائر میں گندے پانی کا رسنا سب سے خطرناک اثرات میں سے ایک ہے، کیونکہ یہ پانی کے ذرائع کی آلودگی اور پٹی میں پانی کے دائمی بحران کے مزید سنگین ہونے کا باعث بن سکتا ہے۔

انہوں نے پانی کی سطح میں مسلسل اضافے کی صورت میں گندے پانی کے گلیوں اور ارد گرد کے رہائشی علاقوں میں ابل پڑنے کے امکان سے بھی خبردار کیا، جو ایک بڑے انسانی اور صحت کے بحران کی طرف لے جا سکتا ہے۔ انہوں نے تالاب کے گردونواح میں مٹی کے گندے پانی سے تر ہو جانے کے نتیجے میں متاثرہ گھروں اور عمارتوں کے گرنے کے خطرات سے بھی آگاہ کیا، خصوصاً جبکہ اس علاقے کو جنگ کے دوران قابض اسرائیل کی طرف سے شدید نشانہ بنایا گیا تھا جس نے عمارتوں کی کمزوری کو بڑھا دیا ہے۔

غزہ بلدیہ کے ترجمان نے ایندھن، تیل، اسپیئر پارٹس اور بنیادی سامان کی فوری فراہمی کی ضرورت پر زور دیا، جس میں بیٹریاں اور جنریٹروں و پمپوں کو چلانے کا سامان شامل ہے تاکہ اہم تنصیبات کے کام کی بحالی کو یقینی بنایا جا سکے۔

انہوں نے بلدیات کو سیوریج اسٹیشنوں کو چوبیس گھنٹے چلانے کے لیے ایندھن کی کافی اور باقاعدہ مقدار فراہم کرنے کا مطالبہ کیا، اور خبردار کیا کہ موجودہ صورتحال کا برقرار رہنا غزہ شہر میں ایک بے مثال ماحولیاتی اور صحت کی آفت کا پیش خیمہ ہے۔

امریکی اور صہیونی دباؤ کے بعد فلسطینی اتھارٹی نے سفیر ریاض منصور کی اقوام متحدہ کے ایک عہدے کے لیے نامزدگی واپس لے لی

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدر کی سرکاری ترجمان لا نیس کولنز نے تصدیق کی ہے کہ فلسطین نے ایشیائی گروپ کی جانب سے جنرل اسمبلی کے نائب صدر کے ایک عہدے کے لیے سفیر ریاض منصور کی نامزدگی واپس لے لی ہے اور اب لبنان نے اس عہدے کے لیے خود کو نامزد کیا ہے۔

رائٹرز نیوز ایجنسی نے امریکی وزارت خارجہ کے ایک اندرونی مکتوب کے حوالے سے بتایا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے اقوام متحدہ میں فلسطینی وفد کے ویزے منسوخ کرنے کی دھمکی دی تھی اگر فلسطینی مندوب نے جنرل اسمبلی کے نائب صدر کے عہدے کے لیے اپنی نامزدگی واپس لینے سے انکار کیا۔

اس سے قبل کولنز نے کہا تھا کہ فلسطین نے ایشیائی گروپ کی طرف سے پیش کیے گئے نائب صدر کے ایک عہدے کے لیے کاغذات نامزدگی جمع کرائے تھے جس میں چار عہدوں کے لیے چار نام شامل تھے اور وہ نام افغانستان، عراق، انگولا اور فلسطین کے تھے۔ اگر فلسطین اپنا نام واپس نہ لیتا تو اسے یہ عہدہ مل جاتا۔ واضح رہے کہ یہ عہدہ انتظامی اور علامتی نوعیت کا ہے کیونکہ جنرل اسمبلی کے 21 نائب صدور ہوتے ہیں۔ ان کی ذمہ داریوں میں جنرل اسمبلی کے ان بعض اجلاسوں کی صدارت کرنا شامل ہے جن کی صدارت صدر کرنے سے قاصر ہوں، اس کے علاوہ دیگر انتظامی امور بھی ان کے سپرد ہوتے ہیں۔ جنرل اسمبلی آئندہ سیشن کے لیے اپنے صدر اور دیگر عہدوں جیسے کہ نائب صدور کے انتخاب کے لیے منگل کو اپنا اجلاس منعقد کرے گی۔

امریکی میڈیا نے امریکی سفارتی لیکس کے حوالے سے بتایا تھا کہ امریکی وزارت خارجہ نے مقبوضہ بیت المقدس میں موجود سفارت کاروں کو ہدایات جاری کی تھیں کہ وہ فلسطینی اتھارٹی کے عہدیداروں پر دباؤ ڈالیں تاکہ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے نائب صدر کے ایک عہدے کے لیے فلسطینی سفیر ریاض منصور کی نامزدگی واپس لے لیں۔ اس سلسلے میں نیویارک میں اقوام متحدہ کے لیے فلسطینی مشن کو ویزے منسوخ کرنے کی دھمکی بھی دی گئی تھی۔ نیویارک میں فلسطینی فریق نے ان معلومات کی تصدیق یا تردید کے حوالے سے تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ریاض منصور اس سے قبل بھی اسی طرح کی امریکی دھمکیوں اور دباؤ کے بعد چند ماہ قبل جنرل اسمبلی کی صدارت کے عہدے سے اپنی نامزدگی واپس لے چکے ہیں۔ گذشتہ فروری کے مہینے میں جنرل اسمبلی کے موجودہ سیشن کی صدر انالینا بیربوک نے رکن ممالک کو بھیجے گئے ایک خط میں اعلان کیا تھا کہ اقوام متحدہ میں فلسطین کے مندوب ریاض منصور جنرل اسمبلی کے 81 ویں سیشن کی صدارت کے لیے اپنی نامزدگی سے دستبردار ہو گئے ہیں۔

امریکہ اقوام متحدہ کے ساتھ اپنے معاہدے کے تحت ہیڈکوارٹر کے میزبان ملک کی حیثیت سے نیویارک میں اقوام متحدہ کے تسلیم شدہ سفارت کاروں کو داخلے کے ویزے دینے اور سہولیات فراہم کرنے کا پابند ہے، لیکن وہ ان ممالک یا شخصیات کے خلاف جو اس کی خارجہ پالیسیوں سے اتفاق نہیں کرتے، داخلے اور رہائش کے ویزوں کو مستقل طور پر ایک دباؤ کے حربے کے طور پر استعمال کرتا ہے۔

غزہ کا محاصرہ مزید سخت کرنے کی صہیونی سازش، قابض اسرائیل نے سفر میں رکاوٹیں کھڑی کر دیں

غزہ (ایجنسیاں): سرکاری میڈیا آفس نے بتایا ہے کہ قابض اسرائیل بنیادی ضرورت کی اشیاء کی غزہ آمد پر مسلسل سخت ترین پابندیاں عائد کر رہا ہے اور ان کی سپلائی میں ظالمانہ کٹوتیاں کر رہا ہے جس سے غزہ کے مظلوم فلسطینیوں کا گلا گھونٹنے اور ان کا معاشی و انسانی محاصرہ شدید کرنے کی صہیونی سازش گہری ہوتی جا رہی ہے۔ یہ تشویشناک انکشافات اس ہفتہ وار رپورٹ میں سامنے آئے ہیں جو سرکاری میڈیا آفس نے غزہ کی پٹی میں تجارتی گزرگاہوں اور راستوں کی صورتحال کے بارے میں جاری کی ہے، یہ رپورٹ پندرہ مئی سے لے کر اکیس مئی سنہ 2026ء تک کے عرصے پر محیط ہے۔ رپورٹ میں تصدیق کی گئی ہے کہ گذشتہ ہفتے کے دوران رفح گزرگاہ پر سفر کرنے اور واپس لوٹنے والوں کی نقل و حرکت انتہائی محدود رہی، جہاں مسافروں اور آنے والوں کی کل تعداد صرف (403) رہی، جن میں سے (249) مسافر غزہ کی پٹی سے باہر جانے والے تھے اور (154) افراد پٹی میں واپس لوٹنے والے تھے۔

سرکاری میڈیا آفس نے وضاحت کی کہ یہ قلیل ترین تعداد سفر کے ان (1400) ممکنہ کیسز میں سے ہے جنہیں طے شدہ معاہدے کے تحت سفر کی اجازت دی جانی تھی، میڈیا آفس نے اشارہ کیا کہ قابض اسرائیل کی طرف سے معاہدے پر عمل درآمد کی شرح اٹھائیس فیصد (28٪) سے زیادہ نہیں رہی، جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ قابض دشمن فلسطینیوں کی نقل و حرکت کی آزادی پر قدغن لگانے کی ایک باقاعدہ اور منظم سفاکانہ پالیسی کے تحت یہ سخت ترین بندشیں برقرار رکھے ہوئے ہے۔

تجارتی اور انسانی بنیادوں پر ہونے والی سپلائی کے حوالے سے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں داخل ہونے والے ٹرکوں کی کل تعداد محض (1287) رہی، جبکہ عالمی وعدوں اور ضمانتوں کے مطابق (4200) ٹرکوں کا داخلہ ہونا تھا، اس طرح قابض دشمن کی جانب سے عمل درآمد کی شرح صرف تیس فیصد (30٪) رہی۔

غزہ پہنچنے والے ان ٹرکوں کی تفصیل درج ذیل ہے: (559) ٹرک تجارتی شعبے سے متعلق تھے، (693) ٹرک انسانی ہمدردی کی بنیاد پر بھیجی جانے والی امداد سے لادے گئے تھے اور (35) ٹرک ایندھن اور توانائی کی درآمدات پر مشتمل تھے۔

جہاں تک ایندھن کے ٹرکوں کا تعلق ہے تو ان کی تفصیل اس طرح ہے: (7) ٹرک تجارتی گیس سے لادے ہوئے تھے اور (28) ٹرک اداروں کے لیے مخصوص ڈیزل (سولار) سے لادے گئے تھے۔

سرکاری میڈیا آفس نے اس بات پر زور دیا کہ زندگی بچانے والے ان اہم ترین ٹرکوں اور ایندھن کی کھیپوں کو روکنے اور ان میں کمی لانے کی یہ ہٹ دھرمی پر مبنی مستقل صہیونی پالیسی کا براہ راست مقصد انسانی بحران کو سنگین بنانا اور غزہ کی پٹی اور وہاں کے محصور و ستم زدہ فلسطینی عوام کا گلا گھونٹ کر انہیں نسل کشی کا نشانہ بنانا ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

ایبولا ختم ہو گیا ہے

کچھ افریقی ممالک میں ایبولا وائرس پھیلنے کی وجہ سے، اس ماہ کے آخر میں ہونے والی چوتھی انڈیا-افریقہ فورم سمٹ ملتوی کر دی گئی ہے۔ ایبولا سے متاثرہ ممالک سے ہندوستان پہنچنے والے شہریوں کی دہلی ہوائی اڈے پر نگرانی شروع کر دی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے جمہوری جمہوریہ کانگو (ڈی آر سی) اور یوگنڈا میں ایبولا کی وباء کو ہنگامی اور دیگر ممالک کے لیے خطرہ قرار دیا ہے۔ کانگو کے حکام کے جاری کردہ تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق ملک میں اب تک 131 اموات ریکارڈ کی گئی ہیں۔ واضح طور پر، ہندوستان کے ہوائی اڈوں پر بھی سخت چوکسی کی ضرورت ہے۔ یاد رہے کہ کورونا وائرس بھارت کے ہوائی اڈوں سے بھی پھیلا تھا۔ اگرچہ صورتحال ابھی تک خراب نہیں ہوئی ہے، لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ایبولا وائرس انتہائی متعدی ہے اور متاثرہ شخص کے رابطے سے پھیلتا ہے۔ فی الحال، ایبولا کی ایک نئی شکل سامنے آئی ہے، اور مرکزی وزارت صحت نے اس بارے میں ایڈوائزری جاری کی ہے۔ فی الحال، کانگو، یوگنڈا، اور جنوبی سوڈان زیادہ خطرے والے ممالک ہیں، اور ان ممالک کے سفر سے گریز کیا جانا چاہیے۔ جب بھی ممکن ہو ان سے گزرنے سے گریز کیا جانا چاہیے۔ کسی بھی متعدی بیماری کو روکنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ سماجی دوری کو برقرار رکھا جائے اور علامات ظاہر ہونے والے ہر شخص کو قرنطینہ میں رکھنے کی تیاری کریں۔ ایبولا کی علامات عام فلو سے ملتی جلتی ہیں: بخار، کمزوری، تھکاوٹ، سر درد، پٹھوں میں درد، الٹی، اسہال، گلے کی سوزش، اور غیر واضح خون بہنا۔ یہاں سب سے بڑی ذمہ داری ایبولا سے متاثرہ ممالک سے سفر کرنے والوں پر عائد ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ غیر علامتی ہوں، اگر علامات اکیس دن کے اندر ظاہر ہو جائیں تو ان کا ضرور ٹیسٹ کرانا چاہیے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ کورونا وائرس پھیلنے کے دوران، انفیکشن کا شکار ہونے والے لوگوں نے اسے چھپانے کی کوشش کی اور یہاں تک کہ جانچ سے بچنے کی کوشش کی۔ اب ایسی کوششیں نہیں کرنی چاہئیں۔ اگرچہ ایبولا فی الوقت کوئی خاص خطرہ دکھائی نہیں دیتا، لیکن چوکسی اور احتیاط ضروری ہے۔ امریکہ نے کانگو، یوگنڈا اور جنوبی سوڈان کے غیر ملکی شہریوں کے داخلے پر عارضی طور پر پابندی لگا دی ہے۔ اگرچہ امریکی شہریوں اور گرین کارڈ ہولڈرز کو داخلے کی اجازت ہے، لیکن وہ سخت اسکریننگ سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ کانگو کی فٹ بال ٹیم کی ورلڈ کپ میں شرکت کو بھی سوالیہ نشان بنا دیا گیا ہے۔ واضح طور پر، ایبولا کے خطرے کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ بہت سے ممالک COVID-19 کے خطرے کو سنجیدگی سے لینے میں ناکام رہے، جس کی قیمت پوری دنیا کو بھگتنا پڑی۔ ہندوستان میں پہلے ہی انتہائی صحت کی دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ ملک کے بیشتر حصے شدید گرمی کی لپیٹ میں ہیں۔ کئی علاقوں میں درجہ حرارت 45 ڈگری سے تجاوز کر گیا ہے اور رات کے وقت بھی درجہ حرارت معمول سے زیادہ گرم محسوس کیا جا رہا ہے۔ زیادہ درجہ حرارت بیماریوں اور انفیکشن کے پھیلاؤ کو بڑھا رہا ہے۔ اس کے علاوہ آلودہ پانی کے حوالے سے بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہمیں ملک کے باہر سے آنے والے تمام خطرات اور ملک کے اندر موجود خدشات سے ہوشیار رہنا ہوگا۔

مذہبی شناخت اور قومی وابستگی میں توازن: ہندوستانی تہذیب کا روشن پہلو

ڈاکٹر اظہار حسن پور

ہندوستان کبھی بھی یک رنگی یا یکسانیت پر قائم معاشرہ نہیں رہا، بلکہ یہ مختلف مذاہب، زبانوں، تہذیبوں اور روایات کا ایسا حسین گلدستہ ہے جہاں صدیوں سے گوناگوں ثقافتیں ایک ساتھ پروان چڑھتی رہی ہیں۔ اس سرزمین کی اصل روح اخراج اور تنگ نظری نہیں بلکہ رواداری، وسعتِ قلب اور باہمی احترام میں پوشیدہ ہے۔ شہنشاہ اشوک کی تعلیمات سے لے کر حضرت کبیر اور گرونانک جی کی روحانی فکر تک، ہندوستان کی تاریخ ہمیشہ اس حقیقت کی گواہ رہی ہے کہ یہاں مذہبی تنوع کو قومی وحدت کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، نہ کہ مذہبی شناختوں کو مٹانے کی۔ موجودہ دور میں مذہب اور قومیت کے تعلق پر بحث زیادہ حساس ہو چکی ہے۔

سیاسی مفادات، سوشل میڈیا کی گمراہ کن مہمات اور غلط معلومات بعض اوقات مذہبی شناخت اور حب الوطنی کو ایک دوسرے کے مخالف کے طور پر پیش کرتی ہیں، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ہندوستان کا آئین، جو ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر اور دیگر مدبر رہنماؤں کی بصیرت کا نتیجہ ہے، ہر شہری کو مذہبی آزادی کے ساتھ برابر کی شہریت اور جمہوری حقوق فراہم کرتا ہے۔ آئین نے کبھی بھی یکساں شناخت پر مبنی قومیت کو فروغ نہیں دیا بلکہ تنوع کے ساتھ اتحاد کے اصول کو اپنایا ہے۔ آج ہندوستان کے سامنے اصل چیلنج مذہب اور قومیت میں کسی ایک کو چننا نہیں بلکہ دونوں کے درمیان ایسا متوازن تعلق قائم کرنا ہے جو سماجی ہم آہنگی، آئینی اقدار اور قومی اتحاد کو مضبوط کرے۔ ہندوستانی تہذیب کی بنیاد ہی ثقافتی تبادلے، ہجرت، فکری روابط اور روحانی میل جول پر رہی ہے۔

صدیوں پہلے یہودی، عیسائی اور پارسی برادریاں ہندوستان آئیں اور انہیں یہاں عزت، تحفظ اور قبولیت ملی۔ بعدازاں اسلام کی آمد نے ہندوستانی تہذیب کو فنِ تعمیر، ادب، موسیقی، زبان اور روحانیت کے میدان میں مزید وسعت عطا کی۔ گنگا جمنی تہذیب اسی خوبصورت اشتراک کی علامت ہے جس میں مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کی تہذیب اور سماجی زندگی کا حصہ بنتے رہے۔ بھکتی اور صوفی تحریکوں نے ہندوستان میں باہمی محبت اور رواداری کے جذبے کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت نظام الدین اولیاؒ اور کبیرؒ جیسے بزرگوں نے انسانیت، محبت، عاجزی اور بھائی چارے کا درس دیا۔ ان کی تعلیمات کا مرکز نفرت یا تقسیم نہیں بلکہ انسان دوستی اور اخلاقی بلندی تھی۔

آزادی کی تحریک میں بھی مختلف مذاہب کے رہنماؤں نے متحد ہو کر غلامی کے خلاف جدوجہد کی۔ مہاتما گاندھی نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ مذہب انسان کے کردار کی اصلاح کے لیے ہونا چاہیے، نہ کہ نفرت اور تعصب کے فروغ کے لیے۔ اسی طرح مولانا ابوالکلام آزاد کا یہ نظریہ تھا کہ ایک شخص بیک وقت سچا مسلمان اور سچا ہندوستانی ہو سکتا ہے، کیونکہ دونوں شناختیں ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں۔ آزاد ہندوستان نے اسی فکر کو آئینی تحفظ فراہم کیا۔ آئین کے آرٹیکل 25 تا 28 ہر شہری کو مذہبی آزادی دیتے ہیں، جبکہ آرٹیکل 14، 15 اور 16 تمام شہریوں کے مساوی حقوق کو یقینی بناتے ہیں۔ اس طرح آئین ایک ایسا متوازن نظام پیش کرتا ہے جہاں مذہبی شناخت کا احترام برقرار رہتا ہے اور شہریت تمام شہریوں کو ایک مضبوط رشتے میں باندھے رکھتی ہے۔ مزید یہ کہ آرٹیکل 32 شہریوں کو یہ حق دیتا ہے کہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں وہ سپریم کورٹ سے رجوع کر سکیں، جس سے آئینی تحفظ عملی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ تاہم صرف آئینی دفعات کافی نہیں ہوتیں جب تک معاشرے میں اعتماد، برداشت اور باہمی ہمدردی کو فروغ نہ دیا جائے۔ آج ہندوستان ڈیجیٹل گمراہ کن معلومات، تاریخ کی جانبدارانہ تشریحات اور سیاسی تقسیم کے سبب بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ بداعتمادی کا سامنا کر رہا ہے۔ بعض اوقات مذہبی شناختوں کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جس سے شہریوں کو برابر کے شریک کے بجائے مختلف خانوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسی سوچ ہندوستان کے اس مضبوط سماجی ڈھانچے کو کمزور کرتی ہے جس نے ہمیشہ اسے تنگ نظر معاشروں سے ممتاز رکھا ہے۔ اس کے باوجود ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی بے شمار خوبصورت مثالیں آج بھی موجود ہیں۔ ملک بھر میں مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے تہواروں اور خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔

> قدرتی آفات اور قومی بحرانوں کے وقت عام ہندوستانی یہ ثابت کرتے ہیں کہ انسانیت مذہبی حدود سے کہیں بلند ہے۔ ہندوستانی افواج بھی اتحاد اور تنوع کی بہترین مثال ہیں جہاں مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے سپاہی ایک ہی ترنگے کے تحفظ کے لیے یکساں جذبے کے ساتھ کھڑے رہتے ہیں۔ خاص طور پر ہندوستانی مسلمانوں کے تعلق سے بعض حلقوں میں قومی وابستگی پر سوالات اٹھائے جاتے ہیں، حالانکہ ہندوستانی تاریخ خود ان اعتراضات کا واضح جواب پیش کرتی ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد، اشفاق اللہ خان اور ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام جیسی عظیم شخصیات اس حقیقت کا ثبوت ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں نے ہمیشہ ملک کی تعمیر وترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ تعلیم، سائنس، دفاع، فنون اور عوامی خدمات میں ان کی خدمات ان کے مضبوط قومی تعلق کی غماز ہیں۔

قدرتی آفات اور قومی بحرانوں کے وقت عام ہندوستانی یہ ثابت کرتے ہیں کہ انسانیت مذہبی حدود سے کہیں بلند ہے۔ ہندوستانی افواج بھی اتحاد اور تنوع کی بہترین مثال ہیں جہاں مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے سپاہی ایک ہی ترنگے کے تحفظ کے لیے یکساں جذبے کے ساتھ کھڑے رہتے ہیں۔ خاص طور پر ہندوستانی مسلمانوں کے تعلق سے بعض حلقوں میں قومی وابستگی پر سوالات اٹھائے جاتے ہیں، حالانکہ ہندوستانی تاریخ خود ان اعتراضات کا واضح جواب پیش کرتی ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد، اشفاق اللہ خان اور ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام جیسی عظیم شخصیات اس حقیقت کا ثبوت ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں نے ہمیشہ ملک کی تعمیر وترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ تعلیم، سائنس، دفاع، فنون اور عوامی خدمات میں ان کی خدمات ان کے مضبوط قومی تعلق کی غماز ہیں۔ ہندوستان میں حب الوطنی کا مفہوم کبھی بھی مذہبی شناخت ترک کرنا نہیں رہا بلکہ آئینی اقدار، سماجی ہم آہنگی اور اجتماعی ترقی کے لیے مخلص رہنا رہا ہے۔

ہندوستان کی اصل طاقت اسی صلاحیت میں مضمر ہے کہ یہاں مختلف شناختیں ایک ساتھ پروان چڑھ سکتی ہیں۔ ایک شخص اپنے مذہب پر فخر کرنے کے ساتھ ساتھ ایک باوقار ہندوستانی بھی ہو سکتا ہے۔ آئین شہریوں سے ان کی مذہبی شناخت چھیننے کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارے کی قدروں کو اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بیشتر مذاہب بھی انہی انسانی اقدار کی تعلیم دیتے ہیں جو جمہوریت اور سماجی ہم آہنگی کو مضبوط بناتی ہیں۔ ہندوستان کا مستقبل مذہبی شناخت اور قومی وابستگی کے درمیان اسی متوازن رشتے کے تحفظ میں پوشیدہ ہے۔ اس ملک کی تہذیبی تاریخ یہ واضح کرتی ہے کہ تنوع ہمیشہ اس کی طاقت رہا ہے، کمزوری نہیں۔ ایسے کثیر الثقافتی معاشرے پر یکسانیت مسلط کرنے کی کوششیں ہندوستان کی اصل روح کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ قومی اتحاد خوف، تعصب یا بدگمانی سے نہیں بلکہ باہمی احترام، آئینی اعتماد اور مشترکہ ذمہ داری سے مضبوط ہوتا ہے۔

آئینِ ہند اس بقائے باہمی کے لیے مضبوط قانونی بنیاد فراہم کرتا ہے، مگر اس کے استحکام کے لیے شہریوں میں اخلاقی جرات، قیادت میں فکری دیانت اور اداروں میں حساسیت ضروری ہے۔ تعلیمی اداروں، میڈیا، مذہبی رہنماؤں اور سماجی تنظیموں کو چاہیے کہ وہ تقسیم اور نفرت کے بجائے مکالمہ، رواداری اور بھائی چارے کو فروغ دیں۔ آج کے دور کی ضرورت شدت پسند قوم پرستی نہیں بلکہ آئینی اقدار پر مبنی باشعور، حساس اور ذمہ دار شہریت ہے۔ ہندوستان کی مشترکہ اور ہم آہنگ تہذیب، جو صدیوں کے بقائے باہمی کا نتیجہ ہے، اس کی سب سے قیمتی میراث ہے۔ دنیا بھر میں بڑھتی ہوئی نفرت اور تقسیم کے ماحول میں ہندوستان ایک ایسی مثال بن سکتا ہے جہاں مذہب اور قومیت میں تصادم کے بجائے خوبصورت ہم آہنگی پائی جائے۔ دراصل سچا ہندوستانی ہونا اپنی مذہبی شناخت سے انکار کرنا نہیں بلکہ اس وسیع تصور کو اپنانا ہے کہ گہری تنوع کے باوجود بھی اتحاد ممکن ہے۔

(مضمون نگار جمعیۃ علماء حسن پور کے جنرل سکریٹری ہیں)

ooo

فطرت، معصومیت اور انسان دوستی کا ادبی استعارہ: رسکن بونڈ

پروفیسر مشتاق احمد

عہدِ حاضر میں ہندوستانی انگریزی ادب کے نامور ادیب، فکشن نگار اور شاعر رسکن بونڈ کی آج 92واں یوم پیدائش منائی جا رہی ہے۔ رسکن بونڈ انگریزی کے ان چند ادیبوں میں شامل ہیں جنہوں نے سادہ اسلوب، انسانی جذبات، فطرت کی لطافت اور بچپن کی معصوم دنیا کو اپنی تحریروں کا محور بنایا ہے۔ ان کی نثر میں پہاڑوں کی خاموشی، بارش کی خوشبو، جنگلوں کی سرگوشیاں اور انسان کے باطن کی تنہائی ایک ساتھ محسوس ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں صرف بچوں کے ادب تک محدود نہیں رہیں بلکہ ہر عمر کے قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ رسکن بونڈ کی ادبی شخصیت ہندوستانی تہذیب، برطانوی ادبی روایت اور ہمالیائی فطرت کے حسین امتزاج کی نمائندہ ہے۔ ان کے افسانوں اور ناولوں میں زندگی کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں، تنہائی کے دکھ، دوستی کی حرارت اور انسانی رشتوں کی نزاکت کو جس سادگی اور خلوص سے بیان کیا گیا ہے، وہ جدید ادب میں کم کم دکھائی دیتا ہے۔

رسکن بونڈ 19 مئی 1934 کو قصبہ کسولی میں پیدا ہوئے۔ ان کا بچپن شملہ، دہرادون اور مسوری کے پہاڑی علاقوں میں گزرا۔ یہی پہاڑی ماحول بعد میں ان کے ادب کا مستقل حوالہ بن گیا۔ انہوں نے اپنی زندگی کے تجربات کو تخلیقی انداز میں اس طرح پیش کیا کہ قاری کو محسوس ہوتا ہے جیسے وہ خود ان پہاڑوں میں چل رہا ہو۔ ان کے والد اوبرائے بونڈ کتاب دوست انسان تھے اور رسکن بونڈ کی ادبی تربیت میں ان کا بڑا کردار تھا۔ والد کی وفات نے کم عمری میں ہی رسکن بونڈ کو تنہائی اور داخلی کرب سے آشنا کر دیا۔ یہی احساس بعد میں ان کی تحریروں میں بار بار ظاہر ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم بیشپ کوٹن اسکول، شملہ میں حاصل کی۔ زمانہ طالب علمی ہی میں ان میں لکھنے کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ صرف سترہ برس کی عمر میں انہوں نے اپنا پہلا ناول The Room on the Roof تحریر کیا، جسے 1957 میں مشہور John Llewellyn Rhy Prize سے نوازا گیا۔ یہ ناول دراصل ایک نوجوان کی شناخت، تنہائی اور آزادی کی تلاش کی داستان ہے۔ رسکن بونڈ کی تحریروں کا سب سے نمایاں وصف فطرت نگاری ہے۔ ان کے ہاں پہاڑ، درخت، بارش، پرندے، جنگل اور ندیاں محض منظر نہیں بلکہ زندہ کردار ہیں۔ وہ فطرت کو انسان کے جذبات سے جوڑ کر پیش کرتے ہیں۔ اپنی مشہور کتاب Rain in the Mountains میں وہ لکھتے ہیں:

"The best time to visit the mountains is when it rains".

یہ مختصر جملہ دراصل ان کی پوری فکری دنیا کی نمائندگی کرتا ہے۔ بارش ان کے نزدیک صرف موسم نہیں بلکہ روحانی تجربہ ہے۔ وہ فطرت میں سکون، تنہائی اور داخلی تطہیر تلاش کرتے ہیں۔ اسی طرح Our Trees Still Grow in Dehra میں دہرادون کی بدلتی ہوئی تہذیب اور فطری حسن کے زوال پر ان کا دکھ نمایاں ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"Trees are the kindest things I know."

اس اقتباس میں انسان دوستی اور فطرت دوستی ایک دوسرے میں مدغم نظر آتی ہے۔ درخت ان کے لیے محض نباتات نہیں بلکہ وفادار ساتھی ہیں۔

رسکن بونڈ نے بچوں کی نفسیات اور معصوم جذبات کو جس خوبی سے بیان کیا ہے، وہ انہیں عالمی سطح پر ممتاز بناتا ہے۔ ان کی کہانیوں میں بچپن خوف، حیرت، تجسس اور خوابوں کی دنیا کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ ان کی مشہور کہانی The Blue Umbrella ایک چھوٹی بچی بنیا اور اس کی نیلی چھتری کی داستان ہے، لیکن اس کے پس منظر میں حسد، محبت اور انسانی اخلاقیات کا گہرا شعور موجود ہے۔ یہی کہانی بعد میں فلمی شکل میں بھی مقبول ہوئی۔ اسی طرح The Night Train at Deoli میں نوجوانی کی مختصر مگر یادگار محبت کو نہایت لطیف انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ کہانی کا یہ اقتباس ان کے اسلوب کی بہترین مثال ہے:

"She was standing alone on the platform, and for a moment our eyes met."

سادہ زبان میں جذبات کی گہرائی پیدا کرنا رسکن بونڈ کا خاص ہنر ہے۔ رسکن بونڈ کے ادب میں تنہائی ایک مستقل موضوع ہے۔ ان کے کردار اکثر خاموش، حساس اور اندر سے ٹوٹے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔ مگر ان کی تنہائی مایوسی نہیں بلکہ خود شناسی کا ذریعہ بنتی ہے۔ اپنی خودنوشت Life's cenes from Writer میں وہ لکھتے ہیں:

"Loneliness is a part of life. We all know that."

یہ احساس ان کی زندگی کے ذاتی تجربات سے جڑا ہوا ہے۔ کم عمری میں والد کی جدائی، بکھرا ہوا خاندانی نظام اور پہاڑی زندگی کی خاموشی نے ان کے مزاج میں ایک تخلیقی اداسی پیدا کی۔ رسکن بونڈ کی زبان نہایت سادہ، شفاف اور رواں ہے۔ وہ ثقیل لفظیات یا پیچیدہ علامتوں کے بجائے روزمرہ زندگی کے تجربات کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں عام قاری کے دل میں فوراً اتر جاتی ہیں۔ ان کے ہاں چھوٹے چھوٹے واقعات بھی معنویت اختیار کر لیتے ہیں۔ ایک بارش، ایک پرندہ، ایک بوڑھا درخت یا ریلوے اسٹیشن کا مختصر منظر ان کی نثر میں زندگی کا استعارہ بن جاتا ہے۔ راقم الحروف کی خوش قسمتی ہے کہ ان سے دو بار ملنے کا موقع ملا ہے۔ گذشتہ سال نومبر میں اپنے دورۂ مسوری میں ان کے ساتھ ایک گھنٹے گزرے تھے اور وہ ہماری طرح اپنے شائقین سے اس کتب خانہ میں موجود تھے جہاں ہر شام وہ مسوری آنے والے ادب دوست سیاحوں سے ملتے ہیں۔ ان کے ملنے والوں میں ہر عمر کے سیاح شامل ہوتے ہیں لیکن ان کی توجہ بچوں پر زیادہ رہتی ہے۔ بچے ان سے سوال وجواب کرتے رہتے ہیں اور وہ اپنی انوکھی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیتے رہتے ہیں۔ ادبی نقادوں کے مطابق رسکن بونڈ کی تحریروں میں Anton Chekhov جیسی سادگی اور انسانی ہمدردی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح فطرت نگاری میں ان پر William Wordsworth کے اثرات محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ اگرچہ رسکن بونڈ انگریزی میں لکھتے ہیں، مگر ان کے ادب کی روح ہندوستانی ہے۔ ان کی کہانیوں میں پہاڑی ہندوستان، چھوٹے قصبے، ریلوے اسٹیشن، بازار، تانگے، چائے کی دکانیں اور عام لوگ پوری زندگی کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ وہ ہندوستانی سماج کے سادہ اور خاموش طبقے کو اپنی تحریروں میں جگہ دیتے ہیں۔ ان کے کردار اکثر بچے، بوڑھے، خانساماں، مالی، درزی یا معمولی ملازم ہوتے ہیں۔ یہی لوگ ان کے ادب کو زمینی حقیقت سے جوڑتے ہیں۔

رسکن بونڈ کی کئی کہانیوں پر کامیاب فلمیں اور ٹیلی ویژن سیریلز بن چکی ہیں۔ The Blue Umbrella اور "سات خون معاف" ان کی تخلیقات سے ماخوذ اہم فلمیں ہیں۔ ان کی کہانی A Flight of Pigeons پر مشہور فلم "جنون" بنائی گئی، جسے شیام بینگل نے ہدایت دی تھی۔ اس فلم نے 1857 کی بغاوت کے پس منظر میں انسانی رشتوں کی پیچیدگی کو اجاگر کیا۔ رسکن بونڈ کو ہندوستانی ادب میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں متعدد اعزازات سے نوازا گیا۔ انہیں ساہتیہ اکادمی ایوارڈ، پدم شری اور پدم بھوشن جیسے اہم اعزازات حاصل ہوئے۔ انہوں نے سو سے زیادہ کتابیں تحریر کیں جن میں ناول، افسانے، مضامین، سفرنامے اور بچوں کا ادب شامل ہے۔ ان کی تحریریں آج بھی ہندوستان کے مختلف تعلیمی نصاب میں شامل ہیں۔

رسکن بونڈ کا ادب انسان کو فطرت سے محبت، سادگی، معصومیت اور داخلی سکون کا درس دیتا ہے۔ وہ شور و ہنگامے سے بھری جدید دنیا میں خاموشی کی اہمیت یاد دلاتے ہیں۔ ان کی تحریریں بتاتی ہیں کہ ادب صرف بڑے فلسفوں یا سیاسی نعروں کا نام نہیں بلکہ انسان کے روزمرہ جذبات اور چھوٹے تجربات بھی بڑی معنویت رکھتے ہیں۔ ان کے ہاں امید کا عنصر ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ شدید تنہائی اور اداسی کے باوجود ان کے کردار زندگی سے محبت کرنا نہیں چھوڑتے۔ یہی ان کے ادب کی سب سے بڑی قوت ہے۔ آج ہندوستان اور دیگر ممالک میں رسکن بونڈ کے 92ویں یوم پیدائش کا جشن صرف ایک ادیب کی سالگرہ نہیں بلکہ ہندوستانی انگریزی ادب کی ایک روشن روایت کا جشن ہے۔ انہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے فطرت، انسان دوستی، بچپن اور سادگی کو نئی معنویت عطا کی۔ ان کا ادب ہمیں یاد دلاتا ہے کہ زندگی کی اصل خوبصورتی چھوٹے چھوٹے لمحوں میں پوشیدہ ہے۔ آج جب دنیا تیز رفتاری، مادیت اور مصنوعی زندگی کے حصار میں گرفتار ہے، رسکن بونڈ کی تحریریں ہمیں پھر سے درختوں، بارشوں، پہاڑوں اور انسانی رشتوں کی طرف لوٹنے کا پیغام دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ادب وقت گزرنے کے ساتھ مزید زندہ اور معتبر ہوتا جا رہا ہے۔

☆☆

مسلمانوں کو مناسب حکمت عملی کی ضرورت!

سرفراز احمد قاسمی

گزشتہ سے پیوستہ

مغربی بنگال میں تشکیل پانے والی بی جے پی کی نئی حکومت نے بڑے جانوروں کی قربانی کے خلاف نئے نئے قوانین نافذ کر دیے ہیں جس کے بعد اب مغربی بنگال کے مسلمانوں نے خاموش حکمت عملی پر عمل کرتے ہوئے قربانی کے لیے بڑے جانوروں کی خریداری میں شدید عدم دلچسپی کا اظہار کیا ہے، خبر کے مطابق بنگال کی منڈیوں کا نقشہ ان دنوں بدل گیا ہے، مغربی بنگال میں مویشی پالنے اور انہیں عیدالاضحیٰ کے موقع پر فروخت کرنے کا کاروبار بڑے پیمانے پر برادران وطن ہی کرتے ہیں، بڑے جانوروں کی خریداری سے مسلمانوں کے پیچھے ہٹتے ہی کروڑوں روپے مالیت کے جانور منڈیوں میں کھڑے رہے انہیں خریدنے والا کوئی مسلمان خریدار دستیاب نہیں ہو رہا ہے، جس سے ہندو بھائیوں کے مویشی پالنے والوں کا سال بھر کا سرمایہ ڈوبنے لگا ہے، اسکا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ اب مویشی پالنے والے ہندو برادری کے لوگ خود ہی اپنی حکومت اور شرپسندوں کے خلاف سڑکوں پر نکل کر شدید احتجاج کر رہے ہیں، ملک بھر کے مسلمانوں، علمائے دین اور دانشوران قوم وملت کو مغربی بنگال کے اس منظرنامے سے سبق لیتے ہوئے سنجیدگی سے غور وفکر کرنا چاہیے، جب تک مسلمان بڑے جانور خریدتے رہیں گے یہ شرپسند مذہبی محافظ بن کر غنڈہ گردی کرتے رہیں گے لیکن جیسے ہی مسلمان مارکیٹ سے پیچھے ہٹ جائیں گے، تب یہ لڑائی مذہبی نہیں رہے گی بلکہ خود ان کے اپنے لوگوں کی بھی معاشی لڑائی بن جائے گی، جانور پالنے والا ہندو طبقہ خود ان گورکشکوں کے خلاف کھڑا ہو جائے گا جو ان کا روزگار تباہ وبرباد کر رہے ہیں۔

سیرت کی کتابوں سے ہم یہاں چند واقعات نقل کر رہے ہیں تا کہ مناسب حکمت عملی اختیار کی جا سکے۔ حدیث کی کتابوں میں ایک معروف واقعہ حلف الفضول کے نام سے ہے، جو دراصل مختلف قبائلوں کے درمیان ایک معاہدہ تھا، اسکی شرط یہ تھی کہ جب بھی مکہ میں کسی مظلوم پر ظلم ہوگا یا کسی کمزور کی حق تلفی کی جائے گی تو ہم سب مل کر مظلوم کا ساتھ دیں گے اور حقدار کو حق دلانے کے لیے ہر قربانی پیش کریں گے، یہ معاہدہ مکہ کے مشہور سردار عبداللہ ابن جدان کے گھر میں ہوا تھا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بنفس نفیس شریک تھے، نبوت ملنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس معاہدے کا اکثر تذکرہ کرتے اور فرماتے کہ میں عبداللہ ابن جدعان کے گھر میں معاہدہ حلف الفضول میں شریک تھا، اگر مجھے اسلام کی حالت میں اسکی طرف بلایا جائے تو میں اس کو قبول کروں گا، ان لوگوں نے عہد کیا تھا کہ حقوق حقدار کو لوٹائے جائیں گے اور کسی ظالم کو مظلوم پر ترجیح نہیں دی جائے گی، اس میں چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرما دیا کہ اسلام کسی ایسے منصفانہ معاہدہ جات کے خلاف نہیں ہے بلکہ ان کا مؤید ہے، اس سے یہ ثابت ہوا کہ جہاں ضرورت ہو وہاں مسلمانوں کو اس طرح کے معاہدے میں شامل ہونے میں شرعا کوئی قباحت نہیں ہے، لہٰذا ایسے معاہدے کے وجود کے لیے عوام وخواص کی ذہن سازی کرنی چاہیے، یہ ایک بہترین حکمت عملی ہے۔

ایک اور واقعہ صلح حدیبیہ کے نام سے بھی مذکور ہے، جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر مکہ کے ان مشرکین سے صلح فرمائی جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھیوں سمیت عمرہ کرنے سے روک دیا تھا، اس صلح نامہ میں جو دفعات تھی وہ بظاہر مسلمانوں کی کمزوری ظاہر ہونے والی تھی مثلاً یہ کہ جو کافر مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ آنا چاہے گا اسے مدینے میں پناہ نہیں دی جائے گی، اس کے برخلاف جو مسلمان کافر ہو کر مدینہ سے مکہ آجائے گا اسے مکہ سے واپس نہیں کیا جائے گا وغیرہ ادھر صحابہ میں ایسا جوش تھا کہ وہ بآسانی ان دفعات کو ماننے کے لیے ہرگز آمادہ نہ تھے بلکہ جنگ کرنے اور مرنے کیلئے تیار تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خداوندی اس صلح کو منظور فرمایا اور صحابہ کرام کے ظاہری جذبات کی بالکل پرواہ نہیں فرمائی نتیجہ یہ ہوا کہ بعد میں یہی صلح، فتح مکہ کا سبب بن گئی اور قرآن کریم میں اس صلح کو فتح مبین سے تعبیر فرمایا گیا۔

ایک اور واقعہ ہجرت کے بعد پہلا علاقائی معاہدہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد نہایت دوراندیشی سے کام لیتے ہوئے اولا یہ عمل کیا کہ انصار مدینہ اور مہاجرین میں دینی اخوت کا رشتہ قائم فرمایا جس سے دونوں طبقوں میں ایسا مثالی امتزاج سامنے آیا کہ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے، پھر ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلم اور یہودی قبائل کو ملا کر ایک معاہدہ نامہ منظور کرایا جس میں مظلوم کا ساتھ دینے اور خارجی دشمن کا مل جل کر مقابلہ کرنے وغیرہ جیسی دفعات شامل تھیں، اس معاہدے کی وجہ سے یہودیوں کی شرارتوں پر بعد میں باز پرس کرنے اور ان کی طاقت کو زیر کرنے میں سب سے زیادہ مدد ملی اگر یہ معاہدہ نہ ہوتا تو یہودی تمام تر سازشیں رچاتے رہتے اور کسی کو ان سے ٹکر لینے کا حوصلہ نہ ہوتا، پیغمبر علیہ السلام کی اس حکمت عملی نے ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔

اسی طرح فتح مکہ کے بعد جب حنین کی لڑائی میں مسلمانوں کو عظیم الشان مال غنیمت ملا تو پیغمبر علیہ السلام نے دل کھول کر یہ مال تالیف قلب کے لیے مکہ کے ان قبائلی سرداروں پر خرچ فرمایا جن کا ایمان ابھی تک پختہ نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر خرچ کر کے اپنا احسان رکھا اور یہی احسان ان کے لیے دین میں پختگی کا ذریعہ بن گیا، یہ بھی ایک مناسب حکمت عملی تھی جس کے اثرات فوری طور پر ظاہر ہو گئے اور یہ خطرہ جاتا رہا کہ کہیں یہ نو آموز مسلمان بعد میں اپنے دین سے پلٹ نہ جائیں اور دینی اقتدار کو نقصان نہ پہنچ جائے۔

مکہ مکرمہ جب فتح ہوا تو مکہ والوں نے پیغمبر علیہ السلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو جو اذیتیں پہنچائی تھیں، ان کا بھرپور اور عبرت ناک بدلہ لینے کا یہ اچھا موقع تھا اس لیے بعض پرجوش صحابہ کی زبان سے یہ جملہ بھی نکل گیا تھا کہ آج تو گوشت کاٹنے کا دن ہے لیکن پیغمبر علیہ السلام نے اس دن انتقام کی حکمت عملی نہیں اپنائی بلکہ عفو ودرگزر کی پالیسی اختیار کی اور اعلان فرمایا کہ آج کعبہ کو عزت کا لباس پہنایا جائے گا، پھر اعلانات کیے کہ جو فلاں کے گھر میں آجائے وہ امن میں ہے وغیرہ وغیرہ

آپ کے اس طرز عمل کا اثر یہ ہوا کہ مکہ کے بڑے بڑے وہ سردار جن کی پوری زندگی اسلام دشمنی میں گزری تھی ان کے دل موم ہو گئے اور انہوں نے اسلام قبول کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی غلامی کو برضا ورغبت قبول کر لیا۔

بعثت مبارکہ کے بعد ابتدائی دور میں دو لوگ اسلام کے سخت دشمن تھے جن کا دبدبہ پورے علاقے پر قائم تھا، ایک ابوجہل عمرو ابن ہشام اور دوسرے سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان کے متعلق بارگاہ رب العالمین میں یہ دعا فرمائی کہ اللہ ان دونوں میں جو آپ کو زیادہ پسند ہو اس کو اسلام کی دولت سے عطا کر کے اپنے دین کی عزت کا سامان فراہم فرما دیں، پیر کے دن ظہر کی نماز کے بعد آپ نے یہ دعا کرنی شروع کی تھی اور ہر روز اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے رہے، تیسرے دن یعنی چہارشنبہ کے روز ظہر کے بعد سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ دعا قبول ہو گئی اور آپ حیرت انگیز طور پر اسلام کے دامن میں پناہ لینے آ گئے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد خاندان کے 40 اہم افراد کو اپنے دولت خانے پر دعوت کے لیے بلایا اور بابرکت کھانا کھلانے کے بعد ان کو اسلام کی دعوت پیش کی، اس دعوت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کٹر مخالف ابولہب بھی شریک تھا، اس طرز عمل سے معلوم ہوا کہ غیروں کو اپنے قریب کرنے کے لیے دعوت وغیرہ بھی ایک مؤثر حکمت عملی میں داخل ہے۔

□□□

مغربی بنگال اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کے کمرے پر تنازعہ

ٹی ایم سی کا دھرنا، بی جے پی پر اپوزیشن کی آواز دبانے کا الزام

کولکاتہ:مغربی بنگال اسمبلی میں لیڈر آف اپوزیشن کے لیے کمرہ الاٹ نہ کیے جانے کے معاملے پر جمعہ کو ہنگامہ آرائی دیکھنے کو ملی۔ترنمول کانگریس نے الزام لگایا کہ اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کو اب تک کمرہ نہ دینا جمہوری اداروں کے کام کاج پر سوال کھڑے کرتا ہے۔ اسی معاملے پر اسمبلی میں تعطل کی کیفیت پیدا ہوئی اور ترنمول کانگریس کے اراکین اسمبلی نے اپوزیشن لیڈر کے لیے مجوزہ کمرے کے سامنے دھرنا دیا۔احتجاج میں ترنمول کانگریس کے منتخب کردہ اپوزیشن لیڈر شوبھندیب چٹوپادھیائے، سابق اسمبلی اسپیکر بیمان بنرجی، سابق وزیر پولک رائے اور اروپ رائے سمیت متعدد اراکین اسمبلی شریک ہوئے۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ اقتدار میں موجود بھارتیہ جنتا پارٹی اپوزیشن کی آواز دبانے کی کوشش کر رہی ہے اور جمہوری اصولوں کے ساتھ ادارہ جاتی روایات کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ترنمول کانگریس نے اپنے بیان میں کہا کہ اسمبلی جمہوریت کے تحفظ کا ادارہ ہے لیکن اس کے باوجود اپوزیشن لیڈر کو اب تک کمرہ الاٹ نہیں کیا گیا۔ پارٹی کے مطابق اس کے اراکین اسمبلی کو اسمبلی کی لابی میں بیٹھنے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے، جس سے جمہوری نظام کے طریقۂ کار پر سنجیدہ سوالات پیدا ہو رہے ہیں۔پارٹی کا کہنا ہے کہ اسمبلی سیکریٹریٹ اور اسمبلی اسپیکر کو باقاعدہ خط بھیج کر شوبھندیب چٹوپادھیائے کو اپوزیشن لیڈر مقرر

کیے جانے کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ترنمول کانگریس نے دعویٰ کیا کہ تمام ضروری دستاویزات جمع کرائے جانے کے باوجود معاملہ التوا میں رکھا گیا ہے۔

دوسری طرف اسمبلی سیکریٹریٹ سے وابستہ ذرائع نے اشارہ دیا کہ ابتدائی تجویز یا خط میں یہ واضح نہیں تھا کہ ترنمول کانگریس کے کتنے اراکین اسمبلی نے اس کی حمایت کی یا اس پر دستخط کیے، جس کی وجہ سے انتظامی اعتبار سے اس کی حیثیت پر سوال پیدا ہوئے۔ اس اعتراض کے بعد ترنمول کانگریس اسمبلی پارٹی نے ایک نئی تجویز اسمبلی حکام کو پیش کی، جس پر پارٹی ذرائع کے مطابق 70 اراکین اسمبلی کے دستخط موجود ہیں۔سابق اسمبلی اسپیکر بیمان بنرجی نے اسمبلی سیکریٹریٹ کے مؤقف پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جب بھارتیہ جنتا پارٹی اپوزیشن میں تھی، تب ایسی شرائط عائد نہیں کی گئی تھیں۔ ادھر ممتا بنرجی نے بھی دعویٰ کیا کہ اسمبلی اسپیکر کے انتخاب کے دوران شوبھندیب چٹوپادھیائے کو اپوزیشن لیڈر کے طور پر مدعو کیا گیا تھا، جو ان کے عہدے کو تسلیم کیے جانے کے مترادف ہے۔

بالی گنج سے رکن اسمبلی شوبھندیب چٹوپادھیائے نے خبردار کیا کہ اگر اپوزیشن لیڈر کے کمرے کی الاٹمنٹ میں تاخیر جاری رہی تو پارٹی کے اراکین اسمبلی اپنا احتجاج بھی جاری رکھیں گے۔مغربی بنگال اسمبلی انتخابات میں ترنمول کانگریس کو حالیہ انتخاب میں بڑا نقصان اٹھانا پڑا تھا۔294 رکنی اسمبلی میں پارٹی صرف 80 نشستیں جیت سکی، جبکہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے 207 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔

ورلڈ آرچری میں ہندوستان کا وقار بلند

ویریندر اسچدیوا کی تقرری پر میر فراست علی باقری کی مبارکباد

حیدرآباد،(پریس ریلیز):تلنگانہ بی جے پی کے سابق ترجمان میر فراست علی باقری نے دہلی بی جے پی کے صدر ویریندرا سچدیوا کو ورلڈ آرچری کی جانب سے کامن ویلتھ گیمز کمیٹی کے رکن کے طور پر مقرر کیے جانے پر مبارکباد پیش کی ہے۔اپنے ایک بیان میں میر فراست علی باقری نے اس تقرری کو ہندوستانی اسپورٹس برادری کے لیے ایک اہم اور حوصلہ افزا کامیابی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ نئی ذمہ داری ویریندر سچدیوا کی قائدانہ صلاحیتوں، بصیرت اور تنظیمی قابلیت کا مظہر ہے۔

میر فراست علی باقری نے اس امید کا اظہار کیا کہ مسٹر سچدیوا کی رہنمائی میں ہندوستانی کھیلوں کے ٹیلنٹ کو بین الاقوامی سطح پر مزید شناخت اور احترام حاصل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تقرری عالمی اسپورٹس انتظامیہ میں ہندوستان کی موجودگی کو مضبوط بنانے اور ملک میں کھیلوں کے فروغ میں مثبت کردار ادا کرے گی۔

انہوں نے ویریندر سچدیوا کو نئی ذمہ داری کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ ان کا تجربہ اور قیادت ہندوستانی کھیلوں کو عالمی سطح پر فروغ دینے میں معاون ثابت ہوگی۔

آئی ٹی بی پی کی خواتین ٹیم نے ایورسٹ چوٹی سر کر کے ریکارڈ قائم کیا

نئی دہلی:(یو این آئی) انڈو تبت بارڈر پولیس (آئی ٹی بی پی) کی خواتین ٹیم نے پہلی

بار ایورسٹ کی چوٹی سر کر کے تاریخ رقم کی ہے۔یہ ٹیم 19 اپریل کو آئی ٹی بی پی کے دہلی میں واقع ہیڈکوارٹر سے روانہ ہوئی تھی۔اس میں 11 خاتون کوہ پیماؤں سمیت کل 14 خاتون ارکان شامل تھیں۔آئی ٹی بی پی کی ایک ریلیز کے مطابق، ہندوستان اور نیپال میں مرحلہ وار تربیت کے بعد تمام 11 خاتون کوہ پیماؤں نے نیپال کی جانب سے 'ساؤتھ کول روٹ' سے کامیابی کے ساتھ ایورسٹ کی چوٹی سر کی۔ٹیم نے 21 مئی کی رات 12:52 پر چوٹی پر ہندوستانی پرچم لہرایا۔ کوہ پیما ٹیم نے 8,848 میٹر اونچی اس چوٹی پر پہنچنے کے اس چیلنجنگ مشن میں کم آکسیجن، تیز برفیلی ہواؤں، مشکل موسم اور کٹھن راستوں کے درمیان ہمت، صبر، تال میل اور ذہنی مضبوطی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کامیابی حاصل کی ہے۔یہ مہم نہ صرف خواتین کو بااختیار بنانے کی ایک زندہ مثال ہے، بلکہ اس کے دوران 'سوچھ ہمالیہ-گلیشیر بچاؤ' مہم کے تحت ماحولیاتی تحفظ سے متعلق سرگرمیاں بھی چلائی گئی ہیں۔قابل ذکر ہے کہ آئی ٹی بی پی اب تک 232 کوہ پیمائی مہمات کامیابی کے ساتھ چلا چکی ہے، جن میں ماؤنٹ ایورسٹ پر پانچ کامیاب چڑھائیاں شامل ہیں۔اس کے علاوہ آئی ٹی بی پی کی کوہ پیما ٹیمیں دنیا کی آٹھ ہزار میٹر کی بلندی والی 14 چوٹیوں میں سے چھ بڑی چوٹیوں ماؤنٹ ایورسٹ، کنچن جنگا، مکالو، لہوتسے، دھولاگیری اور مانا سلو پر بھی کامیاب چڑھائی کر چکی ہیں۔

اوڈیشہ: خوفناک سڑک حادثہ میں چھ افراد ہلاک، چار زخمی

بھونیشور:(یو این آئی) اوڈیشہ کے ضلع **گنجم** میں جمعہ کے روز ایک تیز رفتار نجی بس نے آٹو رکشہ کو زوردار ٹکر مار دی، جس کے نتیجے میں ایک ہی خاندان سے تعلق رکھنے والی خواتین اور بچوں سمیت کم از کم چھ افراد جاں بحق جبکہ چار دیگر شدید زخمی ہو گئے۔اطلاعات کے مطابق آٹو رکشہ میں سوار افراد ماں سنگھاسنی شکتی پیٹھ کے درشن کے لیے جا رہے تھے۔آٹو رکشہ میں گنجائش سے زیادہ افراد سوار تھے۔ یہ افسوسناک حادثہ پوروشوتم پور تھانہ علاقے کے لڈا کاٹی ٹریفک جنکشن کے قریب پیش آیا، جہاں مبینہ طور پر بس ڈرائیور کی تیز رفتاری اور لاپرواہی حادثے کی بڑی وجہ بنی۔ حادثے میں تین افراد موقع پر ہی دم توڑ گئے جبکہ شدید زخمی ہونے والے مزید تین زائرین بعد میں قریبی اسپتال میں علاج کے دوران جانبر نہ ہو سکے۔چار دیگر زخمیوں کو بہتر علاج کے لیے برہم پور کے ایم کے سی جی میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا ہے، جہاں ان کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ پولیس کے مطابق بس انتہائی تیز رفتاری سے چلائی جا رہی تھی، جو اس مہلک حادثے کی بنیادی وجہ ہو سکتی ہے۔واقعے کے بعد مقدمہ درج کر لیا گیا ہے جبکہ حادثے کے بعد فرار ہونے والے بس ڈرائیور کی تلاش جاری ہے۔

مرکزی وزیر صنعت و تجارت پیوش گوئل کا دورہ کناڈا

تجارتی معاہدے کی بات چیت میں مثبت پیش رفت کا امکان: فیو

نئی دہلی:(یو این آئی) فیڈریشن آف انڈین ایکسپورٹ آرگنائزیشنز (فیو) نے صنعت و تجارت مرکزی وزیر پیوش گوئل کے آئندہ دورہ کناڈا کو حوصلہ افزا بتاتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دورہ ایسے وقت میں خاص اہمیت رکھتا ہے جب ہندوستان اور کناڈا مجوزہ جامع اقتصادی شراکت داری معاہدے (سیپا) پر بات چیت کو دوبارہ شروع کرنے کی سمت میں سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔دونوں ممالک نے 2030 تک دوطرفہ تجارت کو 50 ارب امریکی ڈالر تک پہنچانے کا ہدف رکھا ہے۔مسٹر گوئل 25 سے 27 مئی تک کناڈا کے دورے پر ہوں گے جہاں وہ سیپا کی بات چیت کو رفتار دیں گے۔اس پیش رفت پر تبصرہ کرتے ہوئے، فیو کے صدر مسٹر ایس سی رلہن نے کہا کہ فیو صنعت و تجارت کے وزیر پیوش گوئل کے دورہ کناڈا کا پرزور خیر مقدم کرتا ہے۔ یہ دورہ اقتصادی روابط کو دوبارہ قائم کرنے اور مجوزہ سیپا پر بات چیت کو تیز کرنے کے لیے دونوں ممالک کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ ہندوستان اور کناڈا زراعت، صاف ستھری توانائی، اہم معدنیات، فوڈ پروسیسنگ، تعلیم اور جدید مینوفیکچرنگ جیسے شعبوں میں ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں، جو دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کو کافی حد تک بڑھا سکتے ہیں۔ مسٹر رلہن نے مزید کہا کہ مجوزہ تجارتی معاہدہ ہندوستانی برآمد کنندگان، خاص طور پر ایم ایس ایم ای کے لیے نئے مواقع کھولے گا۔ یہ مارکیٹ تک رسائی کو بہتر بنا کر، تجارتی عمل کو آسان بنا کر اور ٹیکنالوجی اور اختراع پر مبنی شعبوں میں زیادہ تعاون کی حوصلہ افزائی کر کے ایسا کرے گا۔بدلتے ہوئے عالمی تجارتی منظر نامے اور سپلائی چین کی ازسرنو ترتیب کے درمیان، ہندوستان اور کناڈا کے مضبوط تجارتی تعلقات دونوں ممالک کے لیے اقتصادی لچک اور ترقی میں مثبت تعاون دے سکتے ہیں۔

دہرادون: اسپیشل ٹاسک فورس ہیڈکوارٹر کی ٹیم نے ضلع و مقامی انتظامیہ کی موجودگی میں نقلی دوا بنانے کے الزام میں گروتھ سنٹر سگڈی میں فیکٹری پر چھاپہ مارا۔

کھیل فنڈ کی لوٹ سے کھلاڑیوں کا حوصلہ پست ہوتا ہے: کانگریس

نئی دہلی:(یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ کھلاڑیوں کے لیے بنائے گئے نیشنل اسپورٹس ڈیولپمنٹ فنڈ (این ایس ڈی ایف) کا استعمال آئی اے ایس افسران کی رہائش گاہوں اور ویلفیئر ایسوسی ایشنوں میں اسپورٹس کمپلیکس کی تعمیر پر کیا جا رہا ہے، جس سے کھلاڑیوں کا حوصلہ پست ہو رہا ہے اور حکومت کو اس مبینہ ہیرا پھیری کو فوری طور پر روکنا چاہیے۔ کانگریس کے محکمہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ اگست 2025 میں تعلیم، خواتین، اطفال، نوجوانوں اور کھیلوں سے متعلق پارلیمانی قائمہ کمیٹی (اسٹینڈنگ کمیٹی) نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا کہ این ایس ڈی ایف میں عطیہ کی گئی رقم کا استعمال آئی اے ایس افسران کی رہائش گاہوں اور ویلفیئر ایسوسی ایشنوں میں اسپورٹس کمپلیکس کی تعمیر پر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک صحافی کی تحقیقات میں بابوؤں (افسر شاہوں)

کے لیے بنائی گئی پرتعیش کھیلوں کی سہولیات کا انکشاف ہوا ہے۔ان پروجیکٹوں کو اسی فنڈ سے مالی امداد فراہم کی گئی، جس سے 'ٹارگیٹ اولمپک پوڈیم اسکیم' 'ٹاپس' کو مدد ملتی ہے، جو اولمپک میڈل جیتنے کی صلاحیت رکھنے والے ملک کے بہترین کھلاڑیوں کی مدد کے لیے حکومت کی اہم اسکیم ہے۔ مسٹر رمیش نے کہا کہ ایسے وقت میں جب ملک اولمپک کی مائنٹرنگ اور میزبانی کی امید کر رہا ہے، اس طرح کی "چھوٹی چھوٹی لوٹ" کھلاڑیوں کا حوصلہ توڑتی ہے۔انہوں نے کہا کہ فنڈ کے استعمال کے طریقے کو دیکھتے ہوئے، این ایس ڈی ایف کو ملنے والا عطیہ مالی سال 2023-24 میں 85.26 کروڑ روپے سے گھٹ کر مالی سال 2025-26 میں 37.02 کروڑ روپے رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس فنڈ کا انتظام ایک کونسل کرتی ہے، جس کی صدارت مرکزی وزیر کھیل کرتے ہیں، اس لیے صورتحال کو بہتر بنانا اب ان کی ذمہ داری ہے۔

سی پی ایم نے کیوبا کے خلاف امریکی دھمکیوں پر نکتہ چینی کی

نئی دہلی:(یو این آئی) مارکسی کمیونسٹ پارٹی (سی پی ایم) نے جمعہ کو کیوبا کے خلاف امریکی دھمکیوں پر سخت تنقید کرتے ہوئے اس کی کارروائیوں کو غیر قانونی اور سامراجی قرار دے دیا اور کہا کہ امریکہ سماجوادی ملک کو غیر مستحکم کرنے اور کیوبا انقلاب کے رہنماؤں کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔سی پی ایم نے قومی راجدھانی خطہ میں مرکزی کمیٹی کی میٹنگ میں متفقہ طور پر منظور کی گئی ایک تجویز میں کیوبا کے انقلابی رہنما مسٹر راؤل کاسترو کے خلاف امریکہ کی وزارت انصاف کی طرف سے حال ہی میں اعلان کردہ الزام کی مذمت کی۔سی پی ایم نے ان الزامات کو 'حیران کن اور غیر قانونی' بتایا اور الزام لگایا کہ یہ 1996 میں میامی کی تنظیم برادرز ٹو دی ریسکیو کے طیارے کو کیوبا کی فضائی حدود میں مار گرانے سے جڑے 'جھوٹ اور ہیرا پھیری' پر مبنی تھے۔تجویز میں کہا گیا، "امریکہ کی وزارت انصاف اب تقریباً 30 سال پرانے اس معاملے کو 94 سال کے مسٹر راؤل کاسترو کے خلاف نافذ کر رہا ہے، جو کیوبا کے انقلاب کے سب سے معزز رہنماؤں میں سے ایک ہیں۔ یہ بغیر کسی قانونی بنیاد کے ایک گھٹیا سیاسی قدم ہے اور یہ صاف طور پر کیوبا کے لوگوں کے عزم کو توڑنے میں سامراج کی ناکامی کا نتیجہ ہے۔" بائیں بازو کی پارٹی نے الزام لگایا کہ امریکہ کیوبا پر اس کے سماجوادی نظام کی وجہ سے دباؤ بڑھا رہا ہے اور واشنگٹن پر حکومت بدلنے کا ایجنڈا چلانے کا الزام لگایا۔سی پی ایم نے امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی 21 مئی کی باتوں کا ذکر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ امریکی انتظامیہ کھلے طور پر جزیرائی ملک کے خلاف فوجی کارروائی کی دھمکی دے رہی ہے۔تجویز میں کہا گیا، "سامراج اب جزیرے میں فوجی مداخلت کرنا چاہتا ہے، جس سے انسانی تباہی ہوگی کیونکہ کیوبا کے لوگ ہر قیمت پر اپنے ملک کا دفاع کریں گے۔" سی پی ایم نے کیوبا کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ کیوبا کے لوگوں اور کیوبا کے انقلاب کی قیادت کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے، جو سب سے مشکل وقت میں بھی مضبوط اور متحد رہی ہے۔پارٹی نے ہندوستان کے لوگوں سے بھی اپیل کی کہ وہ مسٹر راؤل کاسترو کی توہین اور قبرص پر حملے کی کوششوں کے خلاف آواز اٹھائیں۔ قابل ذکر ہے کہ کیوبا اور امریکہ کے درمیان دہائیوں سے کشیدہ تعلقات رہے ہیں، جو 1959 میں مسٹر فیدل کاسترو کی قیادت میں ہونے والے کیوبا کے انقلاب کے بعد نظریاتی اختلافات کی وجہ سے بنے ہیں۔کیوبا پر امریکہ کی اقتصادی پابندی طویل عرصے سے بین الاقوامی تنقید کا موضوع بنی ہوئی ہے، جس میں ہندوستان سمیت کئی ممالک نے اسے ہٹانے کا مطالبہ کرنے والی اقوام متحدہ کی تجاویز کی بار بار حمایت کی ہے۔

پٹنہ:وزیر اعلیٰ کے بنگلہ کے پاس ملی شراب کی ممنوعہ بوتلیں، حزب اختلاف نے کیا طنز، شراب بند کرنے کا کیا مطالبہ۔

راجستھان حکومت کے پانی، بجلی اور روزگار کے شعبے میں نمایاں کام: بھجن لال

ڈونگرپور:(یو این آئی) راجستھان کے وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے کہا ہے کہ ریاستی حکومت نے روڈ میپ بنا کر ریاست میں پانی، بجلی اور روزگار کے شعبوں میں نمایاں کام کیے ہیں۔مسٹر شرما جمعرات کی دیر رات ڈونگرپور کے دھمبولا گاؤں میں گرام وکاس چوپال پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔انہوں نے کہا کہ آبپاشی اور پینے کے پانی کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے مختلف منصوبوں کو زمین پر اتارا جا رہا ہے، وہیں توانائی کی پیداوار میں اضافہ کر کے 26 اضلاع کے کسانوں کو دن میں بجلی دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت نوجوانوں کو خود روزگار کے لیے قرض کی سہولت فراہم کر رہی ہے، وہیں چار لاکھ نوجوانوں کو سرکاری نوکری دینے کا عزم بھی

پورا کیا جائے گا۔بھرتی امتحانات مکمل شفافیت کے ساتھ منعقد کیے جا رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ وکست گرام وارڈ مہم کے تحت گاؤں اور شہروں کی ہمہ جہت ترقی کے لیے روڈ میپ تیار کیا جا رہا ہے۔جس سے مقامی سطح پر دستیاب وسائل کا صحیح استعمال کر کے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع بھی فراہم کیے جائیں گے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مقامی پیداوار کے مطابق پروسیسنگ یونٹس کے قیام سے ہمارا کسان بااختیار بنے گا۔انہوں نے کہا کہ محکمہ زراعت اور باغبانی کی مختلف اسکیموں کا فائدہ اٹھا کر کسان طبقے کو اضافی آمدنی کے نئے مواقع پیدا کرنے چاہئیں۔انہوں نے کہا کہ ریاست میں ڈیری اور کوآپریٹیو سیکٹر کو مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ دودھ کی پروسیسنگ اکائیوں کی صلاحیت بڑھائی جا رہی ہے۔

راجستھان ہائی کورٹ کا حکومت کو جھٹکا

بلدیاتی انتخابات مؤخر کرنے کی درخواست مسترد

جے پور:راجستھان ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو بڑا جھٹکا دیتے ہوئے بلدیاتی اور پنچایتی انتخابات مزید مؤخر کرنے کی مانگ مسترد کر دی ہے۔ عدالت نے ریاستی حکومت اور ریاستی انتخابی کمیشن کو ہدایت دی ہے کہ 31 جولائی تک شہری بلدیاتی اداروں اور پنچایتوں

کے انتخابات مکمل کرائے جائیں۔کارگزار چیف جسٹس ایس پی شرما کی سربراہی والی ڈویژن بنچ نے او بی سی کمیشن کو بھی ہدایت دی کہ وہ انتخابی عمل میں پیش رفت کے لیے 20 جون تک اپنی رپورٹ پیش کرے۔عدالت نے 11 مئی کو اس معاملے کی سماعت مکمل ہونے کے بعد فیصلہ محفوظ رکھ لیا تھا، جسے اب سنایا گیا ہے۔اس سے قبل 14 نومبر 2025 کو 439 عرضیوں پر سماعت کے دوران راجستھان ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو 15 اپریل 2026 تک پنچایت اور مقامی بلدیاتی اداروں کے انتخابات مکمل کرانے کی ہدایت دی تھی۔تاہم حکومت مقررہ وقت کے اندر انتخابی عمل مکمل نہ کرا سکی، جس کے بعد عدالت سے مزید وقت مانگا گیا تھا۔

ووٹرز 23 مئی سے اپنا نام ووٹر لسٹ میں ضرور چیک کریں: الیکشن آفیسر

رانچی:(یو این آئی) جھارکھنڈ کے چیف الیکشن آفیسر مسٹر کے روی کمار نے جھارکھنڈ کے تمام ووٹرز سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے پولنگ اسٹیشن پر 23 مئی سے جا کر ان میپڈ ووٹر لسٹ میں اپنا نام ضرور چیک کریں۔مسٹر کمار نے کہا کہ ریاست کے تمام اسمبلی حلقوں کے ہر پولنگ اسٹیشن پر 23 مئی سے اگلے 2 ہفتوں تک یہ لسٹ آویزاں کی جائے گی۔اس لسٹ میں ان میپڈ ووٹرز کے ساتھ ساتھ ان کے بی ایل او کا نام اور فون نمبر بھی دستیاب رہے گا۔مسٹر کمار نے کہا ہے کہ موجودہ ووٹر لسٹ کے ووٹرز کی گزشتہ جامع نظرثانی کی ووٹر لسٹ سے میپنگ کرنا ووٹر لسٹ کی جامع نظرثانی پروگرام کا ایک اہم عمل ہے۔انہوں نے بتایا کہ جن ووٹرز کی میپنگ ہو جاتی ہے، انہیں ایس آئی آر کے عمل میں کسی دوسرے قسم کی دستاویزات نہیں دینے ہوں گے۔انہوں نے کہا کہ ان میپڈ ووٹر لسٹ کی اشاعت کے سلسلے میں تمام بی ایل او اپنے پولنگ اسٹیشنوں کی تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے بی ایل اے کے ساتھ ضرور میٹنگ کریں۔مسٹر کمار نے کہا کہ تمام ووٹرز اپنے پولنگ اسٹیشنوں پر ضرور جائیں اور ان میپڈ ووٹر لسٹ میں اپنا نام ضرور چیک کریں۔جن کا اس لسٹ میں نام ہو وہ اپنے بی ایل او سے رابطہ کر کے اپنے نام کی میپنگ کرا لیں۔

ٹی ایم سی ممبر نے گرفتاری سے بچنے کیلئے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا

کولکتہ:(یو این آئی) دلیپ منڈل نے اپنی ممکنہ گرفتاری سے بچنے کے لیے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ان کے خلاف متعدد ایف آئی آر درج ہیں اور انہیں خدشہ ہے کہ اس سلسلے میں کسی بھی وقت انہیں حراست میں لیا جا سکتا ہے۔ان کے وکیل نے یہ معاملہ جج سوگت بھٹاچاریہ کی عدالت کے سامنے پیش کیا، جس پر عدالت نے جمعہ کو درخواست دائر کرنے کی اجازت دے دی۔ قابل ذکر ہے کہ اسمبلی انتخابات کے نتائج کے اعلان کے بعد سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی، جس میں مبینہ طور پر رکن اسمبلی کو دھمکی آمیز بیانات دیتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔اس کے بعد سے وہ تنازعے میں گھر گئے تھے۔ویڈیو میں مبینہ طور پر دلیپ منڈل کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ "میں نے 15 سال تک بہت صبر و تحمل سے کام لیا، میں نے امن برقرار رکھا، لیکن اب ایسا مزید نہیں چلے گا۔" ان پر مبینہ طور پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے کارکنوں اور حامیوں کو کھلے عام دھمکانے کا بھی الزام ہے۔ تاہم، اس ویڈیو کی صداقت کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ویڈیو وائرل ہونے کے بعد ترنمول رکن اسمبلی کے خلاف کئی مقدمات درج کیے گئے۔ پولیس نے 14 مئی کو ریپڈ ایکشن فورس (آر اے ایف) اہلکاروں کے ساتھ مل کر پایلان میں واقع منڈل کی رہائش گاہ پر تلاشی مہم چلائی، جس سے علاقے میں کشیدگی پیدا ہو گئی۔ تلاشی کے دوران مبینہ طور پر گھر کے اندر متعدد لگژری گاڑیاں، سوئمنگ پول، جھولے اور قیمتی لکڑی کا فرنیچر ملا۔ذرائع کے مطابق گھر میں ایک غار نما ڈھانچہ بھی موجود تھا۔چھاپے کے بعد سے منڈل لاپتہ بتائے جا رہے ہیں اور پولیس ان کی تلاش میں مصروف ہے۔ ریاستی پولیس ٹاسک فورس اور ڈائمنڈ ہاربر ضلعی پولیس کی مشترکہ کارروائی میں 17 مئی کو بنگالی اور فریزر گنج علاقوں سے ان کے بیٹے ارگیا منڈل اور پانچ دیگر افراد کو گرفتار کیا گیا۔

اُتم نگر، ترون قتل معاملے میں بے قصور نوجوان عمران بنٹی رہا

جمعیۃ علماء ہند کی پیروی پر محکمہ پولس کو عدالت کی پھٹکار، عیدالاضحیٰ سے قبل اہل خانہ کیلئے بڑی خوشی

نئی دہلی،(صحافت بیورو):مغربی دہلی کے اُتم نگر قتل معاملہ (ایف آئی آر نمبر 122/26) میں دوارکا عدالت نے بے قصور نوجوان عمران عرف بنٹی ولد سیفی محمد کی فوری رہائی کا حکم دیا ہے۔ اسے محض ہم نام ہونے کی بنیاد پر گرفتار کرلیا گیا تھا، وہ گزشتہ تین ماہ سے بے قصور بند تھا۔ مقدمہ کی پیروی جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر جمعیۃ کے وکیل ایڈووکیٹ عبد الغفار نے کی۔ عدالتی کارروائی کے مطابق 5 مارچ2026 کو زخمی مان سنگھ کے بیان پر مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ بعد ازاں زخمی ترون کی موت کے بعد صورتحال یکسر بدل گئی۔ مقتول کی والدہ کی شکایت پر متعدد افراد کے نام سامنے آئے جن میں 'عمران' کا نام بھی شامل تھا۔ اسی بنیاد پر عمران عرف بنٹی کو 8 مارچ2026 کو اُتم نگر سے گرفتار کرلیا گیا۔ بعد کی تفتیش، متعدد گواہوں کے بیانات اور سی سی ٹی وی فوٹیج کے تجزیہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عمران عرف بنٹی واردات میں شامل نہیں تھا بلکہ معاملہ کسی دوسرے عمران، یعنی ملزم عمران ولد عمر دین سے متعلق تھا۔ عدالت نے اپنے حکم میں واضح طور پر کہا کہ عمران عرف بنٹی کے خلاف کوئی بھی قابلِ اعتبار یا مجرمانہ ثبوت موجود نہیں ہے، اس لیے اس کے خلاف کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ عدالت نے اس کی فوری رہائی کا حکم صادر کیا۔ عدالت نے اپنے سخت ریمارکس میں یہ بھی کہا کہ باوجود کہ عمران عرف بنٹی غلط شناخت کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا تھا اور غیر قانونی حراست میں ہے، اس کی رہائی کے لیے بروقت اقدامات نہیں کیے گئے۔ عدالت نے اس معاملہ کو سنگین قرار دیتے ہوئے حکم کی نقل جوائنٹ کمشنر آف پولیس کو بھی ارسال کرنے کی ہدایت دی تاکہ خاطی پولیس محکمہ کے خلاف ضروری کارروائی کی جاسکے۔

واضح رہے کہ جمعیۃ علماء ہند نے ترون قتل کے بعد پیدا ہونے والے پرتشدد حالات پر جہاں نوجوان کے قتل پر دکھ کا اظہار کیا تھا، وہیں جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی کی سربراہی میں ایک وفد نے جوائنٹ پولیس کمشنر سے ملاقات کرکے امن و امان کی بحالی، فرقہ وارانہ کشیدگی کو روکنے اور مقامی بے قصور مسلمانوں کو ہراساں نہ کیے جانے کے تعلق سے میمورنڈم بھی پیش کیا تھا۔ بعد ازاں جب عمران بنٹی کو گرفتار کیا گیا تو اس کے والد کی درخواست پر ایڈووکیٹ مولانا نیاز احمد فاروقی کی نگرانی میں نوجوان کو فوری قانونی امداد فراہم کی گئی۔

والد سیفی محمد نے اداکیاصدر جمعیۃ مولانا محمود مدنی کا شکریہ

اُتم نگر قتل معاملے میں گرفتار کئے گئے عمران عرف بنٹی کی بے گناہی اور رہائی کی خبر سے اہل خانہ نے بڑی راحت کی سانس لی ہے۔ گویا عیدالاضحیٰ کے موقع پر متاثرہ خاندان کے لیے دہری عید ہوگی۔ اس موقع پر عمران عرف بنٹی ولد سیفی محمد کے والد سیفی محمد نے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود مدنی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جمعیۃ علماء کی پوری قانونی ٹیم کی کامیاب پیروی کی ستائش کی ہے۔ متاثرہ کے والد کا کہنا ہے کہ میرا بیٹا بے گناہ تھا اور اسی لئے ہم نے جمعیۃ علماء سے عدالت میں پیروی کی درخواست کی اور جمعیۃ کی ماہر قانونی ٹیم کی کامیاب پیروی کے نتیجے میں آج ہمارا بیٹا بے قصور رہا ہو رہا ہے۔

ملک کے معاشی فیصلوں میں بڑھ رہا ہے سی ایم اے کا کردار: سندھو

پیشہ ورانہ زندگی میں ایمانداری اور اعتماد برقرار رکھنا سب سے ضروری ہے: سوکانت مجمدار

نئی دہلی،(صحافت بیورو):دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر ترنجیت سنگھ سندھو نے جمعہ کو کہا کہ تجارت، حکمرانی اور معیشت تیزی سے بدل رہی ہے اور ایسے وقت میں کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس (سی ایم اے) جیسے اداروں کا کردار مزید اہم ہوگیا ہے۔ آئی سی ایم اے آئی نے آج یہاں 13ویں نیشنل اسٹوڈنٹ کنووکیشن 2026 کا انعقاد کیا جس میں ملک بھر سے1,200 سے زیادہ لوگوں نے حصہ لیا۔ پروگرام میں نئے کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس (سی ایم اے)، رینک ہولڈرز، اساتذہ، صنعت کے نمائندے، پالیسی ساز، پیشہ ور ارکان اور سرپرست شامل ہوئے۔ اس دوران وکست بھارت2047 کے وژن کے تحت ملک کی اقتصادی ترقی، مالیاتی شفافیت اور بہتر انتظامی نظام میں سی ایم اے پیشے کے بڑھتے ہوئے کردار کو سامنے رکھا گیا۔ مسٹر سندھو نے کہا کہ تجارت، حکمرانی اور معیشت تیزی سے بدل رہی ہے۔ ایسے وقت میں آئی سی ایم اے آئی جیسے اداروں کا کردار اور بھی اہم ہوگیا ہے۔ آج کے سی ایم اے صرف ریکارڈ رکھنے یا بیلنس شیٹ تیار کرنے تک محدود نہیں ہیں، بلکہ کمپنیوں اور اداروں کے بڑے فیصلوں میں بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جدید سی ایم اے کو فنانس کے ساتھ ساتھ بزنس ماڈل، آپریشنز، رسک مینجمنٹ، کارکردگی اور حکمت عملی کی سمجھ بھی ہونی چاہیے۔ آج کے پیشہ ور افراد سرمایہ کاری، قیمتوں کے تعین، توسیع اور طویل مدتی منصوبہ بندی جیسے اہم موضوعات پر بھی کام کر رہے ہیں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے طلبہ سے ایمانداری اور پیشہ ورانہ اقدار کو برقرار رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ساکھ ہی اس پیشے کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکنالوجی، ڈیٹا اور آرٹیفیشل انٹیلی جنس تیزی سے اس شعبے کو بدل رہے ہیں اور آنے والا وقت انہی پیشہ ور افراد کا ہوگا جو نئی ٹیکنالوجیز کے ساتھ خود کو ڈھال پائیں گے۔ شمال مشرقی خطے کی ترقی کے

ریاستی وزیر ڈاکٹر سوکانت مجمدار نے طلبہ کو 'ہندوستانی معیشت کے مالیاتی واریئرز' قرار دیتے ہوئے کہا کہ سی ایم اے ملک کو دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بنانے اور وکست بھارت 2047 کے ہدف کو حاصل کرنے میں بڑا کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آئی سی ایم اے آئی گزشتہ کئی دہائیوں سے ملک میں مالیاتی ڈسپلن، لاگت کے کنٹرول اور شفافیت کو مضبوط کرنے کا کام کررہا ہے۔ آج یہ پیشہ ہندوستان کی مینوفیکچرنگ گروتھ، جی ایس ٹی اصلاحات اور آتم نربھر بھارت جیسی پہل کے مرکز میں ہے۔ انہوں نے طلبہ کو اے آئی، بگ ڈیٹا اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کو اپنانے کا مشورہ دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ پیشہ ورانہ زندگی میں ایمانداری اور اعتماد برقرار رکھنا سب سے ضروری ہے۔

راجدھانی میں ہریالی کے فروغ کے لیے مسلسل کام کررہی ہے حکومت: وزیر اعلیٰ

نئی دہلی،(صحافت بیورو) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے جمعہ کو کہا کہ دہلی حکومت اور نگر نگم مل کر راجدھانی میں زیادہ سے زیادہ ہریالی کے فروغ، پارکوں کی جدید کاری اور عوامی سہولیات کی توسیع کے لیے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ محترمہ گپتا نے آج براڑی اسمبلی حلقہ کے مکھمیل پور گاؤں میں تقریباً تین ایکڑ پر بننے والے ایک آکسیجن پارک کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ پارک مقامی لوگوں کو ہریالی، صحت، تفریح اور سماجی سرگرمیوں کے لیے بہتر عوامی جگہ فراہم کرے گا۔ انہوں نے بتایا کہ پارک کی تعمیر کے لیے محکمہ جنگلات نے ایک کروڑ روپے منظور کیے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے ایم ایل اے فنڈ سے بھی ایک کروڑ روپے اضافی دینے کا اعلان کیا۔ انہوں نے حکام کو ہدایت دی کہ پارک کو جدید ترین سہولیات سے آراستہ، پرکشش اور دہلی کے بہترین پارکوں میں شامل ہونے کے قابل بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ دہلی کی تعمیر میں جدید بنیادی ڈھانچے کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ اور شہریوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا بھی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ مکھمیل پور میں تیار ہونے والا یہ پارک نہ صرف ایک سرسبز علاقہ ہوگا بلکہ یہ مقامی شہریوں کے لیے صحت، سماجی ہم آہنگی اور مثبت طرز زندگی کا مرکز بنے گا۔ دہلی حکومت اور نگر نگم مل کر راجدھانی میں زیادہ سے زیادہ ہریالی کی ترقی، پارکوں کی جدید کاری اور عوامی سہولیات کی توسیع کے لیے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ بڑھتی ہوئی شہری آبادی کے درمیان ایسی عوامی جگہیں شہریوں کو فطرت سے جوڑنے، تناؤ سے پاک ماحول فراہم کرنے اور صحت مند طرز زندگی کی حوصلہ افزائی کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پروجیکٹ مکمل ہونے کے بعد مکھمیل پور کے ساتھ ساتھ جند پور، بخت آور پور، ہرنکی اور آس پاس کے علاقوں کے ہزاروں لوگوں کو اس کا فائدہ ملے گا۔ بچوں، خواتین، بزرگ شہریوں اور نوجوانوں کے لیے یہ پارک سیر، ورزش، یوگا، تفریح اور سماجی سرگرمیوں کا ایک مثالی مرکز بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس سال دہلی حکومت 70 لاکھ سے زیادہ درخت لگانے کا ہدف لے کر چل رہی ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ آکسیجن پارک، شجر کاری مہم اور ماحولیاتی تحفظ سے جڑے دیگر اقدامات دہلی کو زیادہ صاف ستھرا، سرسبز اور رہنے کے قابل راجدھانی بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

دہلی حکومت نے پانی-سیور انفراسٹرکچر چارج میں دی راحت

آئی ایف سی پر50 فیصد نیز جی اور ایچ زمرے کی کالونیوں میں70 فیصد تک ملے گی چھوٹ، چھوٹے خاندانوں کو براہ راست فائدہ پہنچنے کا دعویٰ

نئی دہلی،(صحافت بیورو) وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے جمعہ کو کہا کہ حکومت نے عام شہریوں، رہائشی خاندانوں، اداروں اور صنعتوں کو بڑی راحت دی ہے جس سے ایف زمرے کی کالونیوں میں انفراسٹرکچر چارجز (آئی ایف سی) پر50 فیصد نیز جی اور ایچ زمرے کی کالونیوں میں70 فیصد تک کی چھوٹ ملے گی۔ محترمہ گپتا نے آج یہاں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ آئی ایف سی صرف نئے تعمیری منصوبوں یا کسی جائیداد میں اضافی تعمیر پر ہی لاگو ہوگا۔ جن ری ڈیولپمنٹ منصوبوں میں پانی کی مانگ نہیں بڑھتی ہے، ان پر آئی ایف سی نہیں لگایا جائے گا۔ اس کے علاوہ، غیر-ایف اے آر اور کھلے و بنا ڈھکے ہوئے علاقوں کو پانی کی مانگ اور آئی ایف سی کے حساب کتاب میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی حکومت کا مقصد شہریوں کو راحت فراہم کرنا، بنیادی سہولیات کو مضبوط کرنا اور پانی کے انتظام، سیوریج ٹریٹمنٹ اور ماحولیاتی تحفظ کے شعبے میں دہلی کو ایک مثالی ماڈل کے طور پر قائم کرنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نے الگ الگ زمرے کی کالونیوں اور ضرورت مند طبقات کو خصوصی راحت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ای اور ایف زمرے کی کالونیوں میں آئی ایف سی پر50 فیصد اور جی اور ایچ زمرے کی کالونیوں میں70 فیصد تک کی چھوٹ ملے گی۔ اس کے علاوہ،200 مربع میٹر سے بڑے پلاٹ پر بنی 50 مربع میٹر یا اس سے چھوٹی رہائشی اکائیوں کو اضافی50 فیصد رعایت دی جائے گی، جس سے چھوٹے خاندانوں اور متوسط طبقے کو براہ راست فائدہ پہنچے گا۔ مذہبی مقامات اور دفعہ12 اے بی کے تحت رجسٹرڈ فلاحی اداروں کو بھی پانی اور سیور آئی ایف سی پر اضافی50 فیصد چھوٹ دی جائے گی۔ وہیں، ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دینے کے لیے زیرو لیکویڈ ڈسچارج نظام اپنانے والے اداروں اور کاروباری اداروں کو سیور آئی ایف سی میں50 فیصد تک کی رعایت فراہم کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ یہ رعایت صرف انہی اداروں اور کاروباری اداروں کو ملے گی، جہاں مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) اور دہلی آلودگی کنٹرول کمیٹی (ڈی پی سی سی) کے مقررہ معیارات کے مطابق زیرو لیکویڈ ڈسچارج (زیڈ ایل ڈی) پر مبنی سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ قائم اور پوری طرح فعال ہو۔ اگر جانچ کے دوران ایس ٹی پی بند یا کام نہ کرتا پایا گیا تو دی گئی چھوٹ واپس لے لی جائے گی اور چھوٹ کی رقم پر روزانہ 0.05 فیصد کی شرح سے جرمانہ بھی لگایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ طویل عرصے سے انفراسٹرکچر چارج کی وجہ سے لوگوں پر اضافی معاشی بوجھ پڑ رہا تھا۔ گھر بنانے یا اپنے مکان میں نئی تعمیر کرانے پر خاندانوں کو لاکھوں روپے تک فیس دینی پڑتی تھی، جس سے انہیں کافی پریشانی ہوتی تھی۔ اسے دیکھتے ہوئے دہلی حکومت نے پورے نظام کا جائزہ لیا اور اسے مزید سادہ، شفاف اور عام لوگوں کے مفاد میں بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پالیسی نافذ ہونے کے بعد دہلی میں گھر بنانا اور ترقیاتی منصوبوں کو آگے بڑھانا آسان ہوگا اور شہریوں کو لاکھوں روپے کی براہ راست راحت حاصل ہوگی۔ حکومت ترقی کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتی ہے، نہ کہ شہریوں پر اضافی مالی بوجھ ڈالنا۔ اس موقع پر دہلی کے وزیر پرویش صاحب سنگھ نے بتایا کہ برسوں تک پچھلی عام آدمی پارٹی کی حکومت نے آئی ایف سی نظام کو دہلی والوں کیلئے راحت کا ذریعہ بنانے کے بجائے ہراساں کرنے کا ایک اوزار بنا دیا تھا۔ جو فیس پہلے مناسب اور عملی تھی، اسے استعمال پر مبنی حساب کتاب سے ہٹا کر پیچیدہ رقبہ پر مبنی حساب کتاب کا نظام نافذ کرکے 6 سے 7 گنا تک بڑھا دیا گیا۔ گھر بنانے کی کوشش کر رہے عام خاندانوں کو20-15 لاکھ روپے یا اس سے بھی زیادہ کا مطالبہ تھما دیا جاتا تھا۔ لوگ بلٹ-اپ ایریا، ایف اے آر، بالکونی، سیڑھیوں اور مختلف پیرامیٹرز سے جڑے الجھاؤ والے قوانین میں پھنس جاتے تھے۔ اس سے بدعنوانی، ہراسانی اور سرکاری دفاتر کے ان گنت چکر لگانے کی مجبوری پیدا ہوئی۔ شہریوں کی مدد کرنے کے بجائے پورا نظام ایسا بنا دیا گیا تھا، جو انہیں مشکلات میں دھکیلتا تھا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہماری حکومت نے اب اس نظام کو پوری طرح بدل دیا ہے۔ آئی ایف سی کے عمل کو سادہ، شفاف اور منصفانہ بنایا ہے۔

سی بی آئی نے اسسٹنٹ کمشنر کو رشوت کے معاملے میں گرفتار کیا

نئی دہلی،(صحافت بیورو) مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) نے جمعہ کو پشپ وہار کے ایشین مارکیٹ میں محکمہ خوراک و رسد کے ایک اسسٹنٹ کمشنر کو رشوت کے ایک معاملے میں گرفتار کیا۔ ملزم کی شناخت ونود کمار کے طور پر ہوئی ہے۔ ایجنسی نے20 مئی کو کمار کے خلاف معاملہ درج کیا تھا۔ ایجنسی کے مطابق کمار نے 475 راشن کارڈوں کی الاٹمنٹ/تقسیم کے لیے ہر راشن کارڈ پر100 روپے کی غیر قانونی رشوت مانگی تھی۔ سی بی آئی کے ایک اہلکار نے کہا، "یہ بھی الزام ہے کہ شکایت کنندہ کی دکان سمیت آس پاس کی ہر دکان کو تقریباً120 راشن کارڈ الاٹ کرنے کی تجویز تھی۔ اس کے مطابق شکایت کنندہ سے مانگی گئی کل رقم تقریباً12 ہزار روپے تھی۔ سی بی آئی نے جال بچھا کر ملزم اسسٹنٹ کمشنر کو شکایت کنندہ سے10 ہزار روپے مانگتے اور لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ معاملے کی جانچ جاری ہے۔

ونیش کو وجہ بتاؤ نوٹس پر دہلی ہائی کورٹ نے کشتی فیڈریشن کی لگائی لتاڑ

'فیڈریشن جس طرح سے من مانے قوانین بنا کر کھلاڑیوں پر تادیبی کارروائیاں کررہی ہے، اس پر حکومت آنکھیں بند کرکے خاموش بیٹھی ہے'

نئی دہلی،(صحافت بیورو) دہلی ہائی کورٹ نے بین الاقوامی سطح کی پہلوان ونیش فوگاٹ کو جاری کئے گئے وجہ بتاؤ نوٹس پر سخت اعتراض ظاہر کرتے ہوئے جمعہ کو ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کے طریقہ کار پر شدید برہمی کا اظہار کیا ہے اور اسے سخت پھٹکار لگائی ہے۔ عدالت نے ڈبلیو ایف آئی کی پہلوان ونیش فوگاٹ کو جاری کیے گئے وجہ بتاؤ نوٹس پر سخت اعتراض ظاہر کیا ہے، جس میں فیڈریشن نے پیرس اولمپکس کے فائنل میں وزن بڑھنے کی وجہ سے ان کے نااہل ہونے کے واقعے کو 'قومی شرمندگی' قرار دیا تھا۔ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس، جسٹس دیویندر کمار اپادھیائے اور جسٹس تجس کاریا کی بنچ نے فیڈریشن کے اس رویے کو انتہائی غیر حساس اور انتقام کے جذبے سے متاثر قرار دیا۔ معاملے کی سماعت کے دوران بنچ نے کشتی فیڈریشن کے وکیل سے پوچھا کہ کیا آپ اس طرح ملک میں کشتی اور کھلاڑیوں کی خدمت کر رہے ہیں؟ فائنل میں پہنچنے کے بعد اس خاتون کے ساتھ ایک افسوسناک حادثہ ہوا اور آپ نے اسے 'قومی شرمندگی' لکھ دیا؟ کیا ہمارا پورا ملک اپنی ایک مایہ ناز کھلاڑی کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا ہے؟ عدالت نے فیڈریشن کو وارننگ دی کہ وہ کھلاڑیوں کے خلاف انتقامی کارروائی کرنا فوری طور پر بند کرے۔ ونیش فوگاٹ نے زچگی کی چھٹی کے بعد رنگ میں واپسی کرتے ہوئے آئندہ ایشیائی کھیلوں کے سلیکشن ٹرائلز میں شامل ہونے کی اجازت کیلئے عدالت سے رجوع کیا ہے، جس کی فیڈریشن مخالفت کررہی تھی۔ عدالت نے اس معاملے میں مرکزی حکومت اور وزارت کھیل کے موقف پر بھی سوال اٹھائے۔ عدالت نے کہا کہ فیڈریشن جس طرح سے من مانے قوانین بنا کر کھلاڑیوں پر تادیبی کارروائیاں کررہی ہے، اس پر حکومت آنکھیں بند کرکے خاموش بیٹھی ہے۔ عدالت نے صاف اشارہ دیا ہے کہ کھلاڑیوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے وہ ونیش فوگاٹ کو آئندہ سلیکشن ٹرائلز میں شامل کرنے کے حوالے سے جلد ہی ایک رسمی حکم جاری کریں گے۔

حکومت کا ہیٹ ویو ایکشن پلان پوری طرح غائب: دیویندر

نئی دہلی،(صحافت بیورو) دہلی پردیش کانگریس صدر دیویندر یادو نے جمعہ کو کہا کہ قومی راجدھانی کے کئی علاقوں میں درجہ حرارت46 ڈگری سیلسیس سے اوپر پہنچ چکا ہے، لیکن حکومت کا ہیٹ ویو ایکشن پلان زمینی سطح پر پوری طرح غائب دکھائی دے رہا ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ کھلے میں کام کرنے والے تعمیراتی مزدور، دیہاڑی مزدور، سڑک اور فیلڈ میں روزی روٹی کمانے والے لوگ جھلسانے والی گرمی میں کام کرنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 25 اپریل کو جس ہیٹ ویو ایکشن پلان کا اعلان کیا گیا تھا، وہ صرف دستاویزات تک محدود رہ گیا اور اس کا کوئی حقیقی نفاذ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی میں مئی کے مہینے کی راتوں کا درجہ حرارت بھی گزشتہ14 برسوں میں سب سے زیادہ درج کیا گیا ہے۔ بجلی کی کٹوتی اور پانی کی قلت نے لوگوں کی پریشانیاں اور بڑھا دی ہیں، جبکہ حکومت اس بحران پر پوری طرح لاپرواہ بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے دہلی حکومت سے تعمیراتی مزدوروں اور غریب طبقے کے لوگوں کو مفت راشن اور مالی امداد فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب سرکاری ملازمین کو گھر سے کام کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے تو شدید گرمی میں کام کرنے والے دیہاڑی دار مزدوروں کو بھی معاوضہ ملنا چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کی طرف سے اعلان کردہ کول روم، واٹر اے ٹی ایم، بس اسٹاپ شیلٹر اور مزدوروں کے لیے امدادی اقدامات اب تک نافذ نہیں کیے گئے ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ شدید گرمی کے دوران ضروری کام ہونے پر ہی گھر سے باہر نکلیں۔

بھوجشالہ کمال مولی مسجد پر مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کا فیصلہ انصاف سے تشنہ

شاہی فتحپوری مسجد میں خطبۂ جمعہ کے دوران مولانا مفتی مکرم احمد کا خطاب

نئی دہلی،(صحافت بیورو): شاہی امام مسجد فتح پوری مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے جمعہ کی نماز سے قبل خطاب میں مسلمانوں سے اپیل کی کہ یوم عرفہ کا روزہ ضرور رکھیں نیز ایام تشریق میں تکبیرات کا اہتمام کریں اور ملت اسلامیہ کے لیے دعا کریں۔ مسجد فتح پوری میں نماز عیدالاضحیٰ 28 مئی بروز جمعرات صبح سوا سات بجے ادا کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ قربانی کے ایام میں اللہ تعالیٰ کو قربانی ہی پسند ہے جن پر قربانی واجب ہو وہ اس کی ادائیگی ضرور کریں یہ سنت ابراہیمی بھی ہے اور سنت محمدی بھی ہے قربانی مالی عبادت ہے جو شخص مالک نصاب ہو حاجت اصلیہ کے علاوہ200 درہم چاندی یعنی613 گرام چاندی کا مالک ہو یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت200 درہم کو پہنچتی ہو تو وہ غنی ہے اس پر قربانی واجب ہے۔ قربانی مرد پر بھی واجب ہے عورت پر بھی۔ مفتی مکرم نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ عیدالاضحیٰ کی نماز اخلاص اور اسلامی شان و شوکت کے ساتھ ادا کریں قانونی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے قربانی کو انجام دیں صفائی ستھرائی اور سماجی آداب کا خیال رکھیں۔ شدید گرمی کا موسم ہے قربانی کا گوشت مساکین اور احباب کو دینے میں تاخیر نہ کریں قربانی کسی بند جگہ پر کریں فوٹو اور ویڈیو ہرگز نہ بنائیں قربانی عبادت ہے اس کو تماشہ یا ریاکاری کا ذریعہ نہ بنائیں قربانی کا فضلہ اور باقیات کو بازار میں نہ ڈالیں بلکہ پیک کرکے کوڑے خانے میں ڈالیں ورنہ آوارہ کتے اسے جگہ جگہ پھیلا دیتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ حکومت عید الاضحیٰ پر مکمل انتظامات کرے گی تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہو۔ مفتی مکرم نے دھار میں بھوج شالہ کمال مولا مسجد کے بارے میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے فیصلے پر شدید تشویش اور حیرت کا اظہار کرتے ہوئے اسے انصاف کے تقاضوں کے برخلاف بتایا انہوں نے کہا کہ جو جگہ صدیوں سے مسجد ہے اور وہاں مندر ہونے کا کوئی ثبوت بھی نہیں ہے پھر بھی مسلم فریق کو وہاں عبادت کرنے سے روک دیا گیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاضل جج صاحبان نے بابری مسجد کے فیصلے کو نظیر بنانے کے لیے من بنالیا تھا انہوں نے مسلم فریق کے ثبوتوں اور دستاویزات کو یکطرفہ نظر انداز کرکے فیصلہ سنایا ہے یہ فیصلہ عقیدت اور آستھا پر ایک طرفہ فیصلہ ہے جس کا ہمیں بے حد افسوس ہے یہ فیصلہ عبادات ایکٹ 1991 کے بھی خلاف ہے۔ انہوں نے ذمہ داران سے اپیل کی کہ ملک کے اصل اور ضروری مسائل کی طرف توجہ دی جائے اور اقلیتوں کو پریشان نہ کیا جائے۔

کیوبا کے خلاف امریکی دھمکیوں پر سی پی ایم کی نکتہ چینی

سامراج اب جزیرے میں فوجی مداخلت کرنا چاہتا ہے، جس سے انسانی تباہی ہوگی کیونکہ کیوبا کے لوگ ہر قیمت پر اپنے ملک کا دفاع کریں گے

نئی دہلی،(صحافت بیورو) مارکسی کمیونسٹ پارٹی (سی پی ایم) نے جمعہ کو کیوبا کے خلاف امریکی دھمکیوں پر سخت تنقید کرتے ہوئے اس کی کارروائیوں کو غیر قانونی اور سامراجی قرار دے دیا اور کہا کہ امریکہ سماجوادی ملک کو غیر مستحکم کرنے اور کیوبا انقلاب کے رہنماؤں کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ سی پی ایم نے قومی راجدھانی خطہ میں مرکزی کمیٹی کی میٹنگ میں متفقہ طور پر منظور کی گئی ایک تجویز میں کیوبا کے انقلابی رہنما مسٹر راؤل کاسترو کے خلاف امریکہ کی وزارت انصاف کی طرف سے حال ہی میں اعلان کردہ الزام کی مذمت کی۔ سی پی ایم نے ان الزامات کو 'حیران کن اور غیر قانونی' بتایا اور الزام لگایا کہ یہ1996 میں میامی کی تنظیم برادرز ٹو دی ریسکیو کے طیارے کو کیوبا کی فضائی حدود میں مار گرانے سے جڑے 'جھوٹ اور ہیرا پھیری' پر مبنی تھے۔ تجویز میں کہا گیا کہ امریکہ کی وزارت انصاف اب تقریباً30 سال پرانے اس معاملے کو94 سال کے مسٹر راؤل کاسترو کے خلاف نافذ کررہا ہے، جو کیوبا کے انقلاب کے سب سے معزز رہنماؤں میں سے ایک ہیں۔ یہ بغیر کسی قانونی بنیاد کے ایک گھٹیا سیاسی قدم ہے اور یہ صاف طور پر کیوبا کے لوگوں کے عزم کو توڑنے میں سامراج کی ناکامی کا نتیجہ ہے۔ بائیں بازو کی پارٹی نے الزام لگایا کہ امریکہ کیوبا پر اس کے سماجوادی نظام کی وجہ سے دباؤ بڑھا رہا ہے اور واشنگٹن پر حکومت بدلنے کا ایجنڈا چلانے کا الزام لگایا۔ سی پی ایم نے امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی 21 مئی کی باتوں کا ذکر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ امریکی انتظامیہ کھلے طور پر جزیرائی ملک کے خلاف فوجی کارروائی کی دھمکی دے رہی ہے۔ تجویز میں کہا گیا کہ سامراج اب جزیرے میں فوجی مداخلت کرنا چاہتا ہے، جس سے انسانی تباہی ہوگی کیونکہ کیوبا کے لوگ ہر قیمت پر اپنے ملک کا دفاع کریں گے۔ سی پی ایم نے کیوبا کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ کیوبا کے لوگوں اور کیوبا کے انقلاب کی قیادت کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے، جو سب سے مشکل وقت میں بھی مضبوط اور متحد رہی ہے۔ پارٹی نے ہندوستان کے لوگوں سے بھی اپیل کی کہ وہ مسٹر راؤل کاسترو کی توہین اور قبرص پر حملے کی کوششوں کے خلاف آواز اٹھائیں۔

قابل ذکر ہے کہ کیوبا اور امریکہ کے درمیان دہائیوں سے کشیدہ تعلقات رہے ہیں، جو1959 میں مسٹر فیدل کاسترو کی قیادت میں ہونے والے کیوبا کے انقلاب کے بعد نظریاتی اختلافات کی وجہ سے بنے ہیں۔ کیوبا پر امریکہ کی اقتصادی پابندی طویل عرصے سے بین الاقوامی تنقید کا موضوع بنی ہوئی ہے، جس میں ہندوستان سمیت کئی ممالک نے اسے ہٹانے کا مطالبہ کرنے والی اقوام متحدہ کی تجاویز کی بار بار حمایت کی ہے۔

گریما گارڈن یونٹ کے زیر اہتمام عشرہ تعارفِ سیرت کے تحت خواتین کا اجتماع

اندرا پورم صاحب آباد میں سیرتِ نبویؐ پر ایمان افروز خطابات، خواتین کی بھرپور شرکت

نئی دہلی،(صحافت بیورو):گریما گارڈن یونٹ کی جانب سے عشرہ تعارف سیرت کے تحت خواتین کا ایک پُروقار اور روح پرور اجتماع اندرا پورم، صاحب آباد کی پوش کالونی میں واقع ملٹی اسٹوری بلڈنگ سوسائٹی میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کا مقصد سیرتِ نبویؐ کی روشنی میں خواتین کی دینی و اخلاقی تربیت اور اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دینا تھا۔ اس اجتماع میں حلقہ خواتین کی ناظمہ محترمہ نزہت یاسمین اور سکریٹری حلقہ خواتین محترمہ سعدیہ نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید اور دعائیہ کلمات سے ہوا، جس کے بعد مختلف مقررین نے سیرتِ رسولؐ کے اہم پہلوؤں پر جامع اور بصیرت افروز خطابات کیے۔ محترمہ نزہت یاسمین نے حج کے پیغام پر گفتگو کرتے ہوئے حج کی روحانی عظمت، اخوت و مساوات کے عملی مظاہر اور قربانی کے فلسفہ کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حج ہمیں اتحاد، نظم و ضبط اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا درس دیتا ہے، اور اسی پیغام کو اپنی روزمرہ زندگی میں نافذ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ سکریٹری حلقہ خواتین محترمہ سعدیہ نے اپنے تذکیری خطاب میں ایمان کی مضبوطی، اعمال کی اصلاح اور سیرتِ نبویؐ کی روشنی میں گھریلو و سماجی زندگی کو بہتر بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے خواتین کو تلقین کی کہ وہ اپنے کردار و عمل سے اسلامی اقدار کو زندہ کریں اور نئی نسل کی دینی تربیت میں بھرپور کردار ادا کریں۔ اس موقع پر محترمہ تبسم نشاط طباطبائی نے اسوہ رسولؐ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور اکرمؐ کی سیرتِ طیبہ ہمارے لیے کامل نمونہ ہے۔ انہوں نے سیرتِ نبویؐ کے اخلاقی پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے صبر، تحمل، شفقت، عدل، دیانت اور حسنِ معاشرت کو اپنانے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسلمان خواتین سیرتِ رسولؐ کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں تو گھر بھی جنت کا نمونہ بن سکتا ہے اور معاشرہ بھی امن و سکون کا گہوارہ بن جائے گا۔

اجتماع میں محترمہ سلمیٰ بیگم نے اطاعتِ رسولؐ کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسلام میں کامیابی کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ رسول اکرمؐ کی اتباع پر قائم ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ حقیقی ایمان وہی ہے جو رسولؐ کے طریقے پر عمل پیرا ہو اور ہر معاملے میں سنتِ نبویؐ کو رہنما بنایا جائے۔ اجتماع میں شریک خواتین کی تعداد تقریباً چالیس تھی۔ خواتین نے پروگرام کو بے حد پسند کیا۔

لکھنؤ: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے سرکاری بنگلے پر یمنا اتھارٹی کی اسناد تقسیم کیں۔

اپنے دفاع کے نام پر بندوقیں خوف پھیلاتی ہیں، سیکورٹی نہیں: الہ آباد ہائی کورٹ

پریاگ راج: (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے جمعہ کے روز حکومت کو ہدایت دی ہے کہ وہ مجرمانہ پس منظر رکھنے والے افراد کو اسلحہ لائسنس جاری کرنے سے متعلق اپنی پالیسی پر دوبارہ غور کرے۔ عدالت نے ریمارکس دیے کہ بادی النظر میں اسلحہ ایسے آلات ہیں جنہیں طاقت کے اظہار اور تحفظ کا ایک مصنوعی احساس پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جو اکثر سماجی ہم آہنگی کو متاثر کرتا ہے اور معاشرے میں خوف اور عدم تحفظ کی فضا پیدا کرتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ "خود دفاع" کے نام پر کھلے عام اسلحہ لے کر گھومنا، جو اکثر دوسروں کو خوف زدہ کرنے اور دھمکانے کا ذریعہ بن جاتا ہے، حقیقی تحفظ فراہم کرنے کے بجائے خوف کو فروغ دیتا ہے۔

عدالت کے مطابق، ایسا معاشرہ جہاں مسلح افراد اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوں اور دھمکیوں کے ذریعے اپنا اثر و رسوخ قائم کرتے ہوں، زیادہ آزاد یا پرامن نہیں بن سکتا۔ اس کے برعکس، اس سے عوام کا اعتماد کمزور ہوتا ہے، تحفظ کا احساس متاثر ہوتا ہے اور شہری امن و سکون میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ خود دفاع کا حقیقی مقصد جان و مال کا تحفظ اور نظم و نسق کو برقرار رکھنا ہے، نہ کہ رعب و

دبدبہ قائم کرنا یا خوف کی فضا پیدا کرنا۔ اس لیے ایسی ثقافت، جو اسلحے کی نمائش اور دوسروں کو دھمکانے کی حوصلہ افزائی کرتی ہو، ایک پُرامن اور قانون پسند معاشرے کے لیے مناسب نہیں سمجھی جا سکتی۔

اس سے قبل ایک عرضی کی سماعت کرتے ہوئے جسٹس ونود دیواکر نے ریاست کے تمام 75 اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس اور سینئر پولیس افسران کو ہدایت دی تھی کہ وہ اسلحہ لائسنس جاری کرتے وقت یا ان کی تجدید کے دوران آرمز ایکٹ اور اس سے متعلقہ قواعد و ضوابط پر سختی سے عمل کریں۔ عدالت نے یہ مشورہ بھی دیا تھا کہ مجرمانہ ریکارڈ رکھنے والے افراد کو اسلحہ لائسنس جاری کرنے کی پالیسی پر دوبارہ غور کیا جائے۔ عدالت نے ان تمام افراد کی تفصیلات طلب کی تھیں جن کے پاس اسلحہ لائسنس موجود ہیں۔ اس کے جواب میں ایڈیشنل چیف سکریٹری (داخلہ) نے ایک حلف نامہ عدالت میں جمع کرایا۔ حلف نامے کا جائزہ لینے کے بعد عدالت نے ریمارکس دیے کہ یہ واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ قانون پر سختی سے عمل درآمد نہیں کیا جا رہا۔ اگرچہ ایڈیشنل چیف سکریٹری (داخلہ) نے اپنے حلف نامے میں بتایا کہ ریاست میں اس وقت 10 لاکھ 8 ہزار 953 اسلحہ لائسنس موجود ہیں، جن میں مختلف زمروں کے 23 ہزار 407 درخواستیں ابھی زیر التوا ہیں، جبکہ ضلع مجسٹریٹس کے فیصلوں کے خلاف 1 ہزار 738 اپیلیں کمشنروں کے پاس زیر سماعت ہیں، تاہم اعداد و شمار سے یہ بھی انکشاف ہوا کہ 20 ہزار 960 خاندانوں کے پاس ایک سے زائد اسلحہ لائسنس ہیں اور 6 ہزار 62 ایسے افراد کو بھی اسلحہ لائسنس جاری کیے گئے ہیں جن کا مجرمانہ پس منظر رہا ہے۔

عدالت کو ایسے "باہوبلیوں" کی ایک فہرست بھی فراہم کی گئی۔ عدالت نے اپنے 11 مارچ کے حکم میں ان افراد کے بارے میں تفصیلی معلومات طلب کی تھیں جنہیں مجرمانہ تاریخ رکھنے کے باوجود اسلحہ لائسنس جاری کیے گئے تھے۔ عدالت نے کہا تھا کہ بہتر طرز حکمرانی کو یقینی بنانے اور عوام کا انتظامیہ پر اعتماد برقرار رکھنے کے لیے حکومت کو ایک غیر جانبدار، شفاف اور امتیاز سے پاک پالیسی اختیار کرنی چاہیے۔ عدالت نے اپنے سابقہ احکامات پر عمل درآمد کی رپورٹ طلب کرتے ہوئے داخلہ سکریٹری سطح کے کسی افسر سے تفصیلی معلومات پیش کرنے کو کہا ہے۔ عدالت نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اس معاملے میں اجتماعی اور انفرادی دونوں سطحوں پر جوابدہی طے ہونی چاہیے۔ عدالت نے ہدایت دی ہے کہ اسلحہ لائسنس رکھنے والوں کے درست پتے اور متعلقہ معلومات زون وار فراہم کی جائیں۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 26 مئی کو مقرر کی گئی ہے اور عدالت نے اس تاریخ تک عمل درآمد سے متعلق رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

وزیر اعلیٰ یوگی نے دیوریہ کو دی 655 کروڑ کے پروجیکٹوں کی سوغات

دیوریا: (پی این ایس) شہر کے قریب بھیم پور میں منعقدہ ایک پروگرام میں وزیر اعلیٰ آدتیہ ناتھ نے 655 کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبوں کا اعلان کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ریاست میں اب بٹومین کے بجائے سیمنٹ کی سڑکیں بنائی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ایران جنگ نے سڑکوں کی تعمیر کو متاثر کیا ہے اور بٹومین کی دستیابی کو متاثر کیا ہے۔ نتیجتاً، حکومت اب سیمنٹ پر مبنی سڑکوں پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جہاں سیمنٹ کی سڑکیں بنانے کی لاگت بڑھے گی وہیں عوام کو مضبوط اور پائیدار سڑکیں ملیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت ترقیاتی منصوبوں میں معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس پر سخت نشانہ لگایا۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی اور کانگریس کے درمیان ہمیشہ رام نام کو لے کر مسئلہ رہا ہے، لیکن بی جے پی حکومت نے ایودھیا میں دنیا کا سب سے عظیم الشان رام مندر تعمیر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نیا اتر پردیش اچھی حکمرانی، سلامتی، وراثت اور ترقی کی علامت بن گیا ہے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ جب ریاست پہلے فسادات، جرائم اور بدعنوانی کی زد میں تھی، آج سرمایہ کاری، بنیادی ڈھانچہ اور امن و امان پر توجہ دی گئی ہے۔ حکومت گاؤں، غریبوں، کسانوں اور نوجوانوں کی فلاح و بہبود کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ پروگرام کے دوران وزیر اعلیٰ نے مختلف ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ لوگوں کے ایک بڑے ہجوم نے تالیاں بجا کر وزیر اعلیٰ کے خطاب کی حمایت کا اظہار کیا۔ سیکورٹی انتظامات کے حوالے سے انتظامیہ پوری طرح الرٹ نظر آئی۔

ممبر پارلیمنٹ اقراء حسن کے خلاف مقدمہ درج

اپوزیشن کی آواز دبانے کا سماجوادی پارٹی کا الزام

سہارنپور: (پی این ایس) شاملی ضلع کے جسالا گاؤں میں ایک نوجوان مونو کشیپ کی موت کے معاملے نے سیاسی رخ اختیار کر لیا ہے۔ کیرانہ سے سماج وادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن کے خلاف سڑک بلاک کرنے اور دھرنا دینے کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس پیش رفت نے ریاست میں سیاسی ماحول کو گرما دیا ہے۔ اس معاملے میں رکن اسمبلی کے ساتھ چھ دیگر افراد کو بھی ملزم کے طور پر نامزد کیا گیا ہے، جب کہ 25 نامعلوم افراد کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ایس پی (سٹی) نے بتایا کہ انسپکٹر سنجے کمار شرما کی طرف سے درج کردہ تحریری شکایت کی بنیاد پر، رجسٹرڈ کیس میں ایم پی اقرا حسن کے علاوہ سابق وزیر مملکت مانگے رام کشیپ، تیج پال سنگھ، اجے، انوج، شیش پال اور ستیہ پال کو ملزم نامزد کیا گیا ہے۔ پولیس نے اس کیس میں 20 سے 25

نامعلوم افراد کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا ہے۔ 19 مئی کو ایم پی اقرا حسن شاملی کے جسالا گاؤں کے رہنے والے مونو کشیپ کی ماں کے ساتھ سہارنپور رینج کے ڈی آئی جی ابھیشیک سنگھ سے ملنے پہنچیں۔ مونو کشیپ کی موت کے بارے میں، اس کے خاندان نے مسلسل قتل کا الزام لگا رہا ہے اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ رکن پارلیمنٹ نے افسروں سے بھی ملاقات کی تھی تاکہ متاثرہ خاندان کی مدد کی جا سکے۔ اب خود رکن پارلیمنٹ کے خلاف مقدمہ درج ہونے کے بعد صورتحال مزید حساس ہو گئی ہے۔ فی الحال، پولیس واقعات کے پورے سلسلے کی مکمل تحقیقات کر رہی ہے۔ دریں اثنا، سماج وادی پارٹی کے رہنماؤں نے اس کارروائی کو اپوزیشن کی آواز کو دبانے کی مترادف قرار دیا ہے، جب کہ پولیس کا کہنا ہے کہ امن عامہ کو خراب کرنے کی کوشش کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق مناسب کارروائی کی گئی ہے۔

بجلی کے بحران سے عام لوگوں کو نجات دلانے کیلئے حکومت مناسب اقدام کرے: مایاوتی

لکھنؤ: (یو این آئی) بہوجن سماج پارٹی کی صدر مایاوتی نے اتر پردیش میں شدید گرمی کے درمیان بجلی کی کٹوتی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کو بجلی کے بحران سے عام لوگوں کو نجات دلانے کے لیے فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔ محترمہ مایاوتی نے ایکس پر جاری ایک پیغام میں کہا کہ بجلی کے بحران سے غریب، متوسط طبقے، کسانوں، چھوٹے تاجروں اور کروڑوں محنت کش لوگوں کی زندگی انتہائی تکلیف دہ بن گئی ہے۔ اتر پردیش جیسی بڑی آبادی والی ریاست میں شدید گرمی کے اس موسم میں بجلی کی کم فراہمی اور کٹوتی وغیرہ کی عام شکایتوں اور اس کی وجہ سے خاص طور پر غریب، متوسط طبقے، کسانوں، چھوٹے تاجروں اور دیگر کروڑوں محنت کش لوگوں کی زندگی انتہائی تکلیف دہ بنی ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ ریاست میں شدید گرمی کے درمیان کئی اضلاع سے غیر اعلانیہ بجلی کٹوتی کی شکایتیں سامنے آ رہی ہیں۔ اپوزیشن مسلسل بجلی کے نظام کو لے کر حکومت پر سوال اٹھا رہا ہے۔

نیا بجلی گھر بنانا حکومت کے بس میں نہیں: اکھلیش

لکھنؤ: (یو این آئی) سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے شدید گرمی کے درمیان اتر پردیش میں بجلی کے بحران پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت پر طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ بجلی کے نئے پلانٹ لگانا حکومت کے بس کی بات نہیں ہے۔ مسٹر یادو نے ایکس پر لکھا، "بجلی کے نئے پلانٹ لگانا تو آپ کے بس میں تھا نہیں، نہ ہی آپ کی تنگ سوچ میں۔ منہ سے یہ کہہ ہی دیتے '3x660 سپر کریٹیکل تھرمل پاور پلانٹ' تو گرمی میں جھلس رہے ریاست کے لوگوں کو سن کر ہی تھوڑی راحت مل جاتی۔" "انہوں نے کہا، "بی جے پی کے برے دور حکومت میں یوپی میں بجلی کی صرف 'مانگ' 'بڑھ رہی ہے یا 'قیمتیں' 'بڑھ رہی ہیں'، سپلائی-فراہمی نہیں۔ بی جے پی راج، یوپی خستہ حال۔" "انہوں نے اپنے پیغام کے ساتھ اسمارٹ نگر، لکھنؤ، راجدھانی، اتر پردیش جیسے الفاظ بھی جوڑے۔ واضح رہے کہ ریاست میں ان دنوں شدید گرمی پڑ رہی ہے اور کئی اضلاع سے بجلی کی کٹوتی کی شکایتیں مل رہی ہیں۔ اپوزیشن مسلسل بجلی کے بحران کو لے کر حکومت کو گھیر رہا ہے۔

اتر پردیش میں ہیٹ ویو کی وارننگ، ریڈ الرٹ جاری

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے محکمہ موسمیات مرکز نے جمعہ کے روز اتر پردیش کے 10 اضلاع کے لیے ریڈ الرٹ جاری کرتے ہوئے شدید سے انتہائی شدید لو چلنے کی وارننگ دی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق باندہ، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، فتح پور، پرتاپ گڑھ، مرزاپور، وارانسی، بھدوہی اور جون پور اضلاع کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے، جہاں دن کے وقت شدید گرمی اور خطرناک حد تک لو چلنے کا امکان ہے۔ اسی طرح سون بھدر، چندولی، غازی پور، اعظم گڑھ، مئو، بلیا، کنوج، کانپور دیہات، کانپور نگر، اناؤ، رائے بریلی، امیٹھی، سلطان پور، باغپت، میرٹھ، غازی آباد، ہاپوڑ، گوتم بدھ نگر، بلند شہر، علی گڑھ، متھرا، ہاتھرس، ایٹہ، آگرہ، فیروز آباد، مین پوری، اٹاوہ، اوریا، جالون، ہمیر پور، مہوبہ، جھانسی اور للت پور سمیت 34 اضلاع کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے، جہاں لو اور شدید لو کی صورتحال برقرار رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے دیوریا، لکھیم پور کھیری، سیتاپور، ہردوئی، فرخ آباد، لکھنؤ، بارہ بنکی، ایودھیا، امبیڈکر نگر، سہارنپور، شاملی، مظفر نگر، کاس گنج، امروہہ، شاہجہاں پور، سنبھل اور بدایوں سمیت 17 اضلاع کے لیے ییلو الرٹ بھی جاری کیا ہے، جہاں لو چلنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ 48 گھنٹوں کے دوران مشرقی اتر پردیش میں زیادہ سے زیادہ درجہ؟ حرارت میں بتدریج 2 سے 3 ڈگری سیلسیس تک اضافہ ہو سکتا ہے، جبکہ ریاست کے دیگر حصوں میں ہفتے بھر کے دوران کسی بڑی تبدیلی کی توقع نہیں ہے۔ موسمیاتی انتباہی نظام کے مطابق ییلو الرٹ کا مطلب ہے کہ عوام موسمی صورتحال سے باخبر رہیں اور تازہ معلومات پر نظر رکھیں۔ محکمہ کا کہنا ہے کہ لو کی کیفیت دو دن تک برقرار رہ سکتی ہے۔ اورنج الرٹ کے تحت شہریوں اور انتظامیہ کو مکمل تیاری رکھنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق شدید لو کی صورتحال دو دن تک جاری رہ سکتی ہے، یا مختلف شدت کی لو چار دن یا اس سے زیادہ عرصے تک برقرار رہنے کا امکان ہے۔

لکھنؤ: شیعہ عالم دین مولانا کلب جواد نے آصفی مسجد کی آراضی پر ایل ڈی اے کی جانب سے زیر تعمیر پارکنگ کا علماء کے ساتھ معائنہ کیا۔

ڈمپر سے ٹکر کے بعد بس بنی آگ کا گولا، 2 ہلاک

فیروز آباد: (پی این ایس) اتر پردیش کے فیروز آباد ضلع کے شکوہ آباد میں آگرہ-لکھنؤ ایکسپریس وے پر کانپور سے گروگرام جانے والی ایک نجی ڈبل ڈیکر بس جو مسافروں کو لے کر جا رہی تھی، آگے بالو سے لدے ڈمپر ٹرک سے ٹکرا گئی۔ بس میں شارٹ سرکٹ کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں آگ لگ گئی۔ حادثے میں ڈرائیور سمیت دو افراد زندہ جل گئے۔ آدھی رات کا وقت تھا، اور ہم سب گہری نیند میں سو رہے تھے۔ اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا، جیسے کوئی بم پھٹا ہو۔ پوری بس ہل گئی اور اوپر کی سیٹوں پر سونے والے نیچے گر گئے۔ چند ہی لمحوں میں ڈیزل کی تیز بو آنے لگی اور بس دھوئیں سے بھر گئی۔ جب ہم نے شعلوں کو ڈرائیور کے کیبن کی طرف بڑھتے دیکھا تو ہمارے دل دہل گئے۔ ایسا لگا کہ ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا، ہم سب آگ کے اس گولے میں بھسم ہو جائیں گے۔ اس خوفناک منظر کو کانپور دیہات کے ستیم وشنوئی اور پریاگ راج کے ابھیشیک تیواری نے بیان کیا، وہ مسافر جو آگرہ-لکھنؤ ایکسپریس وے پر ہولناک حادثے سے بال بال بچ گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ حادثے کے بعد بس کا دروازہ جام ہو گیا۔ کچھ نوجوانوں نے ہمت دکھائی اور بڑی کوشش کے بعد دروازہ کھول کر کئی جانیں بچائیں۔ ورنہ کنڈکٹر سندر لال سمیت بہت سے لوگ آگ کی لپیٹ میں آ کر ہلاک ہو چکے ہوتے۔ متوفی گیاشری ساہو کے بھائی کانپور کے رہنے والے مکیش کمار نے بتایا کہ میں اپنی بہن گیاشری کے ساتھ دیوکی نندن ٹھاکر جی کے آشرم میں ایک پروگرام میں شرکت کے لیے ورنداون جا رہا تھا۔ حادثے کے وقت ہم دونوں ملحقہ سیٹوں پر سو رہے تھے۔ میں جھٹکے سے بیدار ہوا تو چاروں طرف دھواں چھایا ہوا تھا۔ بھگدڑ میں لوگ میرے اوپر سے گزر گئے۔ میں اٹھا اور اپنی بہن کو بچانے کے لیے ڈرائیور کی سیٹ کی طرف بھاگا جہاں وہ بری طرح پھنس گئی تھی۔ اس سے پہلے کہ میں اسے باہر نکال پاتا، شعلوں نے کیبن کو لپیٹ میں لے لیا۔ جب میں نے آگ میں کودنے کی کوشش کی تو دوسرے مسافروں نے مجھے پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔ میں روتا رہا اور چیختا رہا اور میری بہن میری آنکھوں کے سامنے زندہ جل گئی۔ یہ موت ڈھابے پر رات کا کھانا کھانے کے آدھے گھنٹے بعد ہوئی تھی۔

پریاگ راج میں 2 کاروں میں ٹکر، تین ہلاک، چار زخمی

پریاگ راج: (یو این آئی) اتر پردیش میں پریاگ راج ضلع کے نینی تھانہ علاقے میں جمعہ کی صبح دو کاروں کے درمیان تصادم میں تین افراد کی موت ہو گئی جبکہ چار دیگر شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ پولیس نے بتایا کہ نئے یمنا برج کے آگے لیپر دی چوراہے کے قریب صبح تقریباً دس بجے تیز رفتار کار مخالف سمت سے آ رہی ایک دوسری کار سے ٹکرا گئی۔ اس حادثے میں دونوں گاڑیوں کے ڈرائیوروں سمیت کئی مسافر شدید طور پر زخمی ہو گئے جن میں سے تین نے موقع پر ہی دم توڑ دیا۔

لکھنؤ: نیٹ پیپر لیک اور مہنگائی کے خلاف سماجوادی پارٹی کارکنوں نے حضرت گنج چوراہے پر مظاہرہ کیا

سیتاپور میں بس کھائی میں گری، ایک ہلاک، 40 زخمی

سیتاپور: (یو این آئی) اتر پردیش میں سیتاپور ضلع کے سدھنا تھانہ علاقے میں جمعہ کو عقیدت مندوں سے بھری ایک بس موٹر سائیکل سوار کو بچانے کی کوشش میں بے قابو ہو کر کھائی میں پلٹ گئی۔ اس حادثے میں موٹر سائیکل سوار کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ بس میں سوار تقریباً 40 عقیدت مند زخمی ہو گئے۔ ان میں تین عقیدت مندوں کی حالت نازک بتائی جا رہی ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس درگیش کمار سنگھ نے بتایا کہ تلنگانہ سے عقیدت مند دو بسوں میں سوار ہو کر نیمشارنیہ درشن کے لیے آ رہے تھے۔ سدھولی-مصرکھ مارگ پر ملکھاپور موڑ کے پاس ملکھاپور کے رہنے والے اوم پرکاش اپنی موٹر سائیکل موڑ رہے تھے۔ اسی دوران عقیدت مندوں سے بھری بس انہیں بچانے کی کوشش میں سڑک کے کنارے گہری کھائی میں پلٹ گئی۔ انہوں نے بتایا کہ حادثے میں اوم پرکاش کی جائے وقوعہ پر ہی موت ہو گئی۔ بس میں سوار تقریباً 40 عقیدت مند زخمی ہو گئے، جن میں سے تین کی حالت نازک ہونے پر انہیں ضلع اسپتال ریفر کیا گیا ہے۔ دیگر زخمیوں کا علاج سدھنا کمیونٹی ہیلتھ سینٹر میں کیا جا رہا ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر راجا گنپتی آر، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انکور اگروال سمیت مچھریہٹا، نیمشارنیہ، سدھولی، مصرکھ اور سدھنا تھانوں کی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے کرین کی مدد سے بس کو کھائی سے باہر نکلوایا اور راحت و بچاؤ کا کام شروع کرایا۔

لکھنؤ: الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ کے جج جسٹس راجیش سنگھ چوہان نے ڈال باغ سے سائیکل بیداری ریلی کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔

بجلی کی کٹوتی کے خلاف پانچ سب اسٹیشنوں پر ہنگامہ

سڑک پر اتری عوام، فالٹ درست کرنے میں تین کانٹریکٹ ملازمین جھلسے

لکھنؤ: (پی این ایس) راجدھانی میں جمعرات کی شب 6 گھنٹہ کے اندر پانچ سب اسٹیشنوں سیکٹر 25 اندرا نگر، نیو کیمپس وکٹوریہ، بنی، گھرو پر رات تقریباً 11.30 سے 3.30 بجے تک بجلی کو لے کر خوب ہنگامہ و نعرے بازی ہوئی۔ ناراض لوگوں نے سڑک جام کر کے مظاہرہ کیا۔ اس دوران علاقہ میں فالٹ کو درست کرنے کے دوران تین کانٹریکٹ ملازمین جھلس گئے۔ جن میں ایک کی حالت نازک بنی ہوئی ہے۔ ان میں نیو کیمپس سب اسٹیشن کا لائن مین کملیش، گڈو اور نیو پارک گھنٹہ گھر سب اسٹیشن کا انوپ شامل ہیں۔ جمعرات کی شب تقریباً 11.30 بجے سیکٹر 25 اندرا نگر و وکٹوریہ چوک سب اسٹیشن کا بڑا حصہ تاریکی میں ڈوب گیا۔ اس سے وکٹوریہ سب اسٹیشن کا 250 افراد اور سیکٹر 25 پر 500 سے زائد افراد نے گھیراؤ کر دیا۔ وکٹوریہ میں سرگا پارک فیڈر کی ٹرالی پھٹ گئی۔ سیکٹر 25 سب اسٹیشن کی 33 ہزار کے وی بجلی کی سپلائی ٹھپ ہو گئی۔ اس میں اندرا نگر کے سیکٹر 18، 19، 20، 21 اور 25، بستولی، سمدی پور، اور رنگ روڈ اور آس پاس کے تقریباً 15 ہزار گھروں میں رات 11 بجے سے اندھیرا ہو گیا۔ حالانکہ ان علاقوں میں رات 9 بجے تک بجلی بحران برقرار رہا۔ رات 12 بجے ایک ہجوم نے سب اسٹیشن پر دھاوا بول دیا۔ ملازمین نے گیٹ کو اندر سے بند کر دیا اور پچھلے دروازے سے فرار ہو گئے۔ پولیس پہنچی مگر عوام بجلی کی بحالی کے اپنے مطالبہ پر بضد رہے۔ مشتعل افراد نے رنگ روڈ کو بھی بلاک کر دیا۔ پولیس نے مظاہرین کو سڑک سے ہٹا دیا۔ مظاہرین توڑ پھوڑ کا ارادہ رکھتے تھے تاہم گیٹ کو تالا لگا ہوا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ انجینئر نوین چندرا نے بتایا کہ جب 33 کے وی بجلی تقریباً 2 بجے بحال ہوئی تو مظاہرین کے واپس لوٹنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ وکٹوریہ سب اسٹیشن پر ٹرالی کی مرمت کیلئے امرت بازار، بڑی کالی جی، اور اکبری گیٹ فیڈر کو تقریباً 1.30 بجے تک بند کر دیا گیا، جس کی وجہ سے سب اسٹیشن کا عوام نے گھیراؤ کیا۔ ملازمین سب اسٹیشن سے بھاگ کر کوتوالی سے پولیس کو بلا کر لائے۔ گیٹ کے باہر 3.30 بجے تک پولیس حفاظت کیلئے بیٹھی رہی۔ تب ملازمین نے کام شروع کر کے بجلی سپلائی کو درست کیا۔ نیو کیمپس سب اسٹیشن کے بھویا دیوی مندر، کٹوارو ڈ علاقہ میں جمعرات کی دیر رات بجلی کٹوتی سے پریشان عوام کا غصہ پھوٹ پڑا۔

دارالعلوم دیوبند کے خلاف نیا تنازع کھڑا کرنے کی کوشش

ہندوانتہا پسند تنظیم کا دعویٰ، دارالعلوم دیوبند کے نیچے شیومندر، علمی وسماجی حلقوں نے تشویش کا اظہار کیا

دیوبند (عارف عثمانی)
ملک کی قدیم مذہبی عمارتوں، مساجد اور مدارس کے تعلق سے حالیہ برسوں میں اٹھائے جا رہے تنازعات کے درمیان اب عالمی شہرت یافتہ دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کو بھی نشانہ بنانے کی کوشش سامنے آئی ہے۔ ہندو تنظیم سے وابستہ بعض افراد نے دارالعلوم دیوبند کے احاطے کے نیچے شیومندر ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے اس معاملے کو نیا رخ دینے کی کوشش کی ہے، جس پر علمی، سماجی اور مذہبی حلقوں میں تشویش کا اظہار کیا گیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق آج ہندو رکشا دل کے کارکنان نے سہارنپور میں احتجاج کرتے ہوئے ضلع انتظامیہ کو میمورنڈم سونپا اور دارالعلوم دیوبند کے احاطے میں سائنسی جانچ وکھدائی کا مطالبہ کیا۔ اس دوران ہندو رکشا دل کے اتراکھنڈ ریاستی صدر اور اپنے متنازعہ بیانات اور اشتعال انگیزی کے لیے جانے جانے والے للت شرما نے دعویٰ کیا کہ دارالعلوم کی مسجد کے نیچے تقریباً ۴۱ فٹ گہرائی میں شیومندر موجود ہے۔ انہوں نے یہاں تک کہا کہ اگر کھدائی میں مندر نہ ملے تو انہیں پھانسی دے دی جائے۔ تنظیم کی جانب سے یہ بھی کہا گیا کہ اگر کھدائی میں کسی قدیم مندر یا ہندو مذہبی آثار کے شواہد ملتے ہیں تو انہیں محفوظ کیا جائے اور قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اس دوران نعرے بازی بھی کی گئی اور ایم پی اقراء حسن بعض سیاسی شخصیات پر بھی تنقید کی گئی۔ واضح رہے کہ دارالعلوم دیوبند ملک کا ایک ممتاز اسلامی تعلیمی ادارہ ہے، جس کی بنیاد 30 مئی 1866ء میں رکھی گئی تھی۔ دارالعلوم دیوبند کو تحریک آزادی ہند، دینی تعلیم اور علمی خدمات کے حوالے سے عالمی شہرت حاصل ہے۔ مؤرخین کے مطابق اس ادارے کا قیام ملک میں تعلیمی وفکری بیداری پیدا کرنے اور غلامی کے خلاف شعور اجاگر کرنے کے مقصد سے عمل میں آیا تھا۔ اس سلسلے میں نامور فلکار سید وجاہت شاہ نے سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ بعض عناصر تاریخ سے ناواقف ہو کر بلا وجہ مذہبی تنازعات کھڑے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند جیسے عظیم ادارے کی بنیاد ملک کی آزادی اور قومی یکجہتی کے جذبے کے ساتھ رکھی گئی تھی، جبکہ آج کچھ لوگ محض سیاسی مفادات کے لیے ایک مخصوص طبقے کو نشانہ بنا کر ماحول خراب کرنا چاہتے ہیں۔ سید وجاہت شاہ نے کہا کہ ایسے غیر ذمہ دارانہ بیانات ملک کے امن، بھائی چارے اور سماجی ہم آہنگی کے لیے نقصان دہ ہیں۔ انہوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ اشتعال انگیزی اور فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلانے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے تاکہ سماج میں امن وامان اور باہمی اتحاد برقرار رہ سکے۔

امبیڈکرنگر: درگاہ کچھوچھہ میں عبوری انتظامی کمیٹی کی تشکیل

امبیڈکرنگر: عالمی شہرت یافتہ سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی درگاہ کچھوچھہ شریف میں محرم اور عرس میلوں کے انتظامات کے لیے ایک عبوری انتظامی کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ درگاہ کچھوچھہ کے سجادہ نشین/متولی سید محی الدین اشرف نے مولانا سید عزیز اشرف کو ذمہ داری سونپی ہے۔ واضح ہو کہ درگاہ پر فی الحال کوئی مستقل انتظامیہ کمیٹی نہیں ہے۔ جس کے سبب درگاہ کے اندرونی انتظامات بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ محرم کا مہینہ 16 جون 2026 کو شروع ہونے والا ہے اور ہندوستان اور بیرون ملک سے عقیدت مندوں کی بڑی تعداد پورے مہینے میں مزار پر حاضری دیتی ہے۔ چنانچہ کچھوچھہ شریف درگاہ میں انتظامات کو برقرار رکھنے کے لیے فوری اثر سے ایک عبوری کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ کمیٹی آستانہ کے انتظامات، محرم اور عرس میلے کے محفوظ انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے کام کرے گی اور سینئر اراکین کی رہنمائی میں ضرورت کے مطابق فیصلے کرے گی۔ سات رکنی کمیٹی میں درج ذیل ارکان شامل ہیں۔ سید فیضان احمد (بسکھاری) - ممبر، سید مولانا عزیز اشرف (بسکھاری) - ممبر، سید یحییٰ اشرف (بسکھاری)۔ ممبر، سید فہد اشرف (بسکھاری) ممبر، سید یحییٰ اشرف (کچھوچھہ) - ممبر، سید شہاب الدین اشرف (کچھوچھہ) - ممبر، سید سراج اشرف (بسکھاری) - آفس انچارج مقرر۔ سجادہ نشین/متولی سید محی الدین اشرف نے خصوصی طور پر سید عزیز اشرف کو ان کے ماضی کے بہترین دور اور مقامی دستیابی کے باعث انتظامی ذمہ داری ایک بار پھر سونپی۔ سجادہ نشین/متولی سید محی الدین اشرف نے کہا کہ مولانا سید عزیز اشرف سے توقع ہے کہ وہ اپنے گزشتہ بہترین دور کی طرح اس بار بھی فعال کردار ادا کریں گے اور زائرین کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہیں ہونے دیں گے اور ضرورت پڑنے پر کمیٹی کے علاوہ دیگر لوگوں سے بھی مدد لیں گے۔ اس موقع پر سجادہ نشین/متولی سید محی الدین اشرف، سید فیضان احمد (چاند میاں)، مولانا سید عزیز اشرف، سید یحییٰ اشرف کچھوچھہ، سید خلیق اشرف، سید یحییٰ اشرف بسکھاری، عظیم، منا، مفید، سرفراز اور دیگر لوگ موجود تھے۔

آرٹی اے میٹنگ میں 52 درخواستوں پر لیا گیا فیصلہ

ڈویژنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی میٹنگ کمشنر انجیا کمار سنگھ کی صدارت میں منعقد

ذاکر علی بیگ
مرادآباد (صحافت بیورو) ڈویژنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی میٹنگ کمشنر کے آڈیٹوریم میں ڈویژنل کمشنر انجیا کمار سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں پیش کیے گئے آئٹمز پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا اور اتھارٹی کے سامنے موجود فریقین کو سنا گیا۔
میٹنگ میں مرادآباد ڈویژن میں غیر قومی/نجی بس روٹس پر مسافر گاڑیوں کے نئے عارضی اجازت ناموں کے لیے موصول ہونے والی 52 درخواستوں پر غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ موٹر وہیکل ایکٹ 1988 کے سیکشن 82(1) کے تحت مرادآباد اسٹیشن سے چلنے والے سی این جی ایندھن والے آٹو رکشوں کے پرمٹ کی منتقلی کے لیے موصول ہونے والی 29 درخواستوں پر غور کرنے کے بعد بھی فیصلے کیے گئے۔ میٹنگ میں بریلی ریجن کے ڈپٹی ٹرانسپورٹ کمشنر، سکریٹری، ڈویژنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی/ڈویژنل ٹرانسپورٹ آفیسر، انتظامیہ، مرادآباد، ڈویژنل ٹرانسپورٹ آفیسر، انفورسمنٹ، مرادآباد، ریجنل منیجر، یوپی ایس آر ٹی سی، مرادآباد کے علاوہ مختلف ٹرانسپورٹ یونینوں کے عہدیداروں اور اراکین نے شرکت کی۔

پاور کارپوریشن کے ایس ڈی او کو رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار

ملزمان کے خلاف انسداد بدعنوانی ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے گی: اینٹی کرپشن ٹیم

دیوبند (عارف عثمانی)
دیوبند میں اینٹی کرپشن ٹیم نے بدعنوانی اور رشوت خوری کے خلاف بڑی کارروائی انجام دیتے ہوئے بجلی محکمہ کے ایس ڈی او دنیش کمار موریہ اور ان کے پرائیویٹ کمپیوٹر آپریٹر محمد شاکر کو رشوت لیتے ہوئے گرفتار کر لیا ہے۔ تفصیل کے مطابق پاور کارپوریشن کے دیوبند آفس میں آٹا چکی کے بجلی کنکشن کو پاس کرانے کے نام پر رشوت طلب کی جا رہی تھی۔
اس سلسلہ میں قریبی گاؤں کے باشندہ محمد احرار نے اس کی شکایت اینٹی کرپشن ٹیم سے کی تھی۔ شکایت کی تصدیق ہونے کے بعد اینٹی کرپشن ٹیم نے ڈرامائی انداز میں جال بچھا کر پوری کارروائی کو انجام دیا۔
ذرائع کے مطابق اینٹی کرپشن ٹیم نے جیسے ہی دفتر پر چھاپہ مارا تو وہاں افراتفری کا عالم پیدا ہو گیا۔ ٹیم نے ایس ڈی او دنیش کمار موریہ کو 20 ہزار روپے کی رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا۔ جانچ کے دوران رشوت کے اس پورے کھیل میں پرائیویٹ کمپیوٹر آپریٹر محمد شاکر کا بھی کردار سامنے آیا، جس کے بعد اس کو بھی حراست میں لے لیا گیا۔ گرفتاری کی خبر عام ہوتے ہی بجلی محکمہ میں خوف وہراس پھیل گیا اور دفتر کے باہر لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ اینٹی کرپشن ٹیم دونوں ملزمان کو حراست میں لے کر غازی آباد کے لئے روانہ ہو گئی ہے۔
اس بڑی چھاپہ مار کارروائی کے بعد بجلی محکمہ کے دیگر افسران وملازمین میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس طرح کے سخت اقدامات سے ہی سرکاری دفاتر میں پھیلی بدعنوانیوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اینٹی کرپشن ٹیم نے بتایا کہ کارروائی کے دوران شکایت کنندہ کے بیان، پری ٹریپ رپورٹ، آڈیو ریکارڈنگ اور دیگر دستاویزات ثبوت بھی جمع کئے گئے ہیں۔ دونوں ملزمان کے خلاف انسداد بدعنوانی ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے گی۔

اسپرنگ ڈیل اسکول میں ہونہار طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا

دیوبند (عارف عثمانی) اسپرنگ ڈیل پبلک اسکول میں بارہویں جماعت کے امتحان کے نتائج میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ وطالبات کے اعزاز میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس دوران نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو خصوصی انعامات اور اعزازات سے نوازا۔ ہائی وے پر واقع اسکول احاطہ میں منعقدہ تقریب میں محمد انس صدیقی جنہوں نے کلاس 12 کامرس میں 96 فیصد نمبر لے کر اسکول میں ٹاپ کیا۔ اس موقع پر اسکول کی جانب سے محمد انس صدیقی کو خصوصی اعزاز سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ محمد معاذ، محمد سہیل، نمرہ عثمانی، زینب صدیقی، سفیان احمد، آیان اخلاق، اور آیان مسعود کو بھی نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر اسکول انتظامیہ کی طرف سے سرٹیفکیٹس، انعامات اور اعزازات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر اسکول کے چیئرمین سعد فیضان صدیقی نے کہا کہ یہ کامیابی طلباء کی محنت، اساتذہ کی لگن اور والدین کے تعاون کا مشترکہ نتیجہ ہے۔ انہوں نے تمام طلباء کو ہمیشہ نظم وضبط کے ساتھ زندگی میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ کو چیئرمین احمد فیضان صدیقی اور پرنسپل شپرا اسہگل نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ہونہار طلبہ کو مبارکباد دی۔ اس دوران مینٹرنگ اینڈ مانیٹرنگ ہیڈ ملک معظم، کو پرنسپل سلیم راج، ہیڈ ماسٹر شبیر الزمان، ہیڈ مسٹریس موبینہ خالد گل سمیت اسکول کا پورا عملہ اور والدین موجود تھے۔

اے ایم یو این ایس ایس کی جانب سے شجرکاری مہم کا آغاز، ٹریفک بیداری پروگرام منعقد

علی گڑھ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس) اکائی نے عالمی یوم ماحولیات 2026 کے موقع پر ایک خصوصی شجرکاری مہم کا آغاز کیا ہے جو 5 جون تک جاری رہے گی۔ اس کا مقصد ماحولیاتی تحفظ اور نوجوانوں میں فطرت کے تحفظ کے تعلق سے بیداری پیدا کرنا ہے۔ اس مہم کے تحت یونیورسٹی کے مختلف اداروں بشمول فیکلٹی آف آرٹس، شعبہ تعلیم، یونیورسٹی پولی ٹیکنک، عبداللہ کالج، شعبہ زراعت، وی ایم ہال، سینئر سیکنڈری اسکول (بوائز) اور طبیہ کالج میں وسیع پیمانے پر پودے لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ٹریفک بیداری مہم کا بھی اہتمام کیا گیا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی سپرنٹنڈنٹ آف ٹریفک پولیس، علی گڑھ مسٹر پروین کمار یادو نے ٹریفک قوانین پر عمل کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے نوجوانوں سے اپیل کی کہ ہیلمٹ اور سیٹ بیلٹ کے استعمال کو لازمی بنائیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون کے استعمال سے گریز، ٹریفک سگنل کی پابندی اور ذمہ دارانہ سڑک رویہ اختیار کرنا سڑک حادثات میں کمی اور عوامی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے این ایس ایس رضاکاروں کی جانب سے چلائی جانے والی بیداری مہمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کی فعال شرکت معاشرے میں زیادہ منظم اور محفوظ ٹریفک ماحول قائم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ مہمانانِ اعزازی پروفیسر گجن دوبے اور ڈاکٹر ایم قیصر عالم نے نوجوانوں میں سماجی ذمہ داری، ماحولیاتی تحفظ اور سڑک تحفظ سے متعلق بیداری کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے طلبہ کو سماجی خدمت سے جوڑنے میں این ایس ایس کے کردار کی ستائش کی۔ این ایس ایس اے ایم یو کے قائم مقام پروگرام کوآرڈینیٹر ڈاکٹر عبدالجبار نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ کم از کم ایک پودا ضرور لگائیں اور اس کی نگہداشت کریں۔

ڈاکٹر زیڈ اے ڈینٹل کالج میں بیرونِ ملک تعلیم کے مواقع پر لیکچر کا اہتمام

علی گڑھ، (پریس ریلیز): ڈاکٹر ضیاء الدین احمد ڈینٹل کالج اینڈ ہاسپٹل، اے ایم یو کی ڈینٹل کالج سوسائٹی کے زیر اہتمام ''بیرونِ ملک تعلیم کے مواقع'' کے عنوان سے ایک لیکچر منعقد کیا گیا، جس میں انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ طلبہ کو بین الاقوامی تعلیمی مواقع، اسکالرشپ، ریسرچ کے امکانات اور بیرونِ ملک کریئر سازی کے سلسلے میں رہنمائی فراہم کی گئی۔ کلیدی خطبہ ڈاکٹر احمد شعیب ہاشمی نے پیش کیا، جنہوں نے حال ہی میں جانس ہاپکنس بلومبرگ اسکول آف پبلک ہیلتھ میں ''سومر اسکالرشپ'' حاصل کی ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی تعلیمی پروگراموں کی تیاری کے اہم پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے مضبوط ریسرچ پروفائل کی تیاری، تحقیقی مضامین کی اشاعت کی حکمت عملی، نیٹ ورکنگ، اسکالرشپ کے لیے درخواست اور انٹرویو کی تیاری کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے اپنی ذاتی تعلیمی جدوجہد اور تجربات بھی بیان کیے۔ ڈاکٹر ہاشمی کی یہ دستیابی اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ ''سومر اسکالرشپ'' ہر سال دنیا بھر میں صرف 14 اسکالرز کو دی جاتی ہے۔

مہنگائی اور بے روزگاری کے خلاف شیوسینا نے کیا احتجاج

صدر جمہوریہ ہند کو مخاطب میمورنڈم ضلع مجسٹریٹ کو سونپا گیا

ذاکر علی بیگ
مرادآباد (صحافت بیورو) شیوسینا کی مرادآباد ضلع یونٹ نے بڑھتی مہنگائی اور بے روزگاری، پٹرول، ڈیزل اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ کے خلاف کلکٹریٹ پر زبردست احتجاج کیا۔ اس موقع پر صدر جمہوریہ ہند کے نام ایک میمورنڈم ضلع مجسٹریٹ کے نامزد کردہ افسر کو پیش کیا گیا۔
میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ شیوسینا حکمراں پارٹی کے لیڈروں کی جانب سے سوشل میڈیا کے ذریعے مختلف ریلز بنا کر عوام کا مذاق اڑانے کے اقدامات کی مذمت کرتی ہے۔ یہ سستی مقبولیت حاصل کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ اس کو فوری طور پر روکنے کی ضرورت ہے۔
کسان پٹرول پمپوں سے ڈیزل حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ دوسری جانب گیس ایجنسیوں کی جانب سے گیس سلنڈروں میں کمی کو اجاگر کر کے صارفین کا استحصال جاری ہے۔ میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایم پیز، ایم ایل ایز اور وزراء کے اخراجات میں فی الفور 50 فیصد کمی کی جائے، اور حکمراں وزراء، ایم ایل ایز اور ایم پیز کی سیکورٹی کو فوری طور پر کم کیا جائے، اور سرکاری دوروں اور غیر ملکی دوروں پر فوری پابندی عائد کی جائے۔ اس موقع پر ضلع ہیڈ ویریندر، شہر ہیڈ کمل سنگھ راؤ، تلک راج شرما، جیتو کمار، ارون ٹھاکر، راجپال سنگھ، امیش ٹھاکر، وشال سینی، امیت کمار، اور راجیش کمار کے علاوہ دیگر عہدیداران شامل رہے۔

مردم شماری 2027: گھروں کی فہرست سازی اور گنتی کا کام شروع

شمار کنندگان نے کمشنر اور ڈی ایم کی رہائش گاہوں پر 33 نکات کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں

ذاکر علی بیگ
مرادآباد (صحافت بیورو) 2027 کی مردم شماری کے ایک حصے کے طور پر 22 مئی سے 20 جون 2026 تک گھروں کی فہرست سازی اور گھر کی گنتی کا کام جمعہ سے شروع ہو گیا ہے۔ شمار کنندگان نے ڈویژنل کمشنر انجیا کمار سنگھ اور ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر راجندر پنسیا کی رہائش گاہوں کا دورہ کیا اور مکانات کی فہرست کے لیے مقرر کردہ 33 نکات کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں۔ اس کے بعد ضلع مجسٹریٹ نے مرادآباد شہر کے مہاراجہ اگرسین انٹر کالج کیمپس میں رہنے والے راجپال کے گھر پہنچے اور مردم شماری کے پورٹل پر نامزد پوائنٹس کی معلومات کو بھر کر گھر کی فہرست سازی کا عمل مکمل کیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے تمام گنتی کرنے والوں کو گھر کی فہرست سازی کا کام وقت پر مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو بھی چاہیے کہ وہ مردم شماری کے اس کام میں اپنا فعال کردار ادا کریں اور شمار کنندگان کے ساتھ تعاون کریں جب وہ گھروں پر جائیں اور گھروں کی فہرست کے لیے مقرر کردہ 33 نکات کے بارے میں معلومات طلب کریں۔ اس دوران ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فائنانس اینڈ ریونیو، محترمہ ممتا مالویہ اور دیگر عہدیدار موجود رہے۔

مرادآباد ضلع میں دفعہ 163 کے تحت امتناعی احکامات نافذ

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) عیدالاضحیٰ (بقرعید)، محرم الحرام اور ضلع میں منعقد ہونے والے مختلف مسابقتی امتحانات کی وجہ سے ضلع مرادآباد میں امن وامان اور امن عامہ انتہائی ضروری ہے۔
اس کے پیش نظر ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر راجیندر رپنسیا نے پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد ضلع مرادآباد کے پورے دائرہ اختیار میں امتناعی احکامات نافذ کرتے ہوئے انڈین سیول سیکورٹی کوڈ 2023 کی دفعہ 163 کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے ضلع میں امن برقرار رکھنے، لوگوں کی املاک کے تحفظ اور واقعات کو روکنے کے اقدامات کا اعلان کیا ہے۔

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف فیشن ٹکنالوجی، رائے بریلی دے گی مفت تربیت

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ڈسٹرکٹ ولیج انڈسٹریز آفیسر ستیہ ویر سنگھ نے بتایا کہ اتر پردیش کھادی اور دیہی صنعتوں کا محکمہ کھادی اداروں میں کام کرنے والے کارکنوں اور بنکروں کے ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ و پرائم منسٹرز ولیج انڈسٹریز ایمپلائمنٹ جنریشن پروگرام کے تحت مالی اعانت سے چلنے والے ریڈی میڈ گارمنٹس مینوفیکچرنگ یونٹس میں کام کر رہے فیشن ڈیزائنرز، پیٹرن میکر، کٹر، سلائی کا کام کرنے والے کاریگروں کو ایک ماہ کی مفت تربیت نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف فیشن ٹکنالوجی، رائے بریلی کے ذریعے دلائی جائیگی۔ منتخب کاروباری افراد/کارکنان ڈیزائنر گارمنٹس کی تیاری میں تربیت حاصل کریں گے۔ یہ تربیت مکمل طور پر رہائشی ہوگی۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف فیشن ٹکنالوجی، رائے بریلی، تربیتی مدت کے دوران کارکنوں کے لیے رہائش، کھانا اور تربیت فراہم کرے گا، اور تربیت حاصل کرنے والوں کو اسکالرشپ بھی ملے گی۔ دلچسپی رکھنے والے امیدوار کسی بھی کام کے دن ڈسٹرکٹ ولیج انڈسٹریز آفس، M.I.G.M./6 دین دیال نگر (فرسٹ) مرادآباد سے رابطہ کر سکتے ہیں اور 15 جون 2026 تک دفتر میں اپنی درخواست جمع کر سکتے ہیں۔

انٹرمیڈیٹ کی طالبہ کی مشتبہ حالات میں موت، بورڈ امتحان میں ناکام ہوجانے کی وجہ سے صبا تیاگی کافی مایوسی کا شکار تھی

دیوبند (عارف عثمانی) تحصیل دیوبند کے تحت آنے والے گاؤں تھیٹکی میں سی بی ایس ای انٹرمیڈیٹ کے بورڈ امتحان میں شریک 18 سالہ طالبہ صبا تیاگی نامی طالبہ کی مشتبہ حالات میں اپنے ہی گھر میں رات کے وقت موت ہو گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ بورڈ امتحان میں فیل ہو جانے کی وجہ سے طالبہ مسلسل مایوسی کا شکار تھی۔ لیکن اس کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ بجلی کا کرنٹ لگ جانے کی وجہ سے صبا کی موت واقع ہوئی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق صبا تیاگی تھیٹری بزرگ کے راشٹرا دیو انٹر کالج کی طالبہ تھی۔ گذشتہ دنوں سی بی ایس ای انٹرمیڈیٹ کے بورڈ نتائج میں وہ کامیاب نہیں ہو پائی تھی۔ اسی وقت سے صبا کافی مایوسی کا شکار تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ گذشتہ رات وہ اپنے کمرہ میں سونے کے لئے چلی گئی، کمرہ میں وہ تنہا تھی، رات کو تقریباً ڈھائی بجے صبا تیاگی اپنے کمرہ میں مردہ حالت میں ملی۔ معلوم ہوا ہے کہ صبا تیاگی نے پھندے سے لٹک کر اپنی جان دے دی۔ جبکہ اس کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ صبارات کے وقت اپنے کپڑوں پر پریس کر رہی تھی کہ اسی دوران بہت تیز کرنٹ لگنے کی وجہ سے اس کی موت ہو گئی۔ طالبہ کے اہل خانہ نے کسی دوسری وجہ سے اس کی موت ہو جانے سے صاف انکار کیا ہے۔ گاؤں کے پردھان مومن تیاگی نے بتایا کہ صبا کی میت کو نم آنکھوں کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔

DAILY SAHAFAT Birmingham
۵/ذی الحجہ،۱۴۴۷ھ
23-05-2026
U.K.
عالمی صحافت
www.sahafat.in

جنوبی لبنان میں اسرائیلی جارحیت میں اضافہ

چھ طبی کارکنان اور ایک صحافی شہید، حزب اللہ کا جواب

جنوبی لبنان میں متعدد قصبوں پر قابض اسرائیل کی شدید فضائی بمباری کے ساتھ ہی فوجی جارحیت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جس کے نتیجے میں متعدد افراد شہید اور زخمی ہو گئے ہیں جبکہ طبی عملے اور صحت کی سہولیات کو براہ راست نشانہ بنایا جا رہا ہے، دوسری طرف حزب اللہ نے قابض اسرائیل کے ٹھکانوں اور گاڑیوں پر نئے حملوں کا اعلان کیا ہے، یہ پیش رفت لبنانی سکیورٹی اور سیاسی شخصیات پر عائد کی جانے والی امریکی پابندیوں کے ساتھ ہی سامنے آئی ہے۔

جمعہ کے روز علی الصبح اسلامک ہیلتھ اتھارٹی کے چار طبی کارکنان اس وقت شہید ہو گئے جب قابض اسرائیل نے جنوبی لبنان میں صور کے علاقے میں واقع قصبے حناویہ میں اتھارٹی کے ایک مرکز کو فضائی حملے کا نشانہ بنایا، جبکہ اس حملے میں دو دیگر طبی کارکنان زخمی بھی ہوئے ہیں۔

لبنانی شہری دفاع نے بھی دیر قانون النہر قصبے پر قابض اسرائیل کے ایک فضائی حملے میں اپنے دو طبی کارکنان کی شہادت کا اعلان کیا ہے، جبکہ مقامی ذرائع نے بتایا ہے کہ اسی حملے میں فوٹو جرنلسٹ احمد حریری بھی جام شہادت نوش کر گئے ہیں۔

تبنین ہسپتال پر حملہ

لبنانی وزارت صحت نے تبنین سرکاری ہسپتال کے گردونواح کو نشانہ بنانے کی شدید مذمت کی ہے، یہ مذمت قابض اسرائیل کے اس فضائی حملے کے بعد سامنے آئی ہے جس سے ہسپتال کو شدید نقصان پہنچا اور نو افراد زخمی ہو گئے، جن میں ہسپتال کے سات ملازمین بھی شامل ہیں۔

یہ حملہ ایک ایسے دن کے بعد ہوا ہے جس میں جنوبی لبنان کے مختلف علاقوں پر 30 سے زائد فضائی حملے، فضائی اور توپ خانے سے بمباری کی گئی، جس کے نتیجے میں گذشتہ جمعرات کو ایک شخص شہید اور کم از کم نو دیگر زخمی ہو گئے تھے، یہ صورتحال قابض اسرائیل کی طرف سے سیز فائر (یا جنگ بندی) کے معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں کے سائے میں دیکھی جا رہی ہے۔

فرون قصبے میں ایک موٹر سائیکل کو نشانہ بنا کر کیے گئے فضائی حملے کے نتیجے میں بھی ایک شخص شہید ہو گیا، جبکہ صور، بنت جبیل، مرجعیون اور النبطیہ کے علاقوں میں واقع متعدد قصبوں پر بمباری کا سلسلہ جاری رہا۔

قابض اسرائیل کے فضائی حملے بنت جبیل، صور، مرجعیون اور النبطیہ کے اضلاع میں پھیلے ہوئے تھے، جن میں تبنین، یاطر، المنصوری، صریفا، عین بعال، تولین اور کفر تبنیت کے قصبے شامل تھے، اس کے ساتھ ساتھ برعشیت [illegible]دونین، حداثا، قبریخا، شو[illegible]ین، زوطر الشرقی [illegible] اور یحمر الشقیف پر توپ خانے سے شدید گولہ باری کی گئی۔

قابض فوج نے الخیام قصبے میں دھماکہ خیز مواد سے عمارتیں اڑانے کی کارروائیاں بھی کیں، جس کے ساتھ ہی جنوبی لبنان کی فضائی حدود میں جاسوس ڈرونز اور فوجی ہیلی کاپٹروں کی شدید پروازیں جاری رہیں۔

دوسری طرف، حزب اللہ نے جنوبی لبنان میں میزائلوں اور نگران و حملہ آور ڈرونز کا استعمال کرتے ہوئے قابض اسرائیل کے فوجیوں اور گاڑیوں کے خلاف 16 حملے کرنے کا اعلان کیا ہے۔

حزب اللہ کا کہنا ہے کہ کچھ حملے ایسے ڈرونز کے ذریعے کیے گئے جو فائبر آپٹک ٹیکنالوجی پر کام کرتے ہیں، یہ ایک ایسی ٹیکنالوجی ہے جس نے قابض اسرائیل کے اندر شدید تشویش پیدا کر دی ہے کیونکہ اس کا پتہ لگانا یا اس کے سگنلز میں خلل ڈالنا انتہائی مشکل ہے۔

لبنانی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ دو مارچ سے جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں شہید ہونے والوں کی تعداد 3089 تک پہنچ گئی ہے اور 9397 افراد زخمی ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ دس لاکھ سے زائد افراد اپنے علاقوں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

امریکی پابندیاں اور حزب اللہ کا جواب

سیاسی محاذ پر، امریکہ کی وزارت خزانہ نے لبنان میں نو افراد پر پابندیاں عائد کر دی ہیں، جن میں حزب اللہ کے ارکان پارلیمنٹ، امل موومنٹ کی شخصیات، لبنانی فوج اور پبلک سکیورٹی کے حکام شامل ہیں، ان پر امن کے عمل میں رکاوٹ ڈالنے اور حزب اللہ کو نہتا کرنے کی راہ میں روڑے اٹکانے کا الزام لگایا گیا ہے۔

جنوبی لبنان میں جاری کشیدگی سے منسلک امریکی دباؤ کے سلسلے میں یہ پہلا ایسا قدم ہے جس میں لبنانی ریاست کے سرکاری سکیورٹی اداروں کے حکام کو نشانہ بنایا گیا ہے۔

ان پابندیوں کے جواب میں حزب اللہ نے واضح کیا ہے کہ امریکی اقدامات لبنانی عوام کو ڈرانے دھمکانے اور لبنان پر اسرائیلی جارحیت کی پشت پناہی کرنے کی ایک گھناؤنی کوشش ہے، حزب اللہ نے اصرار کیا کہ نشانہ بننے والے افراد کا اصل جرم یہ ہے کہ انہوں نے مزاحمت کو نہتا کرنے کی سازش کو مسترد کیا اور سر تسلیم خم کرنے کے منصوبوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

حزب اللہ نے مزید کہا کہ یہ پابندیاں اس کے سیاسی اور عسکری ونگ کے فیصلوں پر ہرگز اثر انداز نہیں ہوں گی، اور لبنانی حکام پر زور دیا کہ وہ اپنے سکیورٹی و فوجی اداروں کا دفاع کریں اور بیرونی دباؤ کے سامنے قومی خودمختاری کا تحفظ یقینی بنائیں۔

وول سٹریٹ جرنل: قابض اسرائیل نے ہزاروں فلسطینیوں کی لسٹیں تیار کر لیں

واشنگٹن: امریکی اخبار وول سٹریٹ جرنل نے انکشاف کیا ہے کہ غاصب قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی میں ہزاروں ایسے فلسطینیوں کی فہرستیں تیار کی ہیں جنہیں قتل یا گرفتار کیا جانا ہے، ان پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے سات اکتوبر سنہ 2023ء کو ہونے والے معرکہ طوفان الاقصیٰ میں حصہ لیا تھا، یہ اقدام اس وسیع سکیورٹی مہم کا حصہ ہے جو غزہ کی پٹی پر جاری مجرمانہ اسرائیلی جنگ کے ساتھ ساتھ چلائی جا رہی ہے۔

اخبار کے مطابق قابض دشمن کے حکام نے مطلوبہ افراد کا سراغ لگانے اور ان میں سے سینکڑوں کو شہید یا گرفتار کرنے کے لیے انتہائی جدید ترین نگرانی کے نظام اور چہروں کی شناخت کرنے والے سوفٹ ویئرز کا استعمال کیا ہے، اس بھیانک پالیسی کے بارے میں ان کا دعویٰ ہے کہ یہ دیگر فلسطینیوں کو مزاحمت اور مسلح جدوجہد میں شامل ہونے سے روکنے اور خوف پھیلانے کے لیے بنائی گئی ہے۔

یہ حقائق غزہ کی پٹی پر مسلط کردہ وحشیانہ جنگ کے آغاز سے اب تک قابض فوج کی جانب سے چلائی جانے والی اندھادھند گرفتاریوں کی اس وسیع مہم کے تسلسل میں سامنے آئے ہیں جس کے تحت ہزاروں نہتے فلسطینیوں کو اغوا کیا جا چکا ہے، اغوا ہونے والوں میں معصوم ڈاکٹرز، طبی عملے کے ارکان، نامہ نگار، خواتین اور کمسن بچے شامل ہیں، جبکہ حراستی مراکز اور خوفناک اسرائیلی جیلوں کے اندر ان مظلوم قیدیوں پر ڈھائے جانے والے ہولناک تشدد اور انسانیت سوز مظالم کی گواہیاں بھی مسلسل سامنے آ رہی ہیں۔

مختلف رپورٹوں اور چشم دید گواہوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ غزہ کی پٹی سے رہا ہونے والے ہزاروں فلسطینی اسیران کو ان کی حراست کے دوران شدید تشدد، تذلیل، بھوک اور دانستہ طبی غفلت کا نشانہ بنایا گیا، بالخصوص ان لوگوں کو جن کے نام تبادلے کے معاہدوں کے تحت رہائی کی فہرستوں میں شامل تھے، رہا ہونے والے کچلے ہوئے اسیران نے بتایا کہ ان کی رہائی سے ٹھیک چند روز قبل قابض جلادوں کی جانب سے تشدد کی کارروائیوں میں غیر معمولی شدت آ گئی تھی جس میں انہیں علاج اور خوراک سے یکسر محروم کر دیا گیا اور ان پر مسلسل جسمانی و ذہنی اذیتوں کے پہاڑ توڑے گئے۔

اسی طرح انسانی حقوق کی تنظیموں کی رپورٹوں اور رہا ہونے والے قیدیوں کے بیانات سے یہ ہولناک انکشافات بھی سامنے آئے ہیں کہ غاصب قابض اسرائیل کی افواج نے غزہ کے اسیران کے خلاف سفاکیت اور تشدد کے متعدد وحشیانہ طریقے اپنائے ہیں، ان مظالم میں قیدیوں کو شدید ترین مار پیٹ کا نشانہ بنانا، کپڑے اتار کر ننگا کرنا، کئی کئی گھنٹوں تک لوہے کی زنجیروں میں جکڑے رکھنا، فاقوں پر مجبور کرنا، قیدیوں پر خونخوار کتے چھوڑنا اور خفیہ حراستی مراکز کے اندر انسانیت سوز تحقیقات اور سنگین دھمکیاں دینا شامل ہیں۔

سیٹلائٹ تصاویر نے قابض فوج کے اڈوں پر ایرانی بمباری کی تباہ کاریاں آشکار کر دیں

تہران: ایک تجارتی کمپنی کی جانب سے کیے گئے تجزیے نے مارچ کے مہینے کے دوران ایرانی حملوں اور حزب اللہ کی کارروائیوں کے نتیجے میں قابض اسرائیل کی فوج کے اڈوں کو پہنچنے والے نقصانات کی سنگینی کو طشت ازبام کر دیا ہے۔ عبرانی اخبار یدیعوت احرونوت کے مطابق سیٹلائٹ تصاویر کے تجزیے سے معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ ماہ جنگ بندی کے آغاز سے پہلے، لڑائی کے آخری مرحلے کے نتیجے میں ملک بھر میں قابض اسرائیل کے متعدد فوجی اڈوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ سینٹینل ٹو سیٹلائٹ کی تصاویر سے انکشاف ہوتا ہے کہ ایران کے خلاف جنگ کے دوران رمات داوید فضائی اڈہ دو مقامات سے شدید متاثر ہوا ہے۔ تصاویر سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ متاثرہ حصوں میں سے ایک علاقہ بظاہر معاون گاڑیوں اور آلات کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا جبکہ دوسرا علاقہ جنگی طیاروں میں ایندھن بھرنے اور ان کی دیکھ بھال کے لیے مختص تھا۔ رپورٹ کے مطابق تصاویر نے واضح کیا ہے کہ صفد کے قریب واقع یونٹ 8200 کے زیر انتظام میشار اڈے کے اندر ایک عمارت کے بالکل قریب مارچ کے مہینے کے دوران زمین کی سطح پر اچانک تبدیلی واقع ہوئی۔ تجزیے کے مطابق زمین کی سطح پر ہونے والی یہ تبدیلی پانچ اور دس مارچ کے درمیان اڈے پر لگنے والے ممکنہ کاری زخم اور نقصان کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس کے علاوہ تصاویر نے نیفاتیم فضائی اڈے کے اندر ایک دفاعی پوزیشن کو پہنچنے والے نقصانات کو بھی ظاہر کیا ہے۔ تصاویر کے تفصیلی جائزے کے مطابق پچیس مارچ کو اڈے کے اندر ایک چھوٹی دفاعی پوزیشن پر نقصان کے آثار واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ حالیہ تصاویر کے تجزیے میں سنہ 2016ء، سنہ 2024ء اور سنہ 2025ء میں شائع ہونے والی پرانی اور اعلیٰ معیار کی تصاویر کا بھی باریک بینی سے معائنہ کیا گیا۔ ان تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ اڈے کا وہ بڑا حصہ جو تباہی کا شکار ہوا، مختلف آپریشنل مقاصد کے لیے مسلسل استعمال میں تھا جس میں فوجی گاڑیوں کی پارکنگ اور لاجسٹک انتظامات شامل تھے۔ عبرانی اخبار کی رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ماضی کے دستاویزی ریکارڈ سے موازنہ کرنے پر وہاں کسی قسم کی گھنی جنگلی جھاڑیوں یا نباتات کا وجود نہیں ملا، جس سے یہ حقیقت آئینے کی طرح صاف ہو جاتی ہے کہ یہ آگ اڈے کے ایک انتہائی اہم اور حساس حصے پر براہ راست حملے کے نتیجے میں لگی نہ کہ وہاں موجود گھاس پھوس جلنے کی وجہ سے لگی تھی۔

رفح میں قابض فوج کی فائرنگ سے ایک فلسطینی شہید

حماس نے ملادی نوف کے روڈ میپ کو مسترد کر دیا

غزہ: قابض اسرائیلی افواج کی جانب سے غزہ کی پٹی میں آرٹلری باری، فائرنگ اور عمارتوں کو دھماکوں سے اڑانے کی کارروائیوں کے ذریعے سیز فائر (یا جنگ بندی) کے معاہدے کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ مسلسل جاری ہے، جن میں بالخصوص خان یونس کے مشرقی علاقوں اور رفح کے شمالی حصوں کو نشانہ بنایا گیا ہے، جبکہ شہر کے مشرقی اور جنوبی علاقوں پر قابض دشمن کی جانب سے جارحیت میں مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ خان یونس شہر میں واقع ناصر میڈیکل کمپلیکس کے حکام نے بتایا ہے کہ ہسپتال میں ایک شہید کا جسدِ خاکی لایا گیا ہے، جبکہ مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ مظلوم فلسطینی بھیڑ بکریاں چرانے کا کام کرتا تھا۔ میڈیا ذرائع نے رپورٹ کیا ہے کہ یہ فلسطینی نوجوان رفح شہر کے مغرب میں واقع مشرقی الشاکوش کے علاقے میں نام نہاد پیلی لائن کے قریب قابض اسرائیل کے ایک کواڈ کاپٹر ڈرون طیارے کی فائرنگ کے نتیجے میں جام شہادت نوش کر گیا۔ دیگر مقامی ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ شہید ہونے والے 42 سالہ فلسطینی کی شناخت رافت عادل ابراہیم بریکہ کے نام سے ہوئی ہے، جو الشاکوش کے علاقے میں قابض دشمن کے ڈرون سے گرائے جانے والے بم کا نشانہ بن کر شہید ہوئے۔ گذشتہ چند گھنٹوں کے دوران خان یونس کے شمالی اور مشرقی علاقوں پر قابض دشمن کے توپ خانے سے شدید گولہ باری کی گئی، جس کے ساتھ ہی شہر کے مشرقی اور جنوبی حصوں میں قابض فوج کی گاڑیوں سے اندھادھند اور بھاری فائرنگ کی گئی، جبکہ غاصب فوج نے رات کے وقت خان یونس کے شمال مشرقی علاقے میں دو عمارتوں کو دھماکہ خیز مواد سے زمین بوس کر دیا۔

قابض فوج کے زیر کنٹرول رفح کی تعمیر نو کے اماراتی منصوبے شکوک و شبہات کی زد میں

غزہ: عربی اخبار العربی الجدید کی شائع کردہ ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں جنوبی شہر رفح کے اندر اماراتی فنڈنگ سے تعمیر نو کے منصوبوں میں فلسطینی کمپنیوں کی شرکت کی تیاریوں سے متعلق الزامات پر شدید بحث اور تنازع کھڑا ہو گیا ہے، یہ مہم جوئی ایک ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب رفح شہر پر قابض اسرائیل کی فوج کا کنٹرول برقرار ہے اور وہاں کے غیور باسی ان تمام انتظامات کو مسترد کر رہے ہیں جو ان کی مرضی کے بغیر کیے جا رہے ہیں۔

رپورٹ کے مطابق حالیہ دنوں میں مسلسل ایسی معلومات سامنے آئی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ کچھ مقامی کمپنیاں رفح کے اندر سے ملبہ ہٹانے کے منصوبوں پر کام کر رہی ہیں تاکہ وہاں نئی رہائشی بستیوں اور علاقوں کا قیام عمل میں لایا جا سکے، ان خبروں نے عوامی سطح پر شدید غصے کی لہر دوڑا دی ہے اور ان منصوبوں کی اصل حقیقت اور ان کی نگرانی کرنے والے اداروں پر گہرے شکوک و شبہات پیدا کر دیے ہیں۔

غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع شہر رفح کو سات مئی سنہ 2024ء کو شروع ہونے والی وحشیانہ جارحیت کے بعد سے بڑے پیمانے پر تباہی کا نشانہ بنایا گیا ہے، غاصب قابض فوج نے شہر پر اپنا مکمل کنٹرول قائم کر کے وہاں فضائی و توپ خانے سے اندھادھند بمباری کی اور عمارتوں کو باقاعدہ منصوبے کے تحت دھماکوں سے اڑایا، جس کے ساتھ ہی وہاں کے اصل باشندوں اور غزہ شہر و شمالی غزہ سے ہجرت کر کے وہاں پناہ لینے والے مظلوم مہاجرین کو زبردستی وہاں سے نکال دیا گیا۔

گذشتہ اکتوبر کے مہینے میں سیز فائر (یا جنگ بندی) کا معاہدہ نافذ ہونے کے باوجود رفح کا علاقہ قابض اسرائیل کی فوج کے قبضے میں ہی رہا کیونکہ قابض دشمن نے معاہدے کے پہلے مرحلے کے تحت وہاں سے نکلنے سے صاف انکار کر دیا تھا، جس کے باعث رفح کے باسی اب بھی غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں دربدر ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔

تعمیر نو کا متنازع منصوبہ

رپورٹ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ رفح شہر کا نام تعمیر نو کے متعدد علاقائی اور بین الاقوامی منصوبوں میں سامنے آیا ہے، جن میں متحدہ عرب امارات کی فنڈنگ سے تیار کردہ ایک مجوزہ منصوبہ بھی شامل ہے جسے رفح الجدیدہ (نیا رفح) کا نام دیا گیا ہے اور اس کے تحت تقریباً ایک لاکھ رہائشی یونٹس پر مشتمل بستی تعمیر کی جانی ہے۔

اس کے علاوہ گذشتہ فروری کے مہینے میں عالمی خبر رساں ادارے رائٹرز نے بھی باخبر ذرائع کے نقشوں اور معلومات کے حوالے سے ایک اماراتی منصوبے کا پردہ چاک کیا تھا جس کا مقصد رفح میں ہزاروں بے گھر فلسطینیوں کے لیے رہائشی بلاکس تعمیر کرنا ہے۔

رپورٹ میں امریکہ کے ایک اور منصوبے کا بھی ذکر کیا گیا ہے جسے شروق الشمس (طلوع آفتاب) کا نام دیا گیا ہے، اس منصوبے کی نگرانی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے داماد جیرڈ کشنر اور امریکی مندوب سٹیو وٹکوف کر رہے ہیں، اس کا مقصد رفح اور مشرقی علاقوں سے غزہ کی تعمیر نو کا آغاز کر کے غزہ کی پٹی کے ایک بڑے حصے کو سرمایہ کاری اور سیاحت کے لیے ساحلی پٹی میں تبدیل کرنا ہے، بعد میں اسی منصوبے کو ڈاؤس اقتصادی فورم کے دوران غزہ الجدیدہ (نیا غزہ) کے نام سے دوبارہ پیش کیا گیا۔

اسی طرح ایک اور منصوبہ رفح الخضراء (سبز رفح) کے نام سے بھی سامنے لایا گیا ہے جس کا محور نام نہاد پیلی لائن کے مشرق میں ملبے کی صفائی اور زمین کو ہموار کرنا ہے، تاہم انسانی حقوق کی تنظیموں نے خبردار کیا ہے کہ ان منصوبوں کو شہر کی آبادیاتی خصوصیات کو بدلنے اور فلسطینیوں کو فوجی کنٹرول کے ماتحت الگ تھلگ حصوں میں محصور کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اسی تناظر میں یورو میڈیٹرینین ہیومن رائٹس مانیٹر نے گذشتہ جنوری کے مہینے میں ایک ہنگامی بین الاقوامی مداخلت کی اپیل کی تھی تاکہ رفح میں جاری بڑے پیمانے پر تباہی اور زمین کو بلڈوز کرنے کے عمل کو روکا جا سکے، انہوں نے خبردار کیا کہ ان منصوبوں کا مقصد آبادی کو زبردستی الگ تھلگ مراکز میں جمع کرنا ہے۔ العربی الجدید نے رفح کے شہداء کے خاندانوں کی نمائندہ کمیٹی کے ایک ذمہ دار ذریعے کا بیان نقل کیا ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ گذشتہ دنوں کے دوران کچھ مقامی کمپنیوں اور مزدوروں نے شہر کے اندر ان منصوبوں پر کام شروع کرنے کے لیے رفح میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی، تاہم سکیورٹی اداروں نے کام کی مشکوک نوعیت اور اس کی نگرانی کرنے والے اداروں کی وجہ سے انہیں روک دیا۔

ذرائع نے مزید کہا کہ شہداء کے خاندانوں کی کمیٹی قابض دشمن کے ساتھ کسی بھی قسم کے تعاون یا اس کے بھیانک منصوبوں کے تحت کام کرنے کو فلسطینی عوام کی قربانیوں اور معصوم شہداء کے خون کے ساتھ صریح غداری سمجھتی ہے۔

ذرائع کا یہ بھی کہنا تھا کہ متاثرہ خاندانوں کو ابھی تک ملبے تلے یا رفح کے قبرستانوں میں موجود اپنے پیاروں کے جسدِ خاکی کے انجام کا علم نہیں ہے، جبکہ ایسی اطلاعات بھی ہیں کہ جنگ کے دوران قابض اسرائیل کی نگرانی میں لوگوں کو اجتماعی طور پر دفن کیا گیا تھا۔ مذکورہ ذریعے نے ایک کمپنی پر قابض دشمن کے ساتھ گٹھ جوڑ کو چھپانے کا الزام لگایا اور واضح کیا کہ رفح کے کھنڈرات پر اور شہریوں کی زمینوں و املاک پر ڈاکہ ڈال کر ایک نیا شہر بسانے کے لیے عملی طور پر کچھ تحرکات جاری ہیں۔

مکمل تباہ شدہ شہر

دوسری طرف رفح کے میئر احمد الصوفی نے کہا ہے کہ بلدیہ کے پاس ایسی کوئی مصدقہ معلومات نہیں ہیں کہ کوئی فلسطینی کمپنی قابض دشمن کے ساتھ کسی قسم کے تال میل کے ذریعے شہر کے اندر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ رفح اب بھی ایک مکمل طور پر مقبوضہ اور کٹا ہوا شہر ہے، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس شہر کی زمینوں کے مالکان معلوم ہیں اور ان کی ملکیت قانونی دستاویزات سے ثابت ہے، لہٰذا شہر کے باسیوں کی شمولیت کے بغیر تعمیر نو کی کوئی بھی کوشش کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

احمد الصوفی کے مطابق رفح کے اصل باشندوں کی تعداد تقریباً تین لاکھ دس ہزار ہے اور جنگ سے پہلے یہاں لگ بھگ پینتیس ہزار رہائشی مکانات موجود تھے، لیکن اب یہاں تباہی کا تناسب 95 فیصد سے تجاوز کر چکا ہے جبکہ پانی، سیوریج کے نیٹ ورک اور سڑکوں سمیت تمام بنیادی ڈھانچہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔

انہوں نے واضح کیا کہ اگر یہ ثابت ہو گیا کہ کوئی بھی کمپنی قابض دشمن کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے رفح کے اندر کام کر رہی ہے تو بلدیہ سخت قانونی راستہ اختیار کرے گی۔ واضح رہے کہ انروا کے اعداد و شمار کے مطابق قابض فوج کے حملے سے پہلے رفح کے اندر کسمپرسی کی حالت میں جمع ہونے والے پناہ گزینوں کی تعداد چودہ سے پندرہ لاکھ کے درمیان تھی، جن میں سے اکثریت غاصبوں کے ظلم کا شکار بننے والے غزہ شہر اور شمالی غزہ کے باسیوں کی تھی۔

ملزم کمپنی کی جانب سے تردید

دوسری جانب مسعود اینڈ علی کمپنی کے مالک مصطفیٰ مسعود نے حالیہ عرصے میں رفح کے اندر کسی بھی قسم کا کام کرنے کی سختی سے تردید کی ہے اور موقف اختیار کیا ہے کہ ان کی کمپنی پر لگائے جانے والے الزامات بالکل بے بنیاد ہیں۔

انہوں نے کہا کہ پیش کردہ منصوبہ ابھی صرف ابتدائی خاکہ ہے اور شہر پر قابض اسرائیل کا قبضہ برقرار ہونے کی وجہ سے اس پر عملدرآمد شروع نہیں ہوا، انہوں نے وضاحت کی کہ اس منصوبے میں متحدہ عرب امارات کی مالی معاونت سے عارضی رہائشی یونٹس اور موبائل ہومز کی تعمیر شامل ہے جو ایک مصری کمپنی اور ان کی کمپنی کے مشترکہ تعاون سے ہونی ہے۔

انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ عملی طور پر کسی بھی کام کا آغاز رفح سے قابض دشمن کے مکمل انخلا سے مشروط ہے، انہوں نے یاد دلایا کہ ان کی کمپنی ماضی میں غزہ میں عوامی خدمات کے منصوبوں پر کام کر چکی ہے جن میں پانی صاف کرنے کے پلانٹس اور سیوریج کی ٹریٹمنٹ شامل ہے۔

یاد رہے کہ گذشتہ فروری میں رائٹرز نے اسرائیلی حکام اور دو فلسطینی تاجروں کے حوالے سے رپورٹ دی تھی کہ مسعود اینڈ علی کمپنی نے رفح کے قریب اسرائیلی فوج کے کنٹرول والے علاقوں میں لاکھوں بے گھر فلسطینیوں کو بسانے کے لیے اماراتی فنڈز سے رہائشی بلاک کی تعمیر کا معاہدہ کیا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو.کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعووں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔